مسائل و احکام رمضان پر مستند، مکمل، مدلل، مفصل اور باحوالہ کتاب

انوارِ رمضان

www.KitaboSunnat.com

از

حافظ عبدالستار حامد

ناشر

حامد اکیڈمی

محلہ کٹڑہ مائی ○ وزیرآباد ○ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مسائل و احکام رمضان پر مستند، مکمل، مدلل، مفصل اور باحوالہ کتاب

انوار رمضان

از

حافظ عبدالستار حامد

ناشر

حامد اکیڈمی

محلہ کٹڑہ مائی ○ وزیر آباد ○ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

252.3
ع-ب-1

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ---------------------- انوار رمضان

مصنف ---------------------- حافظ عبدالستار حامد

طبع اول ---------------------- 1994ء

طبع دوم ---------------------- 1995ء

ناشر ---------------------- حامد اکیڈمی-محلہ کٹڑہ مائی-وزیر آباد

مطبع ----------------------

تعداد ---------------------- ایک ہزار

قیمت ---------------------- 36روپے

☆ ---- ملنے کے پتے ---- ☆

- جامعہ توحیدیہ اہلحدیث-محلہ کٹڑہ مائی-وزیر آباد-فون-600392
- آصف بک ڈپو-مین بازار-وزیر آباد
- مدینہ کتاب گھر-اردو بازار-گوجرانوالہ
- مکتبہ نعمانیہ-اردو بازار-گوجرانوالہ
- سبحانی اکیڈمی-حسن مارکیٹ-اردو بازار-لاہور
- نعمانی کتب خانہ-حق سٹریٹ-اردو بازار-لاہور
- فاروقی کتب خانہ-الفضل مارکیٹ-اردو بازار-لاہور
- مکتبہ رحمانیہ-اردو بازار-لاہور
- اسلامی اکادمی-اردو بازار-لاہور

17278

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۷	فرضیتِ روزہ	۲۸
۲۸	روزے کب فرض ہوئے	۲۹
۲۹	فضیلت وثوابِ روزہ	۲۹
۳۰	خصوصیتِ روزہ	۳۰
۳۱	شفاعتِ روزہ	۳۱
۳۲	خلاصہ	۳۲
۳۳	اہمیتِ روزہ	۳۳
۳۴	نیتِ روزہ	۳۴
۳۵	**سحریٔ روزہ**	۳۶
۳۶	برکتِ سحری	۳۶
۳۷	اہلِ کتاب اور سحری	۳۶
۳۸	تاخیرِ سحری	۳۷
۳۹	اذانِ فجر اور سحری	۳۷
۴۰	وقتِ سحری	۳۸
۴۱	صبحِ صادق اور صبحِ کاذب	۳۸
۴۲	نمازِ فجر اور سحری	۳۹
۴۳	اذانِ سحری	۳۹
۴۴	مقصد اذانِ سحری	۴۰
۴۵	ماہِ رمضان اور اذانِ سحری	۴۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۶	اذانِ سحری اور اذانِ فجر کا درمیانی وقفہ	۴۱
۴۷	**افطاریٔ روزہ**	۴۳
۴۸	جلد افطاری	۴۳
۴۹	محبوبِ خدا	۴۴
۵۰	مخالفتِ یہود و نصاریٰ اور غلبۂ دین	۴۴
۵۱	کھجور سے افطاری	۴۴
۵۲	دعاءِ افطاری	۴۵
۵۳	روزہ افطار کروانا	۴۶
۵۴	ایک غلط فہمی کا ازالہ	۴۶
۵۵	افطاری قبل از غروب	۴۷
۵۶	**ممنوعاتِ روزہ**	۴۸
۵۷	جھوٹ اور اعمالِ بد	۴۸
۵۸	لڑائی، گالی اور بیہودگی	۴۹
۵۹	ناک اور حلق میں پانی	۴۹
۶۰	بیوی سے بغلگیر ہونا	۴۹
۶۱	گناہوں سے اجتناب	۵۰
[illegible]	**مباحاتِ روزہ**	۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
٦٣	مسواک کرنا	٥١
٦٤	غسل کرنا	٥١
٦٥	بھول کر کھا پی لینا	٥٢
٦٦	سحری کھانے کے بعد غسلِ جنابت کرنا	٥٢
٦٧	تیل لگانا اور کنگھی کرنا	٥٢
٦٨	آنکھ میں سرمہ اور ناک میں دوائی ڈالنا	٥٢
٦٩	بھیگا کپڑا اوڑھنا	٥٣
٧٠	نمک چکھنا	٥٣
٧١	تقبیلِ رفیقہ حیات	٥٣
٧٢	پچھنے اور سینگی لگوانا	٥٤
٧٣	اِحتلام ہو جانا	٥٤
٧٤	قے آجانا	٥٤
٧٥	گرد و غبار، مکھی وغیرہ حلق میں	٥٥
٧٦	ٹیکہ لگوانا	٥٥
٧٧	**مُفسداتِ روزہ**	٥٦
٧٨	عمداً کھانا پینا	٥٦
٧٩	عمداً قے کرنا	٥٦
٨٠	حیض اور نفاس	٥٧
٨١	جماع	٥٧
٨٢	**رُخصتِ روزہ**	٥٩
٨٣	بیماری	٥٩
٨٤	سفر	٥٩
٨٥	حاملہ اور مُرضعہ	٦٠
٨٦	حائضہ	٦١
٨٧	شیخِ فانی	٦١
٨٨	فائدہ	٦١
٨٩	**اقسامِ روزہ**	٦٢
٩٠	فرض روزے	٦٢
٩١	نفلی روزے اور اُن کا ثواب	٦٢
٩٢	شوّال کے چھ روزے	٦٣
٩٣	ایامِ بیض کے روزے	٦٤
٩٤	یومِ عرفہ کا روزہ	٦٥
٩٥	یومِ عاشوراء کا روزہ	٦٥
٩٦	وجہِ فضیلت یومِ عاشوراء	٦٦
٩٧	پیر اور جمعرات کا روزہ	٦٧
٩٨	شعبان کے روزے	٦٧
٩٩	مُحرّم کے روزے	٦٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۰۰	سوم وار کا روزہ	۶۸
۱۰۱	ایک دن چھوڑ کر روزہ	۶۸
۱۰۲	**ممنوع روزے**	۷۰
۱۰۳	عیدین کا روزہ	۷۰
۱۰۴	ایامِ تشریق کے روزے	۷۰
۱۰۵	استقبالِ رمضان کے روزے	۷۱
۱۰۶	صرف جمعہ کا روزہ	۷۱
۱۰۷	مسلسل روزے	۷۲
۱۰۸	وصال کا روزہ	۷۲
۱۰۹	صرف ہفتہ کا روزہ	۷۳
۱۱۰	صرف یومِ عاشوراء کا روزہ	۷۳
۱۱۱	حاجی کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ	۷۴
۱۱۲	عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ	۷۴
۱۱۳	**قضاءِ روزہ**	۷۵
۱۱۴	فرض روزوں کی قضا	۷۵
۱۱۵	نفلی روزے کی قضا	۷۶
۱۱۶	بیمار اور مسافر کے روزوں کی قضا	۷۷
۱۱۷	حاملہ مرضعہ اور حائضہ کے روزوں کی قضا	۷۷
۱۱۸	میت کے روزوں کی قضا	۷۸
۱۱۹	**نمازِ تراویح**	۸۰
۱۲۰	معنیٔ تراویح	۸۰
۱۲۱	فضیلتِ تراویح	۸۱
۱۲۲	اوقاتِ تراویح	۸۱
۱۲۳	آدابِ تراویح	۸۲
۱۲۴	جماعتِ تراویح	۸۳
۱۲۵	رکعاتِ تراویح	۸۵
۱۲۶	**علمائے احناف اور رکعاتِ تراویح**	۹۰
۱۲۷	امام ابوحنیفہؒ	۹۰
۱۲۸	امام محمدؒ	۹۰
۱۲۹	امام ابن ہمام حنفیؒ	۹۱
۱۳۰	علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ	۹۲
۱۳۱	ملا علی قاری حنفیؒ	۹۲
۱۳۲	مولانا عبدالحی لکھنویؒ	۹۲
۱۳۳	مولانا انور شاہ کاشمیریؒ	۹۳
۱۳۴	امام جلال الدین سیوطیؒ	۹۳
۱۳۵	مولانا عبدالحق دہلویؒ	۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۶	قاضی شمس الدین	۹۴	۱۵۴	معنیٰ اعتکاف	۱۰۵
۱۳۷	مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ	۹۴	۱۵۵	اقسامِ اعتکاف	۱۰۵
۱۳۸	کتابُ الفقہ	۹۴	۱۵۶	ثوابِ اعتکاف	۱۰۶
			۱۵۷	آغازِ اعتکاف	۱۰۷
۱۳۹	**لیلۃُ القدر**	۹۶	۱۵۸	شرائطِ اعتکاف	۱۰۷
۱۴۰	معنیٰ لیلۃُ القدر	۹۶	۱۵۹	ممنوعاتِ اعتکاف	۱۰۸
۱۴۱	فضیلتِ لیلۃُ القدر	۹۶	۱۶۰	مباحاتِ اعتکاف	۱۰۸
۱۴۲	ثوابِ لیلۃُ القدر	۹۷	۱۶۱	اختتامِ اعتکاف	۱۱۱
۱۴۳	تلاشِ لیلۃُ القدر	۹۸	۱۶۲	خواتین اور اعتکاف	۱۱۱
۱۴۴	تعیینِ لیلۃُ القدر	۹۹	۱۶۳	عورت کے لیے جائے اعتکاف	۱۱۲
۱۴۵	تئیسویں رات لیلۃُ القدر	۹۹	۱۶۴	**صدقہ فطر**	۱۱۳
۱۴۶	اکیسویں رات لیلۃُ القدر	۹۹			
۱۴۷	ستائیسویں رات لیلۃُ القدر	۱۰۰	۱۶۵	معنیٰ صدقہ فطر	۱۱۳
۱۴۸	خلاصہ کلام	۱۰۱	۱۶۶	فرضیتِ صدقہ فطر	۱۱۳
۱۴۹	عبادتِ لیلۃُ القدر	۱۰۲	۱۶۷	فوائد صدقہ فطر	۱۱۴
۱۵۰	دعاءِ لیلۃُ القدر	۱۰۲	۱۶۸	نصاب صدقہ فطر	۱۱۴
۱۵۱	علاماتِ لیلۃُ القدر	۱۰۳	۱۶۹	مقدار صدقہ فطر	۱۱۴
۱۵۲	محرومِ لیلۃُ القدر	۱۰۳	۱۷۰	مستحقینِ صدقہ فطر	۱۱۶
			۱۷۱	قیمتِ صدقہ فطر	۱۱۷
۱۵۳	**اعتکاف**	۱۰۵	۱۷۲	وقتِ صدقہ فطر	۱۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۷۳	بچوں کا صدقۂ فطر	۱۱۸
۱۷۴	بے روزہ اور صدقۂ فطر	۱۱۸
۱۷۵	**عید الفطر**	۱۲۰
۱۷۶	معنیٰ عید الفطر	۱۲۰
۱۷۷	تاریخِ عید الفطر	۱۲۰
۱۷۸	ہلالِ عید	۱۲۲
۱۷۹	شبِ عید	۱۲۳
۱۸۰	صبحِ عید	۱۲۳
۱۸۱	تیاریٔ عید	۱۲۴
۱۸۲	تکبیراتِ عید	۱۲۵
۱۸۳	نمازِ عید عیدگاہ میں	۱۲۶
۱۸۴	اذان نہ اقامت	۱۲۶
۱۸۵	عورتیں عیدگاہ میں	۱۲۷
۱۸۶	ترکیبِ نمازِ عید	۱۲۷
۱۸۷	تکبیراتِ زوائد	۱۲۸
۱۸۸	تکبیراتِ زوائد میں رفع الیدین	۱۲۹
۱۸۹	خطبۂ عید	۱۲۹
۱۹۰	سنت نہ نفل	۱۳۰
۱۹۱	وقتِ نمازِ عید	۱۳۰
۱۹۲	فرشتوں سے سوال	۱۳۱
۱۹۳	تبدیلیٔ راستہ	۱۳۲
۱۹۴	عید اور جمعہ	۱۳۲
۱۹۵	گاؤں میں نمازِ عید	۱۳۲
۱۹۶	زوال کے بعد نمازِ عید	۱۳۳
۱۹۷	حقیقتِ عید	۱۳۳
۱۹۸	تقریظ	۱۳۵
۱۹۹	تبصرے	۱۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

جذبہ خدمت قرآن و حدیث کے تحت مرتب کردہ اپنی اس حقیر اور اولین کاوش "انوار رمضان" کو رب العالمین کے دربار عالی شان میں قبولیت کیلئے بصد عجز و انکسار پیش کرتے ہوئے اس کا انتساب برادر اکبر حضرت مولانا **عبد الرحمان راسخ** رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف کرتا ہوں جن کی صحبت، قربت، تربیت اور خصوصی توجہ کی بدولت خالق ارض و سماء نے مجھ حقیر پُر تقصیر کو یہ کتاب ترتیب دینے کی سعادت عطا فرمائی۔

اللہ ارحم الراحمین انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور ان کے صاحبزادگان کو ان کا نعم البدل بننے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ الْفِرْدَوْسَ۔

عبد الستار حامد
وزیر آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دربار الٰہی میں ایک دعا

رَبَّنَا

لَا تُؤَاخِذْنَا

اِنْ نَّسِیْنَا

اَوْ اَخْطَاْنَا

بخش دے یارب ہماری بھول چوک
کر ہمارے ساتھ اچھا ہی سلوک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

گزشتہ سال رمضان المبارک میں نمازِ فجر کے بعد مسائلِ رمضان پر درسِ حدیث شروع کیا تو روزانہ قرآن و سُنّت کی روشنی میں ایک مسئلہ کی وضاحت کی جاتی اور اُس کے تمام مُتعلّقات کا ذکر کیا جاتا جس سے اس مسئلہ کی حقیقت پُوری طرح نکھر کر سامنے آجاتی۔

احبابِ جماعت نے اِس سلسلہ کو ازحد پسند کیا اور رائے دی کہ اگر اِن مسائل کو کتابی شکل میں ترتیب دے دیا جائے تو عوام کے لیے بہت نفع بخش ثابت ہوگا چنانچہ مخلص رُفقا کی خواہش پر یہ کتاب معرضِ وجُود میں آئی۔ مجھے بھی یہ شدید احساس ہُوا کہ تقاریر اور خطابات تو فضا میں تحلیل ہو جاتے ہیں جبکہ تحریر کا وجُود عرصہ تک باقی رہتا ہے۔ عربی شاعر نے بھی کیا خُوب کہا ہے ؎

يَلُوحُ الْخَطُّ فِي الْقِرْطَاسِ دَهْرًا
وَكَاتِبُهٗ رَمِيمٌ فِي التُّرَابِ

(کاغذ پر لکھی ہُوئی تحریر طویل زمانہ تک باقی رہتی ہے جبکہ اُس کے لکھنے والے کی ہڈیاں قبر کی مٹّی میں بوسیدہ ہو جاتی ہیں۔)

اِس کتاب کا نام ہفت روزہ "اہلحدیث لاہور" کے مدیرِ اعلیٰ محترم جناب بشیر انصاری صاحب ایم اے کی تجویز پر "انوارِ رمضان" رکھا گیا ہے۔ یہ میری ابتدائی اور پہلی کوشش ہے۔ اس میں جو خوبیاں آپ کو نظر آئیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور جو خامیاں دِکھائی دیں وہ میری کوتاہ علمی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج اگر میرے مُشفق و مُربّی برادرِ اکبر مولانا عبدالرحمٰن راسخ رحمہ اللہ تعالیٰ بقیدِ حیات ہوتے تو میری اِس حقیر کاوش پر اظہارِ مسرت کے علاوہ اصلاح بھی فرماتے مگر ؎

مَا کُلُّ مَا یَتَمَنَّی الْمَرْءُ یُدْرِکُہٗ
تَجْرِی الرِّیَاحُ بِمَا لَا تَشْتَھِی السُّفُنُ

(آدمی کی ہر خواہش پُوری نہیں ہوتی، آندھیاں کشتیوں کو وہاں پہنچا دیتی ہیں جہاں وُہ جانا نہیں چاہتیں۔)

اللہ تعالیٰ اُن کی حسنات کو قبول فرمائے، سیّئات سے درگزر فرمائے اور اس کتاب کے صدقہ جاریہ میں میرے والدین اور اہل وعیال کے ساتھ انہیں بھی حصہ دار بنائے آمین یا ربّ العٰلمین۔

عبدالستار حامد
جامعہ توحیدیہ اہلحدیث، وزیرآباد

۱۹ محرم ۱۴۱۴ ہجری
۱۰ جولائی ۱۹۹۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَمَضَانُ المُبَارَک

وجہ تسمیہ رمضان لفظِ رمضان "رمض" سے مشتق ہے جس کا معنی گرم ہونا اور تیز دھوپ سے پاؤں کا جلنا ہے۔ (المنجد عربی، اردو صـ۴۰۸)

رمضانُ المبارک میں روزہ دار کے سابقہ گناہوں کو جلا دیا یعنی مٹا دیا جاتا ہے اس لیے اِس کا نام "رمضان" رکھا گیا۔ جیسا کہ محبوبِ سبحانی شیخ عبدُالقادر رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

سُمِّیَ بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ یَرْمَضُ الذُّنُوْبَ اَنْ یُحْرِقُهَا۔ (غُنیۃُ الطالبین صـ۳۷۱)

اس کا نام (رمضان) رکھنے کا سبب یہ ہے کہ رمضان گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

حُروفِ رمضان لفظ "رمضان" پانچ حروف کا مجموعہ ہے۔ ولیٔ کامل الشیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اِن حروف کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

اَلرَّاءُ، رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَالْمِيْمُ مُحَابَاةُ اللّٰهِ وَالضَّادُ ضِمَانُ اللّٰهِ وَالْاَلِفُ اُلْفَةُ اللّٰهِ وَالنُّوْنُ نُوْرُ اللّٰهِ، فَهُوَ شَهْرُ رِضْوَانٍ وَمُحَابَاةٍ وَضِمَانٍ وَ اُلْفَةٍ وَنُوْرٍ۔ (غُنیۃُ الطالبین صـ۳۸۱)

"ر" سے مراد رضاءِ الٰہی "م" سے مراد محبتِ خدا "ض" سے اللہ کی ضمانت، "الف" سے اُلفتِ الٰہی اور "ن" سے مراد اللہ کا نور ہے۔ لہٰذا یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی، محبت، ضمانت، اُلفت اور نُور کا مہینہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ رمضان

مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخر میں مسائل رمضان پر نہایت بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اُس مبارک خطبے کے الفاظ اور ترجمہ حسب ذیل ہے۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَ قِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَ مَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَ شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَ شَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَ عِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ	اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وُہ ایسا مہینہ ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو کوئی اس ماہ میں تقرب الٰہی کے لیے ایک نفلی نیکی کا کام کرے گا اُسے باقی دِنوں میں فرض نیکی کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اس ماہ میں فرض ادا کرے گا اُسے عام دِنوں میں ستر فرض ادا کرنے کا اجر ملے گا۔ ماہِ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ ایثار و خیرخواہی کا مہینہ ہے، اِسی مہینہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو اِس ماہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اُس کے گناہوں کی بخشش ہو گی اور آگ سے نجات ملے گی اور روزہ دار کا اجر و ثواب کم کیے بغیر افطاری کرانے والے کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ ہم (صحابہ) نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے ہر ایک روزہ افطار کروانے کی طاقت نہیں رکھتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُعْطِی اللّٰہُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ اَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۳ ج ۱

آپؐ نے فرمایا، جو کوئی روزہ دار کا روزہ کھجور، پانی یا دُودھ کے ایک گھونٹ سے افطار کروائے گا اللہ تعالیٰ اُسے بھی یہ ثواب عطا فرمائے گا۔ البتہ جو روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے اللہ تعالیٰ اُسے میرے حوضِ کوثر سے ایسا مشروب پلائے گا کہ دُخولِ جنت تک اُسے پیاس نہ لگے گی ماہِ رمضان کا پہلا عشرہ (دھاکہ) رحمت دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ آزادیٔ جہنم کے لیے مخصوص ہے۔ اور جو کوئی اس مہینہ میں اپنے غلام (نوکر، ملازم) کے کام میں تخفیف کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بخشش دے گا اور آگ کے عذاب سے نجات دے گا۔

فضیلتِ رمضان رمضانُ المبارک انتہائی مقدس و محترم ہے اس کی بزرگی وفضیلت کو قرآنِ مجید میں بایں الفاظ بیان فرمایا گیا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ (پارہ ۲، سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

رمضان وہ (مبارک) مہینہ ہے جس میں قرآنِ مجید نازل کیا گیا اس میں ہدایت کی کھلی دلیلیں ہیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

رمضان المبارک کی سب سے بڑی فضیلت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نزولِ قرآن حکیم کے لیے اس ماہِ مبارک کا انتخاب فرمایا مگر یہ بات اس کی فضیلت و برکت کو مزید اضافہ کرتی ہے کہ سابقہ کتبِ سماوی کا نزول بھی اسی ماہِ مقدس میں ہوا۔
صحابیٔ رسول حضرت واثلہ بن الاسقع سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا۔

أُنْزِلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ وَالْإِنْجِيلُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْآنَ لِأَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الزَّبُورَ أُنْزِلَ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ - (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۱۶ جلد۱)

صحف ابراہیم علیہ السلام رمضان المبارک کی پہلی رات نازل ہوئے تورات، رمضان کے چھ دن گزرنے کے بعد اور انجیل، رمضان کے تیرہ دن گزرنے کے بعد اتاری گئی اور قرآن مجید، رمضان کے چوبیس دن گزرنے کے بعد نازل ہوا۔ اور حضرت جابر بن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زبور، رمضان کے بارہ دن گزرنے کے بعد نازل ہوئی۔

اسی طرح کی ایک حدیث جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسے محبوب سبحانی الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف غنیۃ الطالبین میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

أُنْزِلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ثَلَاثِ لَيَالٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَتْ تَوْرَاةُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سِتِّ لَيَالٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ زَبُورُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ إِنْجِيلُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ثَلَاثِ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الْفُرْقَانُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ (غنیۃ الطالبین عربی و اردو صفحہ ۳۷۲)

صحف ابراہیم علیہ السلام رمضان المبارک کی تیسری رات نازل ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات رمضان کی ساتویں رات نازل ہوئی اور حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور رمضان المبارک کی انیسویں رات اتاری گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل رمضان المبارک کی تیرہ راتیں گزرنے کے بعد نازل کی گئی اور قرآن مجید فرقان حمید حضرت محمد ﷺ پر چوبیسویں رات نازل کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیاتِ رمضانؒ

رمضانُ المبارک کو اللہ تعالیٰ نے ایسی خصُوصیات عطا فرمائی ہیں جو کسی دُوسرے مہینہ کے حصہ میں نہیں آئیں۔ ذیل میں ہم رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث کا ذکر کرتے ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہِ مُبارک کی خصُوصیات بیان فرمائی ہیں:

۱۔ مغفرت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

جناب ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حالتِ ایمان میں، طلبِ ثواب کے لیے رمضان کا روزہ رکھا اُس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(صحیح بخاری ص۲۵۵ ج ۱)

یہ خصُوصیت ماہِ رمضان کو ہی حاصل ہے کہ جو مومن طلبِ ثواب اور رضائے الٰہی کے لیے اس ماہِ مُبارک کے روزے رکھے اس کے سابقہ تمام گناہوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرما دیتے ہیں۔

۲۔ جنّت کے دروازوں کا کھلنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۲۵۵ ج ۱، صحیح مسلم صفحہ ۳۴۶ ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضانُ المبارک آتا ہے تو آسمان یعنی رحمت جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

یہ بھی رمضانُ المبارک کی بے مثال خصوصیت ہے اِس بابرکت مہینہ کا آغاز ہوتے ہی جنّت و رحمت کے دَروازے وا ہو جاتے ہیں۔ جہنّم دوزخ کے دروازوں کو مقفّل کر دیا جاتا ہے اور انسان کو گناہ پر آمادہ کرنے والے شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

آسمان کے دروازے کھُلنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس مہینہ میں اللہ کی رحمت بکثرت نازل ہوتی، دُعائیں قبول ہوتیں اور نیک اعمال یقیناً شرفِ قبولیت حاصل کرتے ہیں۔ جنّت کے دروازوں کے کھُلنے کا مطلب یہ ہے لوگوں کو ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق ملتی ہے جو موجبِ دُخولِ جنّت ہیں اور ابوابِ جہنّم کی بندش سے مراد یہ ہے کہ روزہ دار ایسے اُمُور سے باز آجاتا ہے جو اس کے جہنّم میں جانے کا سبب بنتے ہیں، شیطانوں کے زنجیروں میں جکڑے جانے کا معنی یہ ہے کہ وُہ ماہِ رمضان میں لوگوں کو گمراہ کرنے، بھکانے اور وسوسے ڈالنے سے باز رہتے ہیں۔ اور یہ بات ہر رمضانُ المبارک کے اندر دیکھنے میں آتی ہے کہ اس مہینہ میں مساجد نمازیوں سے بھر جاتی ہیں اور اہلِ اسلام عام مہینوں کی نسبت اِس ماہِ مقدس میں کثرت سے ذکر، تلاوت، تسبیح اور عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بے حیائی، فحاشی، فِسق و فجُور اور کذب و فریب میں بہت حد تک کمی ہو جاتی ہے۔

سوال

اِس حدیثِ پاک کو پڑھنے اور سُننے کے بعد بعض حضرات یہ سوال کرتے ہیں کہ جب رمضانُ المبارک میں شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں تو پھر رمضان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مہینہ میں بُرائیاں اور گناہ کیوں ہوتے ہیں؟

جواب ایسے بدبخت لوگ جو رمضانُ المبارک میں بھی بُرائیوں اور گناہوں سے باز نہیں آتے وُہ شیطان کی پیروی کر کر کے خود سراپا شیطنت بن چکے ہوتے ہیں، ان کی طبیعتیں گناہوں کی عادی ہو چکی ہوتی ہیں اور گیارہ ماہ میں ان کے اندر شیطانی خیالات اور ابلیسی وساوس اتنے پختہ ہو چکے ہوتے ہیں کہ گناہ کے لیے مزید کسی انگیخت کی ضرورت نہیں ہوتی اُن کا نفسِ امّارہ اُنہیں بُرائی پر آمادہ کرتا ہے غرض رمضان میں جو لوگ بُرائیوں کا ارتکاب کرتے ہیں وُہ پہلے گیارہ ماہ کے وساوس اور عاداتِ قبیحہ کا اثر ہوتا ہے۔ جِس طرح سانپ کے کاٹے کا درد عرصہ تک باقی رہتا ہے اِسی طرح بعض خبیثُ النفس لوگوں پر رمضانُ المبارک میں بھی شیطانی خیالات کا اثر باقی رہتا ہے۔

۴۔ زینتِ جنّت رمضانُ المبارک کے لیے جنّت کو خصوصی طور پر سجایا جاتا اور اُسے خصوصی زینت عطا فرمائی جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے :-

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صلّی اللہ علیہ وسلّم	حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
قَالَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ	رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بیشک رمضان کے لیے
مِنْ رَّأْسِ الْحَوْلِ اِلٰی حَوْلٍ قَابِلٍ	جنّت کو زینت بخشی جاتی ہے، ابتداءِ سال سے آئندہ سال تک
قَالَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ	فرمایا۔ پھر جب رمضان کا پہلا دِن ہوتا ہے تو
ھَبَّتْ رِیْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ	عرش کے نیچے موٹی آنکھوں والی حُوروں پر جنّت کے پتّوں
الْجَنَّۃِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَقُلْنَ	سے ہوا چلتی ہے اور وُہ موٹی آنکھوں والی حُوریں کہتی
یَارَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِکَ	ہیں اے ربّ ! اپنے بندوں سے ہمارے
اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِھِمْ اَعْیُنُنَا وَتَقَرُّ	لیے جوڑے بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعْیُنُھُمْ بِنَا۔ اور اُن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ المصابیح صہ۱۷۳ ج ا)

یہ رمضان کی خصوصیت ہے کہ جنّت ماہِ شوّال سے لے کر رمضانُ المبارک تک مُزیّن کی جاتی اور سنواری جاتی ہے اور جو لوگ رمضانُ المبارک کے روزے رکھتے ہیں اُنہیں وُہ جنّت عطا کر دی جاتی ہے اور جنّت کی حُوروں سے ان کا نکاح کر دیا جاتا ہے جس کی وُہ دُعائیں کرتی رہتی ہیں اور رمضان کی پہلی رات، عرشِ الٰہی کے نیچے سے جو ہَوا چلتی ہے وُہ جنّت کے پتّوں کو سرسراتی اور حُورِ عین کے چہروں کو چھُوتی جہاں جہاں سے گزرتی ہے حُسن و خُوبصورتی کو دوبالا کرتی جاتی ہے۔

۴۔ صدائے الٰہی رمضانُ المبارک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس ماہ کی ہر رات، گناہ گاروں کو بخشش کے لیے اور پرہیز گاروں کو عبادت و ریاضت میں رغبت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے صَدا اور ندا دی جاتی ہے جیسا کہ حضرت ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ	جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو
صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ	شیطانوں اور سرکش جنّوں کو قید کر دیا جاتا ہے، اور آگ
وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ فَلَمْ یُفْتَحُ	(جہنم) کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر اُن میں سے کوئی
مِنْھَا بَابٌ وَ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ	دروازہ بھی نہیں کھولا جاتا اور جنّت کے دروازے کھولے جاتے
فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَ یُنَادِیْ	ہیں پھر اُن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ (اور) ایک آواز دینے والا
مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَ یَا بَاغِیَ	آواز دیتا ہے کہ اے بھلائی چاہنے والے جلدی آ جا اور اے
الشَّرِّ اَقْصِرْ وَ لِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ	بُرائی کے طالب رُک جا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ لوگ آگ
وَ ذٰلِكَ کُلَّ لَیْلَۃٍ۔	سے آزاد کیے جاتے ہیں اور یہ ہر رات ہوتا رہتا ہے

(جامع ترمذی صہ۸۶ ج ا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جہنم سے آزادی مذکورہ بالا حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاں رمضانُ المبارک کی ایک خصوصیت "صدائے الٰہی" واضح ہوئی وہاں ایک اور خصوصیت بھی معلوم ہوئی کہ رمضانُ المبارک کی ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ حدیثِ بالا کے آخری الفاظ ہیں:۔

وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (جامع ترمذی ص۸۶ ج ۱)

اور اللہ تعالیٰ کے لیے رمضانُ المبارک کی ہر رات کچھ لوگ آگ (جہنم) سے آزاد کیے جاتے ہیں۔

دُعائے رسُول اور رمضان رمضانُ المبارک کی برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنے والے کے لیے نبیِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم نے بددُعا فرمائی۔ چنانچہ حدیث میں ہے:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ، (مشکوٰۃ المصابیح ص۸۶ ج ۱)

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذلیل ہو وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درُود نہ پڑھے۔ ذلیل ہو وہ آدمی جس پر رمضان کا مہینہ آئے اور گزر جائے اور اس کی مغفرت کا مُوجب نہ بن سکے۔ ذلیل ہو وہ شخص جس کے ماں باپ دونوں یا اُن میں سے ایک بُوڑھا ہو جائے اور وہ اس کے لیے جنّت کا سبب نہ بن سکیں (یعنی ماں باپ کی خدمت سے وہ جنّت کا مستحق نہ ہو جائے)۔

اِس حدیث شریف میں رسُولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بدبخت انسانوں کے لیے ذلّت و رُسوائی اور تباہی و بربادی کی بددُعا کی ہے۔ (۱) حضُورؐ کا ذکر سُن کر درُود نہ پڑھنے والا۔ (۲) ماہِ رمضان میں مغفرت و بخشش حاصل نہ کرنے والا۔ (۳) بڑھاپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں والدین کی خدمت نہ کرنے والا۔

محرومِ رمضان

رمضانُ المبارک کی برکتوں، سعادتوں، نیکیوں اور بخششوں سے محروم رہنے والا بڑا ہی بدقسمت اور حرماں نصیب ہے اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے خیرِ کثیر سے محروم قرار دیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رمضان کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے۔ اس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے وہی محروم رہے گا جو ہر بھلائی سے محروم ہے۔

(سُنن ابنِ ماجہ صـ۱۲۰)

اس حدیثِ پاک میں محرومِ رمضان کو ہر بھلائی سے محروم قرار دے دیا گیا ہے لہٰذا ہر مُسلمان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وُہ برکاتِ رمضان سے محروم رہنے کی بجائے اس مقدّس مہینہ میں مغفرتِ تامّہ اور برکاتِ کثیرہ حاصل کرے۔ اس ماہِ مبارک میں عبادت و ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔ نوافل کثرت سے پڑھے اور تلاوتِ قرآنِ مجید میں مشغول رہے۔ صدقات خیرات زیادہ دے اور نیکیوں کی طرف راغب رہے۔

قرآن اور رمضان

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ رمضانُ المبارک میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید نازل فرمایا اِسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآنِ حکیم کرتے اور حضرت جبریل علیہ السّلام رمضانُ المبارک کی ہر رات حضور کی ملاقات اور قراءت وسماعتِ قرآن کے لیے تشریف لاتے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ جِبْرَئِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْقُرْآنَ۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید سناتے تھے۔

(صحیح بخاری ص۲۵۵ ج۱)

فضیلتِ عمرہ در رمضان

ماہِ رمضان المبارک میں عمرہ کی سعادت حاصل کرنا، حج کے اجر و ثواب کے برابر ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا، مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

(صحیح مسلم ص۴۰۹ ج ۱)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا۔ (ابنِ عباس نے اس عورت کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا ہوں) تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں چلیتں؟ عورت نے کہا ہمارے پاس صرف دو اونٹ ہیں، ایک پر میرا شوہر اور بیٹا دونوں حج کے لیے گئے ہیں۔ اب ہمارے پاس ایک اونٹ ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلالِ رمضانؐ

رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرنے چاہئیں اور اگر آخرِ شعبان میں مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس ۳۰ دن پورے کرنے کے بعد روزے رکھیں جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ۔

(صحیح بخاری صـ۲۵۶ ج ۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو (عید کرو) اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کی گنتی تیس ۳۰ دن پوری کرو۔

ہلالِ رمضان کی گواہی

جب ایک عاقل اور قابلِ اعتماد مسلمان رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کی گواہی دے تو رمضان کے روزے ضروری ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ

(سنن ابی داؤد صـ۳۲۰ ج ۱)

لوگوں نے چاند دیکھنا شروع کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند کو دیکھا ہے۔ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

ہلالِ رمضان کے گواہ کی تحقیق

اگر کوئی ایسا شخص چاند نظر آنے کی اطلاع دے جس کے دینی حالات سے پوری طرح آگاہی نہ ہو تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسلّی اور اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ خبر دینے والا واقعی سچّا مسلمان ہے۔ حدیث شریف میں ہے :-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صلّی الله علیه وسلّم فَقَالَ اِنِّی رَءَیْتُ الْهِلَالَ یَعْنِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ۔ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ فَلْیَصُوْمُوْا غَدًا۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۳۲۰ ج ۱)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسُول میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے آپ نے فرمایا! کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اُس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمّد اللہ کے رسُول ہیں اُس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل سے روزہ رکھیں۔

رُویتِ ہلال کا اِطلاق

ہر مُلک اور علاقے کے لیے چاند کا اعتبار الگ ہوگا۔ اگر ایک مُلک میں چاند نظر آجائے اور دُوسرے مُلک میں نظر نہ آئے تو جہاں چاند نظر نہیں آیا وہاں کے باشندوں کے لیے رمضان کا آغاز نہ ہوگا بلکہ شعبان کے تیس دِن پُورے کرنے کے بعد روزے رکھیں گے۔ جیسا کہ حدیثِ شریف میں ہے :-

عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَهٗ اِلٰی مُعَاوِیَةَ بِالشَّامِ، فَقَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَیْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَیَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَءَیْتُ الْهِلَالَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فِیْ آخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ

حضرت کُریب رضی اللہ عنہ جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں، سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ فضل رضی اللہ عنہما نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کام کیلئے شام بھیجا۔ کُریب کہتے ہیں میں نے شام آکر اُن کا کام کیا۔ میں ابھی شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند نظر آگیا۔ میں نے بھی جُمعہ کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ واپس آگیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَءَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ رَءَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَءَيْتَهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ وَلٰكِنَّا رَءَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكَمِّلَ ثَلَاثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ؟ فَقَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جامع ترمذی صفحہ ۸۷ جلد ۱، سنن ابی داود صفحہ ۳۱۹ جلد ۱)

نے چاند کے بارے میں مجھ سے سوال کیا کہ تم نے (وہاں) چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہم نے تو جمعہ کی رات کو دیکھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے پوچھا کہ تم نے دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں۔ دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا تھا۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور سب لوگوں نے (ہفتہ کو) روزہ رکھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا تھا۔ ہم روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تیس دن پورے کرلیں یا (عید کا) چاند دیکھ لیں۔ میں نے کہا کہ آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دیکھنے (رویت) کو اور ان کے روزے کو کافی نہیں سمجھتے؟ ابن عباس نے کہا نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

جن علاقوں کا مطلع ایک ہو وہاں کسی جگہ چاند نظر آجائے تو تمام علاقے کے لئے معتبر ہوگا۔ جن دو علاقوں کے طلوع و غروب میں تین گھنٹے کا فرق ہو وہ مختلف مطالع شمار ہونگے۔ بعض علماء کرام ایک ماہ کی مسافت پر اختلاف مطالع کو معتبر گردانتے ہیں۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو فتاویٰ علماء حدیث جلد نمبر ۶ صفحہ ۱۲۰ تا ۱۴۲)

رویت ہلال کی دعائیں

جب نیا چاند دیکھیں تو مندرجہ ذیل دعائیں پڑھنا مسنون ہیں۔

① اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ (جامع ترمذی صفحہ ۱۸۳ جلد ۲)

اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لئے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کا چاند بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔

② هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ۔ (سنن ابی داود صفحہ ۳۲۹ جلد ۲)

خیریت اور ہدایت کا چاند ہو۔ خیریت اور ہدایت کا چاند ہو۔ خیریت اور ہدایت کا چاند ہو۔ میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔

③ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا (سنن ابی داود صفحہ ۳۲۹ جلد ۲)

تمام تعریفیں اس اللہ کی، جو ایسا مہینہ لے گیا اور ایسا مہینہ لے آیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ

معنی روزہ "روزہ" فارسی زبان کا لفظ ہے اور اردو میں مستعمل ہے۔ عربی میں اس کے لیے لفظ "صوم" بولا جاتا ہے۔ جس کا معنی "بات کرنے اور چلنے پھرنے وغیرہ سے باز رہنا" ہے۔ (المنجد عربی اردو ص ۵۴۳)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ صوم کا لغوی معنی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اَلصَّوْمُ وَالصِّیَامُ فِی اللُّغَۃِ اَلْاِمْسَاکُ" وَقَالَ الرَّاغِبُ! اَلصَّوْمُ فِی الْاَصْلِ الْاِمْسَاکُ عَنِ الْفِعْلِ۔ (فتح الباری ص ۱۰۲ ج ۴)	صوم اور صیام کا لغوی معنی "رکنا" ہے۔ امام راغب کہتے ہیں۔ صوم کا اصل معنی "کام سے رُکنا" ہے۔

مُلّا علی قاری لفظ صوم کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ھُوَ لُغَۃً اَلْاِمْسَاکُ مُطْلَقًا وَمِنْہُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا اَیْ اِمْسَاکًا عَنِ الْکَلَامِ۔ (مرقاۃ المفاتیح ص ۲۲۹ ج ۴)	روزے کا معنیٰ "کسی چیز سے رُک جانا" ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے (جنابِ مریم نے کہا) میں نے رحمٰن کے لیے چپ رہنے کی نذر مانی ہے۔ یعنی کلام سے رُک جانے کی نذر مانی ہے۔

شرعی معنی شرعی اعتبار سے صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے، پینے اور عملِ زوجیت سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے۔ امام ابنِ حجر عسقلانیؒ اور مُلّا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي الشَّرْعِ إِمْسَاكٌ مَخْصُوصٌ فِي زَمَنٍ مَخْصُوصٍ بِشَرَائِطَ مَخْصُوصَةٍ۔ وَشَرْعًا۔ إِمْسَاكٌ عَنِ الْجِمَاعِ وَعَنْ إِدْخَالِ شَيْءٍ بَطْنًا لَهُ حُكْمُ الْبَاطِنِ مِنَ الْفَجْرِ إِلَى الْغُرُوبِ عَنْ نِيَّةٍ۔

اصطلاحِ شرع میں مخصوص وقت میں یعنی طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک مخصوص شرائط کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے اللہ کی رضامندی (کی نیت سے) رُکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

(فتح الباری ص ۱۰۲ ج ۴ ، مرقاۃ المفاتیح ص ۲۲۹ ج ۴)

فرضیّتِ روزہ

ماہِ رمضانُ المبارک کے روزے ہر مُسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہیں۔ قرآنِ حکیم میں ارشادِ خداوندی ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔ (پ ۲ سُورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۸۳)

اے لوگو جو ایمان لاتے ہو تم پر روزے اُسی طرح فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

دُوسری آیت میں فرمانِ الٰہی ہے:۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

جو شخص اِس ماہ میں موجود ہو اُسے ضرور روزے رکھنے چاہئیں

(پارہ ۲، سُورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

حدیث شریف میں سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم نے روزہ کو اِسلام کے بنیادی ارکان و فرائض میں ایک فرض قرار دیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ

جناب عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) کلمۂ شہادت۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (صحیح مسلم ص۳۲ ج ۱) رکھنا۔

روزے کب فرض ہوئے

ماہِ رمضانُ المبارک کے روزے سن ۲ ھجری میں فرض قرار دیئے گئے۔ سُبل السّلام شرح بلوغُ المرام میں ہے :

وَكَانَ مَبْدَءُ فَرْضِهِ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ (سُبل السّلام ج ۱ ص۱۵۰)

روزوں کی فرضیت کی ابتدا سن دو ہجری میں ہوئی۔

مِصر کے مشہور مُحدّث السیّد سابق تحریر فرماتے ہیں :۔

وَكَانَتْ فَرْضِيَّتُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ خَلَتَا مِنْ شَعْبَانَ مِنَ السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ۔ (فقہ السُّنّہ ص۳۶۶ ج ۱)

روزوں کی فرضیت سن ۲ ھجری ماہِ شعبان کے دو دِن گزرنے کے بعد سوموار کے دن نازل ہوئی۔

فضیلت و ثوابِ روزہ

روزہ کی فضیلت و بُزرگی بے حد و حساب ہے یہ ایسی نیکی ہے کہ اس کی فضیلت اور اجر کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کراماً کاتبین ہر نیکی کا اجر و ثواب دس گُنا، سو گُنا سات سو گُنا اور چودہ سو گُنا لکھتے ہیں لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کے ثواب کی زیادتی کی کوئی حد نہیں ہے۔

روزہ دار کے لیے دُوہری خوشی اور کئی گُنا اجر و ثواب کے علاوہ روزہ گناہوں سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے :

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ آدمی کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گُنا سے لے کر سات سو گُنا تک (خلوص کے مطابق) بڑھا کر دیا جاتا ہے لیکن روزے کے ثواب کے بارے میں اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے لیے ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ اَمْرُءٌ صَائِمٌ۔

اور مَیں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار اپنی خواہشات اور کھانا پینا صرف میرے لیے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت' (فرمایا) روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مُشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ روزہ ڈھال ہے۔ لہٰذا جب کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش گوئی اور بیہودہ باتیں نہ کرے۔ اگر کوئی اُسے بُرا کہے یا لڑنے کی کوشش کرے تو اُسے کہہ دے کہ "مَیں روزہ دار ہوں"۔

(صحیح بخاری صہ ۲۵۴ ج ۱ ۔ صحیح مسلم صہ ۳۶۳ ج ۱)

تمام عبادات میں نہ چاہتے ہوئے بھی ریاکاری اور نمُود کا خدشہ ہوتا ہے۔ مثلاً نمازی کو نماز پڑھتے، حاجی کو مناسکِ حج ادا کرتے اور زکوٰۃ و صدقہ دینے والے کو خیرات کرتے لوگ دیکھتے ہیں۔ مگر روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے کہ آدمی رمضان میں ظاہراً نہ کھائے پیئے تو لوگ سمجھیں گے اس کا روزہ ہے لیکن حقیقت میں اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ آدمی روزہ دار ہے یا بے روزہ۔ غرض روزہ کی عبادت میں ریا اور نمُود کا شائبہ تک بھی نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ (روزہ میرے لیے ہے اور مَیں ہی اُس کا (بے حد وحساب) اجر عطا فرماؤں گا۔)

خُصُوصِیّتِ روزہ

روزہ دار کو متعدد خُصُوصیات سے نوازا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہشت کا ایک مخصوص دروازہ بنایا ہے جسے "بَابُ الرَّیَّان" کہا جاتا ہے۔ اِس مخصوص دروازہ جنّت میں صرف روزہ داروں کو داخلہ نصیب ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ داروں کے داخل ہونے کے بعد وہ بہشتی دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشادِ مُبارک ہے:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۲۵۴ ج ۱، صحیح مسلم صفحہ ۳۶۴ ج ۱)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جنّت کے ایک دروازے کا نام "ریّان" ہے۔ اس میں قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ جب روزہ دار داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور کوئی اس سے داخل نہ ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے جنّت کے کئی دروازے بنائے ہیں جن میں سے چند کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

بابُ الصّلوٰۃ ـــــ اِس دروازہ سے فرائض کے علاوہ زیادہ نفلی نمازیں ادا کرنے والے جنّت میں داخل ہوں گے۔

بابُ الجہاد ـــــ اِس دروازہ سے اہلِ جہاد کو جنّت کا داخلہ نصیب ہو گا۔

بابُ الرّیان ـــــ اِس دروازہ سے روزہ دار گزر کر جنّت میں جائیں گے۔

بابُ الصّدقہ ـــــ اِس دروازہ سے زکوٰۃِ فرض کے علاوہ نفلی صدقات کرنے والوں کا گزر ہو گا۔

رَیّان کا معنی ہے سیراب کیا گیا۔ روزہ دار جب دُخولِ جنّت کے لیے اس دروازہ سے گزرے گا تو جامِ طُہور پلایا جائے گا جس سے وُہ سیراب ہو گا۔ دُوسرے جنتی تو دُخولِ جنّت کے بعد شرابِ طُہور پئیں گے مگر ماہِ رمضان میں رضائے الٰہی کے لیے روزہ رکھنے والے کو دروازۂ جنّت پر بھی شرابِ طُہور سے نوازا جائے گا۔ ع

یہ مرتبہ بُلند جسے ملا، مِل گیا

شفاعتِ روزہ

جس شخص نے خلوص و محبت سے ماہِ رمضانُ المبارک میں دِن کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا تو روزہ اور قرآن مجید روزہ دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے قیامت کے دن خُداوندِ کائنات کے حضور سفارش و شفاعت کریں گے۔ حدیثِ نبوی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ۔ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَ یَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان) مشکوٰۃ المصابیح صہ۱۷۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور خواہشات پوری کرنے سے دن بھر روکے رکھا لہٰذا اُس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں سفارش قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

خُلاصہ مندرجہ بالا احادیثِ مُبارکہ سے یہ مسائل واضح ہوئے کہ (۱) روزہ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔

(۲) روزے سن دو ھجری ماہِ شعبان میں فرض ہُوئے۔

(۳) روزہ مسلمان کے لیے گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔

(۴) روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک افطاری کے وقت اور دُوسری اپنے رب کی ملاقات کے وقت۔

(۵) روزہ دار کے مُنہ کی بُو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک سے زیادہ محبوب ہے۔

(۶) روزہ دار جنّت میں "بابُ الرّیان" سے داخل ہوں گے۔

(۷) روزہ دار کے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۸) روزہ کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ بے حد و حساب عطا فرمائے گا۔

(۹) روزہ اور قرآنِ مجید قیامت کے دن روزہ دار کی شفاعت کریں گے۔

(۱۰) روزہ دار کے لیے فحش گوئی اور بیہودہ باتوں سے اجتناب ضروری ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیتِ روزہ رمضانُ المبارک کے روزوں کو عباداتِ اسلامی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جو مسلمان جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے ماہِ رمضان کا ایک روزہ ترک کر دے وہ ساری عمر بھی روزے رکھتا رہے تو رمضانُ المبارک کے ایک روزے کا کفّارہ ادا نہیں ہو سکتا۔ ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاِنْ صَامَهٗ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۹ ج ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بلاعذر یا بلامرض رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کیا۔ ساری عمر کے روزے بھی اُس کا کفارہ نہیں بن سکتے۔

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر شرعی عُذر کے تارکِ صَوم کو کافر و منکر قرار دیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرَى الْاِسْلَامِ وَقَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِنَّ اُسِّسَ الْاِسْلَامُ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ، حَلَالُ الدَّمِ، شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بُنیاد اور اساس تین چیزیں ہیں، جو شخص اُن میں سے ایک بھی چھوڑ دے وہ کافر اور حلالُ الدم ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ (۱) کلمہ لا الٰہ الا اللہ۔ (۲) فرضِ نماز۔ (۳) رمضانُ المبارک کے روزے۔

(رواہ ابو یعلی والدیلمی، فقہ السنۃ صفحہ ۳۶۷ ج ۱)

نیّتِ روزہ تمام اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار اور انحصار نیّت پر ہے۔ اگر نیّت درست ہو گی تو عمل کا اجر و ثواب ملے گا اور اگر نیّت صحیح نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گی تو کسی عمل کا ثواب نہ مل سکے گا۔ حدیثِ نبوی ہے :۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْ اِلٰی اِمْرَءَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔ جس نے دُنیا حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی اس کو صرف دُنیا ہی ملے گی اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی اُسے بس عورت ہی ملے گی۔ (ہجرت کا ثواب نہ ہوگا۔)

(صحیح بخاری صد۲ ج ۱)

اگر کوئی آدمی دِکھاوے اور ریاکاری کی نیت سے روزہ رکھے تو اُس کا روزہ ضائع اور بے کار ہے بلکہ وہ شخص شرک کا مرتکب ہوا ہے جیسا کہ حدیثِ رسول ؐ ہے :

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا جس نے دِکھاوے کی نماز پڑھی اُس نے شرک کیا۔ جس نے دِکھاوے کا روزہ رکھا اُس نے شرک کیا اور جس نے دِکھاوے کے لیے صدقہ کیا اُس نے شرک کیا۔

(رواہ احمد)

رمضانُ المبارک کے روزہ کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے لہٰذا روزہ دار کو رات سے ہی روزہ کی نیت کر لینی چاہیے کیونکہ بلا نیت روزہ درست نہیں ہوگا۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :۔

عَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ

اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔ پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے۔

(جامع ترمذی صفحہ ۹۱ ج ۱، سنن ابی داؤد صفحہ ۳۳۳ ج ۱)

نیّت، دل کے ارادہ کا نام ہے۔ جب ہم کسی کام کا قصد یا ارادہ کرتے ہیں تو گویا ہم نے اس کام کی نیت کرلی۔ زبان سے ارادہ کا اظہار ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں روزہ کی نیت عربی زبان میں بنالی گئی ہے۔ "وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ"۔ اور عام لوگ اسے نیتِ روزہ کی دُعا سمجھتے ہیں۔ یہ الفاظ خودساختہ ہیں۔ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے جانثار صحابہ رضوانُ اللہ علیہم اجمعین سے یہ الفاظ ثابت اور منقول نہیں ہیں۔ اور جو عمل حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہ ہو اُسے نیکی اور ثواب سمجھ کر کرنا "بدعت" کہلاتا ہے۔ لہٰذا ان الفاظ سے روزہ کی نیت کرنا غیر مسنون اور بدعت ہے جس سے اجتناب اشد ضروری ہے۔

مذکورہ احادیث سے واضح ہُوا کہ فرض روزہ کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ مگر نفلی روزہ کی نیت دِن میں زوال سے پہلے کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:-

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّيْ صَائِمٌ۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا اے عائشہ کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ مَیں نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا "پھر میرا روزہ" ہے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۳۶۴ ج ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سحری روزہ

"سحر" کا معنی اخیر رات کا چھٹا حصہ۔ اور رات کے آخری حصہ میں روزہ کے لیے کھانے پینے کو "سحری کھانا" کہتے ہیں۔

برکتِ سحری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کی تاکید فرمائی ہے اور اسے باعثِ برکت قرار دیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۳۵ ج ۱، صحیح بخاری صفحہ ۲۵۷ ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سحری تناول فرما رہے تھے۔ حضور نے فرمایا:

اِنَّمَا بَرَکَۃٌ اَعْطَاکُمُ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَدَعُوْہُ۔ (سنن نسائی صفحہ ۲۴۱ ج ۱)

(سحری) برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف تمہیں (امتِ محمدیہ کو) عطا فرمائی ہے۔ تم اسے چھوڑا نہ کرو۔

اہلِ کتاب اور سحری اُممِ سابقہ کے روزوں میں سحری کھانے کی اجازت نہ تھی بلکہ انہیں اس امر سے منع کیا گیا تھا۔ مگر یہ برکت و انعام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عطا ہوا۔ فرمانِ رسول ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اُکْلَۃُ السَّحَرِ۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۵۰ ج ۱، سنن نسائی صفحہ ۳۰۴ ج ۱)

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے اور اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں میں سحری کھانا ہی حدِ فاصل ہے۔

اہلِ کتاب کے لیے رات کو سونے کے بعد کھانا حرام تھا مگر ہمارے لیے برکت ٹھہرا لہٰذا ہمیں یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرتے ہوئے ضرور سحری کھانی چاہیے تاکہ اس انعامِ الٰہی کی شکر گزاری ہو۔

تاخیرِ سحری

سحری کھانے میں تاخیر کرنا یعنی آخرِ وقت سحری کھانا مسنُون ہے۔ جناب ابو عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ ہم میں دو آدمی ہیں اُن میں ایک افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتے ہیں اور دُوسرے افطاری میں دیر اور سحری میں جلدی کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اَیُّھُمَا الَّذِیْ یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ، قُلْتُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ ھٰکَذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْنَعُ۔ (سنن نسائی صفحہ ۳۰۴ ج ۱، سنن ابی داؤد صفحہ ۳۲۱ ج ۱)

وُہ کون صاحب ہیں جو افطاری میں جلدی اور سحری میں دیر کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

اذانِ فجر اور سحری

اگر سحری کھاتے ہوئے اذانِ فجر ہو جائے تو فی الفور کھانا ترک کرنے کی بجائے جلدی جلدی کھا لینا چاہیے۔ مشہُور صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُکُمْ وَالْاِنَاءُ

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اذان سُنے اور برتن اُس کے ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ ۔

میں ہو تو اُسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے ۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۳۲۱ ج ۱)

وقتِ سحری

سحری کھانے کا آخری وقت صبحِ صادق تک ہے ۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے :

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۔ (پ ۲ بقرہ آیت ۱۸۷)

(رمضانُ المبارک میں) کھاؤ ، پیو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے نمودار نہ ہو ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے اونٹ باندھنے کی ایک سیاہ رسّی اور دُوسری سفید رسّی اپنے تکیے کے نیچے رکھی۔ پھر رات کے آخری حصّہ میں ان کو دیکھا تو مجھے صاف نظر نہ آئیں۔ صبح میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا۔ آپ نے مُسکرا کر فرمایا ! تیرا تکیہ بہت لمبا چوڑا ہے یعنی تُو سمجھا نہیں۔ اس آیت میں سیاہ اور سفید دھاگے سے مراد رات کی سیاہی اور دِن کی سفیدی ہے۔ (صحیح بخاری صفحہ ۲۵۷ جلد ۱)

صُبحِ صادق اور صُبحِ کاذب

صبحِ صادق اور صبحِ کاذب کی تشریح خود رسُولِ مکرّم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یوں فرمائی :-

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۸۸ ج ۱)

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کھاؤ اور پیو، اور تمہیں چمکتی اور چڑھتی صُبح (صُبحِ کاذب) کھانے سے نہ روکے اور کھاؤ، پیو یہاں تک کہ صُبح کی چوڑی سُرخی والی روشنی آجائے۔ یعنی صبحِ صادق طلوع ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجر کے وقت آسمان پر مشرق کی طرف ایک روشن دھاگے کی طرح ایک روشنی ظاہر ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ آسمان کے کناروں میں پھیلتی جاتی ہے اور روشنی بڑھتی جاتی ہے اسے "صبحِ صادق" کہتے ہیں۔ اس سفید دھاگے کے نمودار ہونے سے پہلے ایک سفیدی دکھائی دیتی ہے جو بھیڑیے کی دُم کی طرح ہوتی ہے۔ اور اوپر کی طرف چڑھتی اور پھیلتی ہے اور کچھ وقت کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا نام "صبحِ کاذب" ہے۔ مذکورہ آیت مبارکہ اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہو گیا کہ طلوعِ صبحِ صادق تک سحری کھانا جائز ہے۔

نمازِ فجر اور سحری سحری اور نمازِ فجر کا وقفہ کم رکھنا یعنی سحری دیر سے کھانا اور سحری کھاتے ہی تھوڑی دیر بعد نمازِ فجر ادا کرنا سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۵ ج ۱، جامع ترمذی صفحہ ۸۸ ج ۱)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھاتے اور فجر کی نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے، راوی نے پوچھا سحری کھانے اور نمازِ فجر میں کتنا وقفہ ہوتا تو اُنہوں نے فرمایا پچاس آیات کی تلاوت جتنا وقفہ ہوتا۔

اذانِ سحری اذانِ سحری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت مبارکہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی اذان کے لیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مستقل مؤذن مقرر فرمایا ہوا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۸۷ ج ۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک حضرت بلال رات کو اذان دیتے ہیں پس ابنِ اُمِّ مکتوم کی اذان (فجر) تک کھاؤ پیو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصدِ اذانِ سحری

اذانِ سحری کا مقصد اور غرض و غایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بایں الفاظ بیان فرمائی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِہٖ فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ لِیَرْجِعَ قَائِمُکُمْ وَلِیُنَبِّہَ نَائِمُکُمْ۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۸۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو حضرت بلال کی اذانِ سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کو اذان کہتے ہیں تاکہ قیام کرنے والا لوٹ آئے اور سویا ہُوا جاگ جائے۔

شارحِ بلوغ المرام امام محمد بن اسماعیل صنعانی رحمہ اللہ ان احادیث کی تشریح اور اذانِ سحری کی تحقیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

وَفِی الْحَدِیْثِ شَرْعِیَّۃُ الْاَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ لَا لِمَا شُرِعَ لَہُ الْاَذَانُ، فَاِنَّ الْاَذَانَ شُرِعَ لِلْاِعْلَامِ بِدُخُوْلِ الْوَقْتِ وَلِدُعَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ لِحُضُوْرِ الصَّلٰوۃِ، وَھٰذَا الْاَذَانُ قَبْلَ الْفَجْرِ قَدْ اَخْبَرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِوَجْہِ شَرْعِیَّتِہٖ لِقَوْلِہٖ لِیُوْقِظَ نَائِمَکُمْ وَیَرْجِعَ قَائِمَکُمْ۔ (سُبُل السلام ج۱ ص۱۲۵)

اس حدیث میں فجر سے پہلے اذان دینے کا ثبوت ہے مگر یہ اذان اس خاطر نہیں جو اذان کی اصل غرض ہے۔ کیونکہ اذان کی اصل غرض، نماز کے وقت کا اعلان اور مسلمانوں کو نماز کے لیے حاضر ہونے کی دعوت دینا ہے۔ اور اس اذان (سحری) کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ سوئے ہُوئے کو جگانے اور قیام کرنے والے کو لوٹانے کی خاطر ہے۔

اس سے ایک تو سحری کی اذان ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہُوا کہ یہ اذان، نہ نماز کے وقت کی اطلاع کے لیے ہے۔ نہ نماز کے لیے حاضر ہونے کی غرض سے ہے بلکہ یہ اذان اس لیے ہے کہ تہجد پڑھنے والا ذرا آرام کر کے نمازِ فجر کے لیے تیار ہو جائے۔ اور اگر روزہ رکھنا چاہتا ہے تو سحری کھا لے، اور سویا ہُوا اُٹھ کر نماز کی تیاری کر سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہِ رمضان اور اذانِ سحری

اذانِ سحری صرف رمضانُ المبارک کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ پورے سال کے لیے ہے۔ البتہ رمضانُ المبارک میں اس کی اہمیت اس لحاظ سے بڑھ جاتی ہے کہ اس کے ذریعے لوگوں کو سحری کے وقت کی اطلاع ہو جائے۔ اگرچہ بعض عُلماء نے حدیث کے ان الفاظ سے کہ "تمہیں اذانِ بلال کھانے پینے سے نہ روکے" استدلال کیا ہے کہ سحری کی اذان صرف ماہِ رمضان کے لیے ہے مشہور محدث محمد بن علی بن محمد الشوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :۔

وَ قَدِ اخْتُلِفَ فِي أَذَانِ بِلَالٍ بِلَيْلٍ هَلْ كَانَ فِي رَمَضَانَ فَقَطْ أَمْ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ فَادَّعَى ابْنُ قَطَّانَ الْأَوَّلَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِيهِ نَظَرٌ۔ (نَیْلُ الاَوْطار ص۲۳۳ ج۲ طبع بیروت)	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی رات والی اذان میں اختلاف کیا گیا ہے کہ وُہ صرف رمضانُ المبارک میں ہی تھی یا تمام اوقات میں، ابنِ قطان نے صرف رمضان میں ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر اس دعوٰی میں کلام ہے۔

امام ابُو حنیفہ رحمہ اللہ کے نامور شاگرد امام مُحمّد رحمہ اللہ کی رائے بھی یہی ہے کہ اذانِ سحری صرف ماہِ رمضان کے لیے ہے۔ وُہ فرماتے ہیں :۔

كَانَ بِلَالٌ يُنَادِي بِلَيْلٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِسُحُورِ النَّاسِ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِي لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلِذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ"۔ (مؤطا امام محمد مترجم ص۱۰۸)	رمضان کی راتوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ لوگوں کی سحری کے لیے اذان کہتے تھے۔ اور ابنِ اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ طلوعِ فجر کے بعد نماز کے لیے اذان کہتے تھے۔ اسی لیے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "تم ابنِ اُمِّ مکتوم کی اذان تک کھا پی لیا کرو"۔

اذانِ سحری اور اذانِ فجر کا درمیانی وقفہ

اذانِ سحری اور اذانِ فجر کے درمیان بہت زیادہ وقفہ نہیں ہونا چاہیے۔ حدیث شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے کہ حضرت بلال اور حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہما اُونچی جگہ پر کھڑے ہو کر اذان کہا کرتے تھے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اِن دونوں کی اذانوں یعنی اذانِ سحری اور اذانِ فجر کا درمیانی وقفہ بایں الفاظ بیان فرماتی ہیں:

وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَصْعَدَ هٰذَا۔ (سنن نسائی ص۷۶ ج۱)	دونوں کا درمیانی وقفہ اتنا ہوتا کہ یہ اذان کہہ کر اُترتا اور یہ اذان کے لیے چڑھتا۔

علامہ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی تشریح یوں فرمائی ہے:

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ وَيَتَرَبَّصُ بَعْدَ أَذَانِهِ لِلدُّعَاءِ وَنَحْوِهِ، فَإِذَا قَارَبَ طُلُوعُ الْفَجْرِ نَزَلَ فَأَخْبَرَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ فَيَتَأَهَّبُ بِالطَّهَارَةِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ يَرْقَى وَيَشْرَعُ فِي الْأَذَانِ مَعَ أَوَّلِ طُلُوعِ الْفَجْرِ۔ (فتح الباری ص۱۰۶ ج۲)	علماء نے کہا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذانِ سحری کہہ کر وہاں دُعا وغیرہ کے لیے بیٹھے رہتے۔ جب فجر طلوع ہونے کے قریب ہوتی تو نیچے آتے اور ابنِ اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ کو خبر دیتے وہ وضو وغیرہ کرکے اوپر چڑھتے اور فجر طلوع ہوتے ہی اذانِ فجر شروع کر دیتے تھے۔

فتاوٰے علماءِ حدیث ص۱۴۳ جلد نمبر۶ میں اذانِ سحری اور اذانِ فجر کا درمیانی وقفہ ایک گھنٹہ بیان کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افطاریٔ روزہ

افطاریٔ روزہ کا مطلب ہے "روزہ کھولنا"۔ سُورج کے غروب ہوتے ہی جلدی روزہ افطار کرنا سُنّتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم ہے اور افطاری میں تاخیر کرنا خلافِ سُنّت ہے۔

جلد افطاری

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے روزہ جلد افطار کرنے کا حکم فرمایا ہے اور تعجیلِ افطار کو لوگوں کی بہتری قرار دیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلّم لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا لوگ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطاری میں جلدی کریں گے۔

(صحیح بخاری صہ ۲۶۳ ج ۱)

اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب سُورج غروب ہو جائے اور مشرق کی جانب سے سیاہی بلند ہو تو روزہ فوراً کھول دینا چاہیے۔ اِسی بات کی مزید وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے یُوں فرمائی :۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلّم اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَ اَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔ (صحیح بخاری صہ ۲۶۲ ج ۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب اس (مشرق) کی طرف سے رات (کی سیاہی) آجائے اور دِن اِس (مغرب) کی طرف جائے تو روزہ [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبوبِ خُدا

تعجیلِ افطار یعنی غروبِ آفتاب ہوتے ہی روزہ کھول دینے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پسندیدہ بندے ہیں اُن کی محبُوبیت کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْرًا۔ (جامع ترمذی صـ۸۸ ج۱)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میرے بندوں میں میرا محبوب وہی بندہ ہے جو روزہ جلدی کھولتا ہے۔

مخالفتِ یہوُد ونصاریٰ اور غلبۂ دین

یہوُد و نصاریٰ کی یہ عادت تھی کہ وُہ روزہ تاخیر سے افطار کرتے۔ اہلِ ایمان کو ان کی مخالفت کرتے ہُوئے جلد افطاری کا حکم دیا گیا ہے نیز تعجیلِ افطار کو غلبۂ دین قرار دیا گیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاھِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ۔ (سنن ابی داؤد صـ۳۲۱ ج۱)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ دین غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ افطاری روزہ میں تاخیر کرتے ہیں۔

افطاری جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے پر حضرت عبداللہ بن مسعُود رضی اللہ کے لیے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے تعریفی کلمات آپ "تاخیرِ سحری" کے عنوان میں پڑھ چکے ہیں۔

کھجُور سے افطاری

تازہ کھجُور، خشک کھجُور (چھوہارہ) یا پانی سے روزہ افطار کرنا مسنُون و مُستحب ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ	حضرت اَنس رضی اللہ سے روایت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ رُطَبَاتٌ فَتَمَیْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تُمَیْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے افطار فرماتے۔

(جامع ترمذی صہ ۸۸ ج ۱، سنن ابی داؤد صہ ۳۲۱ ج ۱)

روزہ کی وجہ سے جسم میں جو نقاہت اور کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ کھجور اُس کے لیے نہایت مفید اور مقوّی ہے۔ اس لیے کھجور سے افطاری کرنے میں ثواب اور طاقت دونوں حاصل ہوں گے۔

دُعاءِ افطاری

روزہ کی افطاری کے وقت مندرجہ ذیل دُعا پڑھنا مسنون ہیں۔

(۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُہْرَۃَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: "اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ"۔ (سنن ابی داؤد صہ ۳۲۲)

حضرت مُعاذ بن زُہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے "اے میرے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔"

روزہ افطار کرنے کے بعد مندرجہ ذیل دُعا پڑھنا سُنّتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ"۔ (سنن ابی داؤد صہ ۳۲۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو کہتے: "پیاس ختم ہو گئی رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ روزے کا ثواب پکا ہو گیا۔"

دُعاءِ افطاری میں "وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ" کے الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں بلکہ غیر مسنون ہیں اس لیے یہ کلمات دُعاءِ افطاری میں شامل نہیں کرنے چاہئیں۔

روزہ افطار کروانا کسی مسلمان بھائی کا روزہ افطار کروانا اجر و ثواب اور نیکی ہے۔ اور اس سے محبت و پیار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا۔ (جامع ترمذی صـ۱ ج ۱)

حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کروایا اُسے بھی روزہ دار جتنا ثواب ملے گا۔ اور روزہ دار کے اجر و ثواب سے کوئی نیکی کم نہ ہوگی۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ بعض لوگ کسی دُوسرے کی چیز سے روزہ افطار کرنے سے گریز کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سارا دِن محنت ہم نے کی، بھوک و پیاس ہم نے برداشت کی اور ہمارا ثواب روزہ کھلوانے والا لے جائے۔ یہ ان لوگوں کی غلط فہمی اور جہالت ہے۔ کسی کی چیز سے روزہ افطار کرنے سے روزہ دار کا اجر و ثواب روزہ افطار کروانے والے کو نہیں ملتا بلکہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمتِ خصوصی سے روزہ دار کے برابر اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حدیثِ مذکور بالا کے الفاظ ہیں:

غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا۔ (جامع ترمذی صـ۱ ج ۱)

روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

لہٰذا کسی روزہ دار کو دُوسرے کی چیز سے روزہ افطار کرنے سے انکار یا گریز نہیں کرنا چاہیے بلکہ بخوشی دعوت قبول کر کے اپنے مسلمان بھائی کے لیے اجر و ثواب کا سبب بننا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افطاری قبل از غروب

جب غلطی سے قبل از غروبِ آفتاب روزہ افطار ہو جائے تو اُس کی قضا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا یَوْمًا فِیْ رَمَضَانَ فِیْ غَیْمٍ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ قُلْتُ لِھِشَامٍ اُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَ لَابُدَّ مِنْ ذٰلِکَ۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۲۳)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں ایک دن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے بادل اور ابر کی وجہ سے روزہ افطار کرلیا پھر سورج نکل آیا۔ ابواُسامہ نے کہا، میں نے ہشام سے کہا کہ پھر قضا کا حکم ہُوا ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ قضا تو ضروری ہے۔

معلوم ہُوا کہ اگر آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہوں یا اور کسی وجہ سے اندھیرا چھا جائے اور غلطی سے روزہ افطار کردیا جائے تو ایسے روزہ کی قضا (بعد میں روزہ رکھنا) ضروری ہے۔

انتخاب کیجیے

سیرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم (کی زندگی)

تنقید سدید مسئلہ اجتہاد و تقلید ــــ سید بدیع الدین شاہ پیر آف جھنڈا
احکام المرام باحیاء ماثر علماء الاسلام ــــ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ــــ مولانا محمد اشرف سلیم فاضل مذاہب اربعہ
خطبات شہید اسلام مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی رحمۃ اللہ علیہ ــــ جلد اول۔ جلد دوم۔ جلد سوم
برہان الواعظین ــــ مولانا محمد اشرف سلیم فاضل مذاہب اربعہ
کلمات القرآن۔ لغت عربی سے عربی ــــ حسنین محمد مخلوف
اہل سنت فکر و تحریک۔ امام ابن تیمیہ ــــ ترجمہ پروفیسر حامد محمود
مواعظ طارق جلد اول۔ دوم، سوم، چہارم ــــ مولانا عطاء اللہ طارق
خطبات طارق حصہ اول حصہ دوم ــــ مولانا عطاء اللہ طارق
تحفۃ الاسمار ــــ مولانا غازی محمد عزیر
حسن محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجموعہ نعت و معجزات ــــ مولانا نصر کریمی

سبحانی اکیڈمی

حسن مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممنوعاتِ روزہ

ممنوعاتِ روزہ سے مراد ایسے اُمور جو روزہ دار کے لیے ناجائز اور منع ہیں، اگر روزہ دار ان ممنوعات سے بچنے کی کوشش نہ کرے تو اس کا روزہ غیر مقبول اور بے کار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے روزے کو "محض فاقہ" قرار دیا ہے۔ اس لیے روزہ دار کو بڑی احتیاط اور پرہیز سے روزہ رکھنا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیہ وسلّم کَمْ مِّنْ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی روزہ دار
صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ۔	ایسے ہوں گے جنہیں ان کے روزے سے سوائے بھوک اور
(رواہُ الدارمی ۔ مشکوٰۃ ص۱۷۷)	پیاس کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

حالتِ روزہ میں درج ذیل ممنوعات سے اجتناب اور پرہیز ضروری ہے:۔

(۱) جھوٹ اور اعمالِ بد

روزہ دار کے لیے جھوٹ اور اعمالِ بد سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ روزے کا مقصد انسان میں اپنے نفس پر کنٹرول کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ جو مسلمان دن بھر جھوٹ اور اعمالِ بد سے نہیں بچ سکتا زندگی بھر بُرے اعمال سے کیونکر پرہیز کرے گا؟ رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ	حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
النَّبِیُّ صلّی اللّٰه علیہ وسلّم مَنْ لَّمْ یَدَعْ	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (روزہ رکھ کر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

جھوٹ بولنا اور بُرے عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔

(صحیح بخاری ص۲۵۵ ج ۱)

(۲) لڑائی، گالی اور بیہودگی روزہ دار کو لڑائی جھگڑے سے، گالی دینے سے اور بیہودگی و فحش گوئی سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر روزہ دار کو کوئی گالی دے یا اُس سے جھگڑنے کی کوشش کرے تو روزہ دار اپنے جذبات اور غصہ پر پُوری طرح کنٹرول رکھے اور اس کی کسی بات کا جواب نہ دے۔

جناب ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ۔ (صحیح بخاری ص۲۵۵ ج ۱)

جب کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے اور بے ہودہ پن نہ دکھائے۔ اگر کوئی روزہ دار سے گالی گلوچ کرے یا جھگڑے تو روزہ دار کہہ دے کہ مَیں روزہ سے ہوں۔ (تمہاری باتوں کا جواب نہیں دوں گا)۔

(۳) ناک اور حلق میں پانی روزہ دار کے لیے کُلّی کرتے وقت اور ناک صاف کرتے وقت اس طرح پانی ڈالنا جائز نہیں کہ حلق تک پہنچنے کا خدشہ ہو بلکہ روزہ دار وُضو کرتے ہُوئے خیال رکھے کہ پانی اُس کے حلق تک نہ جائے۔ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا۔ (سُنن ابی داؤد ص۳۲۲ ج ۱)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (وضو میں) ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو لیکن اگر تمہارا روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرو۔

(۴) بیوی سے بغلگیر ہونا جو شخص اپنی شہوت اور جذبات پر قابو نہ رکھ سکتا ہو اُس کے لیے اپنی بیوی سے بوس و کنار کرنا اور بغلگیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا حالتِ روزہ میں منع ہے مشہور صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ وَ اَتَاهُ اٰخَرُ فَنَهَاهُ فَاِذَ الَّذِی رَخَّصَ لَهٗ شَیْخٌ وَالَّذِی نَهَاهُ شَابٌّ ۔ (سنن ابی داؤد ص۳۲۴ ج۱)

ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کی حالت میں (بیوی سے) بغل گیر ہونے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے اُسے اجازت دے دی ایک اور آدمی آیا (اُس نے وہی سوال کیا) آپ نے اُسے منع فرمایا۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جسے آپ نے اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے آپ نے منع کیا وہ جوان تھا۔

(۵) گناہوں سے اجتناب

علامہ ابنِ قیّم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے روزہ کی ممنوعات کا ذکر کرتے فرمایا :

فَالصَّوْمُ هُوَ صَوْمُ الْجَوَارِحِ عَنِ الْاٰثَامِ وَصَوْمُ الْبَطْنِ عَنِ الشَّرَابِ وَالطَّعَامِ فَكَمَا اَنَّ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ يَقْطَعُهٗ وَ يُفْسِدُهٗ فَهٰكَذَا الْاٰثَامُ تَقْطَعُ ثَوَابَهٗ وَتُفْسِدُ ثَمَرَتَهٗ فَتُصَيِّرُهٗ بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَّمْ يَصُمْ ۔ (الوابل الصیب من الکلم الطیب ص۴۱)

اعضائے جسم کا گناہوں سے اور پیٹ کا کھانے پینے سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے۔ جس طرح کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح گناہوں سے روزہ کا ثواب اور ثمرہ ضائع ہو جاتا ہے۔ پس روزہ رکھ کر گناہوں سے نہ بچنے والا روزہ نہ رکھنے والوں کی طرح ہی ہو جاتا ہے۔

لہٰذا روزہ دار کے لیے اشد ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کے گناہوں سے اجتناب کرے۔ اگر کوئی روزہ رکھ کر بھی گناہوں سے بچنے کی کوشش نہ کرے تو اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پیشِ نظر رکھنا چاہیے :

رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهٗ مِنْ صِيَامِهٖ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ ۔ رواہ احمد فی المسند

بہت سے روزہ داروں کو اُن کے روزہ سے صرف بھوک اور پیاس ہی ملتی ہے (کوئی اجر و ثواب نہیں ملتا)۔

(الوابل الصیب ص۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُباحاتِ روزہ

مُباحاتِ روزہ سے مراد وُہ امُور ہیں جن کا کرنا یا ہونا حالتِ روزہ میں جائز ہے یعنی ایسے کام جنہیں کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مُباحاتِ روزہ حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) مِسواک کرنا مسواک کرنا سُنّتِ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے اس سے مُنہ صاف ہوتا اور اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ روزہ دار دِن کے جس حصّہ میں چاہے مسواک کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَءَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلّى الله عليه وسلّم يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَالَا اُحْصِيْ اَوْ اَعُدُّ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بے شمار مرتبہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حالتِ روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔

(صحیح بخاری ص ۲۵۹ ج ۱)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مسواک کے تر یا خشک ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(۲) غُسل کرنا حالتِ روزہ میں روزہ دار کے لیے غسل کرنا یا سر پر پانی بہانا جائز ہے۔ اس سے روزہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں:

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلّى الله وسلّم قَالَ لَقَدْ رَءَيْتُ

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے کہا۔ میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلّم بِالعَرْجِ یَصُبُّ عَلٰی رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج (نامی جگہ) میں دیکھا کہ آپ روزے میں گرمی کی شدت اور پیاس کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے۔

(سنن ابی داؤد ص۳۲۲ ج ۱)

بھول کر کھا پی لینا

اگر روزہ دار غلطی سے یعنی بھول کر کھا پی لے تو اُس کے روزے میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلّم قَالَ اِذَا نَسِیَ فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔ (صحیح بخاری ص۲۵۹ ج ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اُسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

سحری کھانے کے بعد غسلِ جنابت کرنا

اگر کسی پر غسل فرض تھا مگر سحری کے وقت دیر سے اُٹھا تو وضو کر کے پہلے سحری کھا کر روزہ رکھے بعد میں غسل کرلے۔ اِس سے روزہ میں کوئی فرق واقع نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری ص۲۵۸ ج ۱ حدیث عن عائشہ)

تیل لگانا اور کنگھی کرنا

روزہ دار کے لیے سر میں یا جسم پر تیل لگانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانَ صَوْمُ اَحَدِكُمْ فَلْیُصْبِحْ دَهِیْنًا مُتَرَجِّلًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اُسے تیل کنگھی کر لینا چاہیے۔

(صحیح بخاری ص۲۵۸ ج ۱)

آنکھ میں سُرمہ اور ناک میں دوائی ڈالنا

حالتِ روزہ میں سُرمہ ڈالنا اور ناک میں دوائی ڈالنا بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع ترمذی میں ہے :-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْتَكَتْ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ (جامع ترمذی ص۹۱ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میری آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا میں حالتِ روزہ میں سرمہ ڈال لوں، آپ نے فرمایا: ہاں (ڈال لو)

سُنَنِ اَبِیْ داؤد میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ حالتِ روزہ میں آنکھوں میں سرمہ ڈالا کرتے تھے۔

قَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ بِالسَّعُوْطِ لِلصَّائِمِ اِنْ لَّمْ يَصِلْ اِلٰى حَلْقِهٖ وَيَكْتَحِلُ۔ (صحیح بخاری ص۲۵۹ ج ۱)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا! روزہ دار کے لیے ناک میں دوا ڈال لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے۔ اسی طرح سرمہ لگانا۔

بھیگا کپڑا اوڑھنا گرمی کی شدت ہو تو روزہ دار کپڑا بھگو کر اپنے جسم پر لے سکتا ہے۔

بَلَّ ابْنُ عُمَرَ ثَوْبًا فَاَلْقٰى عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (صحیح بخاری ص۲۵۸ ج ۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روزہ کی حالت میں کپڑا تر کر کے اپنے جسم پر ڈالا۔

نمک چکھنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

لَا بَاْسَ اَنْ يَّتَطَعَّمَ الْقِدْرَ اَوِ الشَّيْءَ۔ (صحیح بخاری ص۲۵۸ ج ۱)

اگر روزہ دار ہنڈیا یا کسی دوسری چیز کا ذائقہ چکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ (زبان سے چکھ کر تھوک دے)۔

تقبیلِ رفیقہ حیات حالتِ روزہ میں اپنی رفیقۂ حیات (بیوی) کی تقبیل (بوسہ) جائز ہے۔ بشرطیکہ آدمی اپنے جذبات پر قابو رکھ سکے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ

اپنی بیوی کا بوسہ لیتے اور بغلگیر ہوتے لیکن وہ اپنی شہوت پر سب سے زیادہ قابو پانے والے تھے۔

(صحیح بخاری صفحہ ۲۵۸ ج ۱)

پچھنے اور سینگی لگوانا

علاج کے طور پر سوئی، بلیڈ یا اُسترے کے ساتھ پنڈلی سے خون نکالنے کو پچھنے لگوانا کہتے ہیں۔ حالتِ روزہ میں پچھنے لگوانا پہلے منع تھا۔ بعد میں حضورؐ نے اس کی اجازت فرما دی اور خود بھی حالتِ روزہ میں پچھنے لگوائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں اور حالتِ روزہ میں بھی پچھنے لگوائے۔

(صحیح بخاری صفحہ ۲۶۰ ج ۱)

احتلام ہو جانا

روزہ کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ اَلْحِجَامَةُ وَالْقَيْئُ وَالْاِحْتِلَامُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۱) سینگی لگوانے سے۔ (۲) قے آنے سے۔ (۳) احتلام سے۔

(جامع ترمذی صفحہ ۹۰ ج ۱)

قے آجانا

روزہ دار کو اگر خود بخود قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور قضا واجب نہیں ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ۔ (جامع ترمذی ص۹ ج۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو روزے میں خود بخود قے آجائے (اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اس لیے) اُس پر قضا واجب نہیں ہے۔

گرد و غبار، مکھی وغیرہ حلق میں

گرد و غبار، مکھی، مچھر وغیرہ اگر غیر ارادی طور پر حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

قَالَ الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ حَلْقَہُ الذُّبَابُ فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ۔ (صحیح بخاری ص۲۵۹ ج۱)

حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی داخل ہو جائے تو اُس پر کوئی شیٔ واجب نہیں یعنی اُس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِی الرَّجُلِ یَدْخُلُ فِیْ حَلْقِہِ الذُّبَابُ وَ ھُوَ صَائِمٌ قَالَ لَا یُفْطِرُ۔ (فتح الباری ص۱۵۵ ج۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس آدمی کے بارے میں جس کے حلق میں مکھی داخل ہو جائے فرماتے ہیں کہ اُس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ٹیکہ لگوانا

مریض کو اجازت ہے کہ حالتِ مرض میں روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں قضا دے لے۔ تاہم اگر روزہ رکھا ہُوا ہو اور ٹیکہ لگوانے کی لازمی ضرورت پیش آجائے تو بہتر یہی ہے کہ ٹیکہ افطاری کے بعد لگوائے۔ روزہ کی حالت میں احتیاط افضل ہے۔ فتاوٰے عُلماء حدیث میں ہے:

> اُس میں اختلاف ہے، ایک فریق کہتا ہے کہ ٹیکہ سے دوائی معدہ میں نہیں جاتی اس لیے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ دُوسرا فریق کہتا ہے کہ انجیکشن تمام اعضا پر فوری اثر ڈالتا ہے۔ جب امعا (انتڑیوں) پر اثر پڑا تو معدہ بھی ضرور متاثر ہو گا۔ بہرحال چونکہ ہمیں مُشتبہ چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ ایسا مریض جسے انجیکشن کی ضرورت لاحق ہو وُہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں قضا کر لے۔" (فتاوٰے عُلماء حدیث ص۱۰۱ ج۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفسداتِ روزہ

مُفسداتِ روزہ سے ایسے اُمور مراد ہیں جنہیں کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک کام روزہ دار سے سرزد ہو جائے تو اُس کا روزہ ختم ہو جاتا ہے روزہ دار کے لیے مُفسدات پر قضا اور بعض پر قضا اور کفّارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

عمدًا کھانا پینا روزہ دار جان بُوجھ کر کوئی چیز کھا، پی لے تو اُس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا نَسِیَ فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے۔

(صحیح بخاری ص ۲۵۹ ج ۱)

عمدًا قے کرنا اگر کوئی روزہ دار جان بُوجھ کر قے کر دے تو اُس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس پر قضا لازم ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلَیْسَ عَلَیْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس روزہ دار کو خود بخود قے آجائے اس پر قضا نہیں۔ اور جو روزہ دار قصدًا قے کرے وہ قضا روزہ رکھے۔ (کیونکہ اُس کا روزہ ٹوٹ چکا)

(جامع ترمذی ص ۹ ج ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیض اور نفاس

اگر حالتِ روزہ میں کسی عورت کو حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو اُس عورت کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اُس پر یہ ایام گزرنے کے بعد روزہ کی قضا واجب ہے۔ ایسی عورت اِن ایام میں نماز بھی نہ پڑھے مگر نمازوں کی قضا واجب نہیں۔ نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبۂ عید میں عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ (صحیح بخاری ص۴۴ ج ۱)

حضرت ابُوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا ایسا نہیں کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔

جماع

حالتِ روزہ میں اگر کوئی اپنی بیوی سے جماع کرلے تو اُس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اُس پر قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہیں۔ کفّارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلَكْتُ، قَالَ مَا لَكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی اَمْرَءَتِیْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا، قَالَ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہُوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسُول میں ہلاک ہوگیا۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہے۔ اُس نے کہا میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرلی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تُو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَجِدُ
إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا۔
قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ
وَالْعَرَقُ۔ الْمِكْتَلُ۔ قَالَ أَيْنَ
السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا۔ قَالَ خُذْ
هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ
أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ
لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ
بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ
فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ
أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔ (صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۲۵۹-۲۶۰)

ہے۔ اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تُو
ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اُس نے کہا
نہیں۔ آپ تھوڑی دیر رُکے۔ ہم ابھی اُسی
حالت میں بیٹھے تھے کہ آپ کی خدمت میں
کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا۔ آپ
نے فرمایا۔ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟
اُس نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا یہ (کھجوریں)
لے جا اور صدقہ کر دے۔ اُس
نے کہا کیا صدقہ اپنے سے زیادہ
محتاج لوگوں کو دوں؟ اللہ کی قسم مدینہ
کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے
گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے
یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں
آپ نے فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔

جان بُوجھ کر روزہ توڑنا سخت گناہ اور نافرمانی ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب اشد ضروری ہے۔ آج بھی اگر کوئی شخص ایسی صُورتِ حال سے دوچار ہو اور تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی طاقت نہ رکھتا ہو اُسے حسبِ استطاعت صدقہ کرنا چاہیے۔ اور جب تینوں میں سے کسی ایک کام کی استطاعت حاصل ہو جائے تو کفارہ ادا کرنا لازمی ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُخصتِ روزہ

رُخصتِ روزہ سے مراد ایسے معاملات ہیں جن کے پیش آجانے پر روزہ نہ رکھنے کی رُخصت ہے۔ رُخصتِ روزہ کے کچھ امُور میں قضا اور کچھ میں فِدیہ لازم ہے۔

بیماری ایامِ مرض میں بیمار کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے شفایابی کے بعد روزہ کی قضا ہوگی۔ ارشادِ الٰہی ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔

جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دُوسرے دِنوں میں روزوں کی گنتی پوری کرے۔

(پارہ ۲۔ البقرہ، آیت ۱۸۴)

سفر مذکورہ بالا آیتِ مُبارکہ میں بیمار کے علاوہ مسافر کے لیے حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رُخصت بیان فرمائی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مُسافر کو روزہ کی رُخصت فرمائی ہے۔ تاہم اگر کوئی مُسافر روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اُسے سفر میں روزہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ

اُمُّ المؤمنین جنابہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور وُہ زیادہ روزے رکھنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَ اِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ (صحیح بخاری صـ ۲۶ ج ۱)

والے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر تُو چاہے تو روزہ رکھ اور چاہے تو نہ رکھ۔

اکٹھے سفر کے دوران اگر کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہُوا ہو اور کچھ نے نہ رکھا ہو تو ایک دُوسرے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ دونوں قسم کے لوگ شریعتِ مطہرہ کے مطابق عمل پیرا ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیْ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم لِسِتَّ عَشَرَۃَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ۔ (صحیح مسلم صـ ۳۵۶ ج ۱)

حضرت ابُو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رمضانُ المُبارک کے سولہویں روزے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ جہاد کے لیے نکلے۔ ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض لوگوں نے چھوڑ دیا۔ نہ روزہ داروں نے روزہ چھوڑنے والوں پر اعتراض کیا اور نہ ہی چھوڑنے والوں نے روزہ داروں پر اعتراض کیا۔

حاملہ اور مُرضعہ

حمل والی اور دُودھ پلانے والی عورت کو اجازت ہے کہ وُہ اِن ایام میں اگر روزے نہ رکھنے چاہے تو بعد میں اُن کی قضا دے یعنی اُتنے روزے رکھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَعَنِ الْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ۔

(جامع ترمذی صـ ۸۹ ج ۱ ۔ سُنن نسائی صـ ۲۵۹ ج ۱)

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مُسافر کو روزہ مؤخر کرنے کی اور نصف نماز کی رُخصت دی ہے۔ جبکہ حاملہ اور دُودھ پلانے والی عورت کو روزہ مؤخر کرنے کی رخصت دی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حائضہ حیض والی عورت کو حالتِ حیض میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ ایسی عورت ان ایام کے گزرنے کے بعد قضا دے گی۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۴۴)	حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایسا نہیں کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔

شیخِ فانی "شیخِ فانی" اُس بوڑھے کو کہتے ہیں جو انتہائی ضعف، بڑھاپے اور کمزوری کے باعث روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور دن بدن اس کی کمزوری اور نقاہت میں اضافہ ہو رہا ہو۔ ایسے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں بلکہ فدیہ دے دیں اور "فدیہ" یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ اگر خوشی سے فدیہ زیادہ دے دیں تو جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلشَّیْخِ الْکَبِیْرِ اَنْ یُّفْطِرَ وَیُطْعِمَ عَنْ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِیْنًا وَلَا قَضَاءَ عَلَیْہِ۔ (سنن دارقطنی ج۲ ص۲۰۵)	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بہت بوڑھے آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی گئی ہے۔ وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے تو اس پر قضا نہیں ہے۔

فائدہ بیمار، مسافر، حاملہ، مرضعہ اور شیخِ فانی کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ اگر ان میں سے کوئی شوق سے روزہ رکھ لے لیکن روزہ نبھا نہ سکے اور تکلیف محسوس کرے تو اسے روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔ بعد میں صرف قضا دے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ اِلٰی مَکَّۃَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ الْکَدِیْدَ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۲۶۰)	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں روزہ رکھ کر مکہ کی طرف نکلے جب کدید نامی جگہ پر پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کر دیا اور لوگوں نے بھی روزہ کھول دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقسامِ روزہ

روزہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) فرض روزے، (۲) نفلی روزے، (۳) ممنوع روزے۔

فرض روزے ایسے روزے جن کا رکھنا ضروری ہے اور انہیں بغیر عذر کے چھوڑنا سخت منع اور حرام ہے۔ جیسے رمضان المبارک اور نذر کے روزے۔

ان فرض روزوں کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ فرضِ معیّن: ایسے روزے جن کا مقررہ دنوں میں رکھنا ضروری ہے جیسے رمضان المبارک کے روزے کہ ان کا رمضان ہی میں رکھنا ضروری ہے۔ اور نذرِ معیّن کے روزے جن کی نذر مانتے وقت کسی خاص دن اور مہینے کا تعین کر لیا جائے۔ مثلاً کوئی آدمی نذر مانے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں فلاں مہینے کے فلاں دن روزہ رکھوں گا۔ اب اگر وہ کام پورا ہو جائے تو اسی مہینے کے اسی دن روزہ رکھنا فرض ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے: وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ (اپنی نذروں کو پورا کرو)۔

۲۔ فرض غیر معیّن: ایسے روزے جن کا رکھنا تو فرض ہے مگر ان کے رکھنے کا کوئی دن معیّن نہیں۔ مثلاً اگر کسی عذرِ شرعی کے باعث رمضان المبارک کے روزے رہ گئے تو ان کی قضا تو فرض ہے مگر ان کے لیے کوئی مہینہ اور دن مقرر نہیں ہے۔ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں جب چاہیں رکھ لیں۔ اسی طرح نذرِ غیر معیّن اور کفّارہ کے روزے بھی فرض غیر معیّن ہیں۔

نفلی روزے اور اُن کا ثواب ایسے روزے جن کا رکھنا فرض تو نہیں مگر اُن کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رکھا اور مسلمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو رکھنے کی رغبت دلائی ہو نفلی روزے کہلاتے ہیں۔ متعدد احادیث میں نفلی روزوں کی بڑی فضیلت اور اجر و ثواب بیان فرمایا گیا ہے۔ چند احادیث حسب ذیل ہیں:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لِکُلِّ شَیْءٍ زَکٰوۃٌ وَزَکٰوۃُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۲۶)

نفلی روزے رکھنے کی بڑی فضیلت اور اجر و ثواب ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِكَ الْیَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۲۴۔ صحیح مسلم ص ۳۶۴ ج ۱)

جس شخص نے اللہ کی راہ میں (یعنی خدا کے لیے) ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک روزے کی وجہ سے اس کے منہ سے جہنم کی آگ ستر سال دور کر دے گا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۱۸۰)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دن کا نفلی روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنی بڑی خندق بنا دے گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے نفلی روزوں کی فضیلت واضح ہو گئی کہ نفلی روزے جسم کی زکوٰۃ، آگ سے نجات اور جہنم سے دوری کا سبب ہیں۔

شوّال کے چھ روزے

رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوّال کے مہینہ میں چھ روزے رکھنے کا اجر و ثواب سال بھر کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ۔ (صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۳۶۹)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے پیچھے شوال کے چھ روزے بھی رکھے اس کو سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

محدثین عظام نے اس ثواب کی توضیح یوں فرمائی ہے کہ ہر نیکی کا کم از کم اجر دس گنا ملتا ہے تو چھ روزوں کا ثواب ساٹھ روزوں کے برابر ہوا اور رمضان کے تیس روزوں کا ثواب تین سو روزوں کے برابر ہوا۔ اس طرح تین صد ساٹھ روزوں کا ثواب حاصل ہوا جو سال بھر کے دنوں کی گنتی کے برابر ہو گیا۔

ایامِ بیض کے روزے

ایامِ بیض سے مراد چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔ ہر ماہ ان تین ایام کے روزے رکھنے کا ثواب عمر بھر کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔ صحیح مسلم کی لمبی حدیث کا متعلقہ حصہ یوں ہے:۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثٌ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَ رَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ فَھٰذَا صِیَامُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ۔ (صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۳۶۷)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے رمضان تک ہر مہینے تین روزے رکھنا عمر بھر کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ایامِ بیض کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ (سنن نسائی ج ۱ صفحہ ۲۶۸)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواہ سفر میں ہوتے یا حضر میں، ایامِ بیض کے روزے کبھی ترک نہ کرتے تھے۔ (رواہ النسائی، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یومِ عرفہ کا روزہ یومِ عرفہ یعنی نو ذوالحجہ کا روزہ بھی نفلی روزہ ہے۔ اور یہ ایک روزہ دو سالوں کے (صغیرہ) گناہوں کا کفّارہ ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ۔	عرفہ کے دن کا روزہ میرا گمان ہے کہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔

(صحیح مسلم صـ۳۶۷ ج ا)

یومِ عرفہ کے روزے کی یہ فضیلت غیر حاجی کے لیے ہے جو شخص حج کرنے کے لیے جاتے اُسے عرفات میں یومِ عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔ (سنن ابی داؤد صـ۳۳۱ ج ا)	بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

یومِ عاشورا کا روزہ اِس روزہ کی بڑی برکت و فضیلت کتبِ احادیث میں بیان کی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے اس روزہ کو لازمی قرار دیا تھا۔ مگر رمضان کے روزے فرض ہو جانے کے بعد اس کی حیثیت نفل روزہ کی رہ گئی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے اور ہمیں اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۵۸ ج ۱)

رغبت دلاتے اور نگرانی کرتے تھے جب رمضان کے روزے فرض کر دیئے گئے تو پھر نہ آپ نے ہمیں اس کا حکم دیا، نہ منع کیا اور نہ اس کی نگرانی کی۔

یوم عاشوراء کے روزے کی فضیلت و ثواب کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۶۸ ج ۱)

یوم عاشوراء کا روزہ، میں اللہ سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اس روزہ دار کے گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

مدینہ منورہ کے یہودی بھی دس محرم کا روزہ رکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کے لیے نو محرم یا گیارہ محرم کا روزہ ساتھ ملانے یعنی دو روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۵۹ ج ۱) تفصیل ممنوع روزوں کے ضمن میں آگے آئے گی۔

وجہ فضیلت یوم عاشوراء بعض لوگ یوم عاشوراء کی فضیلت کا سبب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو سمجھتے ہیں اور محرم کے مہینہ اور دس محرم کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے محترم اور مقدس جانتے ہیں حالانکہ ماہِ محرم ابتدا سے ہی اُن "چار اشہرِ حرم" میں شامل ہے جن کے بارے میں قرآنِ مجید میں ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ (پ ۱۰ سورۃ توبہ آیت نمبر ۳۶)

بیشک مہینوں کی گنتی جو کتاب الٰہی میں اللہ کے نزدیک ہے، بارہ مہینے ہیں۔ (اُسی روز سے) جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے تھے۔ اُن میں چار مہینے (خاص) احترام کے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وُہ چار مہینے ذیقعدہ، ذی الحجہ، مُحرّم اور رجب ہیں۔

کتُبِ احادیث میں عاشُورا محرّم کی فضیلت و بزرگی کی وجہ یُوں بیان فرمائی گئی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ اَظْھَرَ اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَبَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ تَعْظِیْمًا لَّہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نَحْنُ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَاَمَرَ بِصَوْمِہٖ۔ (صحیح مسلم ص ۳۵۹ ج ۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی دس محرّم کا روزہ رکھتے تھے اُن سے اس کی وجہ پُوچھی گئی تو اُنھوں نے کہا کہ اِس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا۔ لہٰذا ہم شکرانے کے طور پر اِس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہودیوں کی نسبت) ہم مُوسیٰ علیہ السّلام کے زیادہ قریب ہیں تو آپ نے عاشُورا کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

پیر اور جُمعرات کا روزہ

ہر پیر اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَ اَنَا صَائِمٌ۔ (جامع ترمذی ص ۹۳ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔ مَیں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو مَیں روزے سے ہوں۔

شعبان کے روزے

رمضانُ المبارک کے علاوہ باقی سب مہینوں سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

مَا رَءَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَءَیْتُہٗ فِیْ شَھْرٍ اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۲۶۴ ج ۱)	مَیں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پُورے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور نہ ہی شعبان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے دیکھا ہے۔

ماہِ شعبان کے آخر میں استقبالِ رمضان کے روزے رکھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری صفحہ ۲۵۶ ج ۱)

مُحرّم کے روزے

عاشورائے محرم کے علاوہ بھی ماہِ محرم کے نفلی روزوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی ہے :

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ ۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۶۸ ج ۱)	حضرت ابُوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں۔

سوموار کا روزہ

ہر ہفتے صرف سوموار کا روزہ رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ ۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۶۸)	حضرت ابُوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اِسی دن مَیں پیدا کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن اُترنا شروع ہُوا۔

ایک دن چھوڑ کر روزہ

اگر کسی خوش قسمت کو کثرت سے روزے رکھنے کا شوق ہو تو اُس کے لیے بہترین اور افضل طریقہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ایک دن چھوڑ کر دُوسرے دِن روزہ رکھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا۔ (صحیح بخاری ص ۲۶۵ ج ۱)	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھو۔ عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپ مجھ سے روزے کم کرتے رہے حتّٰی کہ آپ نے فرمایا ایک دِن روزہ رکھو ایک دن ترک کرو۔

اِس روزہ کو "صَومِ داؤد" کہا جاتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السّلام اس طرح کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممنوع روزے

ممنوع روزوں سے مراد ایسے روزے ہیں جن کا رکھنا منع اور حرام ہے۔ اگر کوئی اُن دنوں میں روزے رکھتا ہے جن دنوں میں روزہ رکھنے سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے منع فرمایا ہے تو ایسے شخص کو ثواب کی بجائے گناہ ہوگا کہ اُس نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حکم نہیں مانا۔

مندرجہ ذیل روزے ممنوع اور حرام ہیں:۔

عیدین کا روزہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عید الفطر اور عید قربان کے روزے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح بخاری ص۲۶۷ ج۱ ۔ صحیح مسلم ص۳۶۰ ج۱)

ایامِ تشریق کے روزے عید الاضحیٰ کے بعد تین دن (۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) کے روزے رکھنا منع اور حرام ہیں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایامِ تشریق کو کھانے پینے کے دن قرار دیا ہے۔ (صحیح مسلم ص۳۶۰ ج۱)

عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ یُرَخَّصْ فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایامِ تشریق میں کسی آدمی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ یُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ الْھَدْیَ۔ (صحیح بخاری ص ۲۶۸ ج ۱)

روزے رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اُس حاجی کے جسے قربانی دینے کی طاقت نہ ہو۔

اِستقبالِ رمضان کے روزے

رمضانُ المبارک سے پہلے اِستقبالِ رمضان کے روزے رکھنا منع ہیں البتہّ اگر کوئی شخص اپنے معمول کے مطابق روزہ رکھتا ہو اور وُہ دن رمضان سے ایک یا دو دِن پہلے آ جائے تو روزے رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مثلاً کوئی آدمی اگر ہر سوموار کو روزہ رکھتا ہے اور سوموار رمضان سے ایک یا دو دِن پہلے آجائے تو حسبِ معمول روزہ رکھ لے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ۔ (صحیح بخاری ص ۲۵۶ ج ۱)

حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دِن پہلے کوئی آدمی روزہ نہ رکھے البتہّ وہ شخص جو اپنے معمول کے مطابق روزے رکھتا تھا وہ اُس دِن روزہ رکھ لے۔

صِرف جُمعہ کا روزہ

صِرف جُمعہ کے دِن کو روزہ کے لیے مخصُوص کرنا جائز نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم یَقُوْلُ لَا یَصُوْمَنَّ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا قَبْلَہٗ اَوْ یَوْمًا بَعْدَہٗ۔

حضرت ابوھُریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا، کوئی آدمی صِرف جُمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے، اگر رکھنا چاہے تو ایک دِن پہلا یا ایک دن بعد کا ساتھ ملا کے رکھے۔

(صحیح مسلم ص ۳۶۰ ج ۱ ۔ صحیح بخاری ص ۲۶۶ ج ۱)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسلسل روزے

مُسلسل نفلی روزے رکھتے جانا اور درمیان میں ناغہ نہ کرنا اس سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما
قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم	کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ	خبر ملی ہے کہ تم ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور
النَّهَارَ وَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى	رات کو قیام کرتے ہو۔ میں نے کہا ہاں
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ	یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا
فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَ اَفْطِرْ وَقُمْ وَ	نہ کرو روزہ رکھو اور ترک بھی کرو۔ رات کو قیام
نَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ	بھی کرو اور نیند بھی کرو۔ کیونکہ تمہارے جسم کا تم
اِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ	پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور
لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ	تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا
عَلَيْكَ حَقًّا۔ (صحیح بخاری ص۲۶۵ ج۱، صحیح مسلم ص۳۶۶ ج۱)	تم پر حق ہے۔

وصال کا روزہ

وصال کا روزہ یہ ہے کہ شام کو روزہ افطار نہ کیا جائے اور کچھ کھائے پیئے بغیر اگلا روزہ شروع کر دیا جائے۔ ایسا روزہ رکھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو منع فرمایا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ	وصال کے روزے سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک
رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ	آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ تو وصال کا روزہ رکھتے ہیں
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِيْتُ	آپ نے فرمایا (اس معاملہ میں) تم میں سے مجھ جیسا کون ہے؟ (جب) میں
يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ۔ (صحیح بخاری ص۲۶۳، صحیح مسلم ص۳۵۱ ج۱)	رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ہفتہ کا روزہ

ہفتہ چونکہ اہلِ کتاب کی عید کا دن تھا لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کے لیے صرف ہفتہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔	حضرت عبداللہ بن بُسر اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہفتے کے دِن کا روزہ سوائے فرض روزے کے نہ رکھو اگر کھانے کے لیے کوئی اور چیز نہ ملے تو انگور کی لکڑی یا کسی درخت کی چھال ہی چبا لو۔

(جامع ترمذی ص۹۳ ج۱، سُنن ابی داؤد ص۳۲۹ ج۱)

صرف یومِ عاشُورار کا روزہ

صرف عاشُورار (۱۰ مُحرّم) کا روزہ رکھنا منع ہے۔ اس کے ساتھ نو مُحرّم یا گیارہ مُحرّم کا روزہ رکھنا چاہیے۔ کیونکہ مدینہ منورہ کے یہودی بھی دس مُحرّم کا روزہ رکھتے تھے آپ نے ان کی مخالفت کے لیے یہ حکم دیا۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یومِ عاشُورار کے دِن کا روزہ رکھا اور لوگوں کو رکھنے کا حکم دیا، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسُول اس دِن کی تو یہود و نصاریٰ بڑی تعظیم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم آئندہ سال اِن شاءاللہ (عاشُورار کے ساتھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (صحیح مسلم ص۳۵۹ ج۱)

نو محرم کا بھی روزہ رکھیں گے۔ آئندہ سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔

حاجی کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ

حاجی کے لیے عرفات میں یومِ عرفہ یعنی نو ذی الحجہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں یومِ عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

(سُنن ابی داؤد ص۳۳۰ ج۱)

عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ

عورت کا اپنے شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا منع ہے۔ اگر خاوند روزہ رکھنے کی اجازت دے دے تو روزہ رکھ لے ورنہ روزہ نہ رکھے۔ رمضانُ المبارک کے روزے رکھنے کے لیے عورت کو خاوند سے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَصُوْمُ امْرَءَةٌ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ غَیْرَ رَمَضَانَ۔

(سُنن ابی داؤد ص۳۳۳ ج۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا شوہر اُس کے پاس موجود ہو تو اس (عورت) کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضاءِ روزہ

قضاءِ روزہ سے مراد ایسے روزے جن کی قضا (وقت گزرنے کے بعد رکھنا) ضروری ہے اور ایسے روزے جن کی قضا ضروری نہیں ہے۔

فرض روزوں کی قضا رمضانُ المبارک کے فرض روزوں کی قضا آئندہ رمضان سے پہلے کسی وقت بھی ادا کی جا سکتی ہے لیکن جتنی جلدی ممکن ہو روزے رکھ لینے چاہئیں، بلاوجہ دیر کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

عَائِشَةُ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ۔ (صحیح بخاری ص۲۶۱ ج۱)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھ پر رمضان کے روزے باقی رہتے اور میں قضا روزے شعبان سے پہلے رکھنے کا موقع نہ پاتی۔

فرض روزوں کی قضا مُسلسل یا متفرق دونوں طرح جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ بِقَوْلِ اللهِ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ (صحیح بخاری ص۲۶۱ ج۱)

(قضا روزے) الگ الگ رکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ دُوسرے دنوں میں تعداد پُوری کی جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزوں کی قضا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ إِنْ شَاءَ فَرَّقَ وَإِنْ شَاءَ تَابَعَ۔ (سُنَن دَارقُطنی ص۱۹۳ ج۲)

کے بارے میں فرمایا اگر چاہے تو متفرق رکھ لے اور اگر چاہے تو مسلسل رکھ لے۔

اگر کسی شخص نے پورا سال رمضانُ المبارک کے قضا روزے نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آگیا تو وہ شخص موجودہ رمضان کے روزے رکھے۔ بعد میں پہلے روزوں کی قضا دے۔ اور قضا کے ساتھ ہر روز ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللّٰه علیہ وسلم فِیْ رَجُلٍ اَفْطَرَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ مَرَضٍ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى اَدْرَكَهٗ رَمَضَانُ آخَرُ قَالَ يَصُوْمُ الَّذِیْ اَدْرَكَهٗ ثُمَّ يَصُوْمُ الشَّهْرَ الَّذِیْ اَفْطَرَ فِيْهِ وَيُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا۔

(سُنَن دَارقُطنی ص۱۹۷ ج۲ بسند ضعیف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے بیماری کی وجہ سے ماہِ رمضان کے روزے نہ رکھے پھر تندرست ہونے کے بعد بھی اگلے رمضان تک روزے نہ رکھ سکا آپ نے فرمایا وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد چھوڑے ہوئے مہینے کے قضا روزے رکھے۔ اور روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

نفلی روزے کی قضا

نفلی روزوں کی قضا واجب نہیں البتہ اگر کوئی چھوڑے ہوئے نفلی روزے بطورِ قضا رکھنا چاہے تو اس کی ممانعت بھی نہیں ہے بلکہ رکھ لے تو بہتر ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیہ وسلم وَاُمِّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ قَالَتْ فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا (رسول اللہ کی پھوپھی) سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف آکر بیٹھ گئیں اور اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا آپ کے دائیں جانب تھیں۔ ایک لونڈی ایک برتن میں پینے کی چیز لے کر آئی۔ اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ	وُہ برتن آنحضرت کو دیا۔ آپ نے کچھ پی کر وُہ برتن
اُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ	اُمِّ ہانی کو پکڑا دیا۔ اُمِّ ہانی نے اُس سے کچھ پی لیا اور
يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَكُنْتُ	کہا اے اللہ کے رسُول مَیں نے روزہ توڑ دیا ہے
صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا كُنْتِ تَقْضِيْنَ	کیونکہ مَیں تو روزہ سے تھی۔ آپ نے اُس سے کہا کیا تو (رمضان کا)
شَيْئًا قَالَتْ لَا۔ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ	کوئی قضا روزہ رکھ رہی ہو۔ اُمِّ ہانی نے کہا نہیں۔ آپ نے
اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا۔ (سُنَن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۳۳)	فرمایا اگر روزہ نفل ہو (تو اُسے توڑنے میں) کوئی ضرر نہیں ہوتا۔

ایک دُوسری حدیث شریف میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ اور اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ نفلی روزہ تحفہ کی چیز سے توڑ دیا تو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: لَا عَلَيْكُمَا صُوْمَا مَكَانَهٗ يَوْمًا آخَرَ۔ نفلی روزہ توڑنے میں کوئی قباحت نہیں، اس کے بدلے میں ایک اور روزہ رکھ لینا۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۳۳)

بیمار اور مُسافر کے روزوں کی قضا

اگر کوئی شخص بیماری یا سفر کے باعث رَمضانُ المبارک کے روزے نہیں رکھ سکا تو جب بیمار کی بیماری اور مُسافر کا سفر ختم ہو جائے تو اُن روزوں کی قضا اُس کے ذِمّہ واجب ہے، جتنی جلد ممکن ہو سکے قضا روزے رکھے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا	تم میں سے جو بیمار ہو یا سفر پر
اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ	ہو تو دُوسرے دِنوں میں روزوں کی
اُخَرَ۔ (پارہ ۲، سُورۃ بقرہ، آیت ۱۸۴)	کی تعداد پُوری کرے۔

حاملہ، مُرضعہ اور حائضہ کے روزوں کی قضا

حاملہ اور بچّے کو دُودھ پلانے والی عورت کو اجازت ہے کہ اگر وُہ تکلیف سمجھے تو روزہ نہ رکھے، جب مذکورہ حالت سے فارغ ہو جائیں تو روزوں کی قضا کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حاملہ اور دوُدھ پلانے والی عورت کو روزہ مؤخّر کرنے کی رخصت عطا فرمائی ہے۔

(جامع ترمذی ص۸۹ ج۱، سُنن نسائی ص۲۵۹ ج۱)

اسی طرح حائضہ عورت رمضان کے روزوں کی قضا ایّامِ حیض گزرنے کے بعد دے گی۔

اِنَّ الْحَائِضَ تَقْضِيْ الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِيْ الصَّلٰوةَ۔ (صحیح بخاری ص۲۶ ج۱)

حیض والی عورت روزوں کی قضا دے گی اور نماز کی قضا نہیں دے گی۔

میّت کے روزوں کی قضا

اگر کوئی شخص اسی حالت میں اِنتقال کر جائے کہ اُس کے ذِمّہ فرض روزے ہوں تو اُس کا وارث میّت کی طرف سے قضا روزے رکھے گا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔ (صحیح بخاری ص۲۶۲ ج۱)

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فوت ہو جائے اور اُس پر فرض روزے رکھنے باقی ہوں تو اُس کا وارث اس کی طرف سے قضا روزے رکھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اُس کے ذِمّہ ایک ماہ کے روزے تھے۔ کیا میں اس کی طرف سے قضا روزے رکھوں؟ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ

اگر تیری ماں کے ذمّہ قرض ہوتا تو کیا تُو اُسے ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَاضِيَهٗ ؟ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى ۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۶۲ ج ۱)

کرتا؟ اُس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

اگر کوئی وارث میّت کی طرف سے قضا روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو (دو وقت کا) کھانا کھلا دے تو میّت کے روزوں کی قضا ادا ہو جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمّہ ماہِ رمضان کے روزے ہوں تو ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

(جامع ترمذی صفحہ ۹۰ ج ۱)

اگر میّت کی طرف سے ایک ہی دن میں تیس آدمی روزہ رکھ لیں تو میّت کے پورے مہینہ کے قضا روزے ادا ہو جائیں گے۔ (صحیح بخاری صفحہ ۲۶۱ ج ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تراویح

معنیٔ تراویح لفظِ تراویح تَرْوِيْحَةٌ کی جمع ہے۔ اور ترویحہ کا معنی ایک بار آرام کرنا ہے۔ اس نماز کا یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ لوگ اس میں ہر چار رکعت کے بعد اِستراحت و آرام کرتے تھے۔ چنانچہ علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

وَالتَّرَاوِيْحُ جَمْعُ تَرْوِيْحَةٍ وَهِيَ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنَ الرَّاحَةِ۔ سُمِّيَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ فِي لَيَالِي رَمَضَانَ التَّرَاوِيْحِ لِأَنَّهُمْ أَوَّلُ مَا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهَا كَانُوْا يَسْتَرِيْحُوْنَ بَيْنَ كُلِّ تَسْلِيْمَتَيْنِ۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری صفحہ ۲۵۰ ج ۴)

تراویح، ترویحہ کی جمع ہے۔ اور ترویحہ مرّت کا صیغہ ہے راحت سے مُشتق ہے۔ جو نماز رمضانُ المبارک کی راتوں میں باجماعت پڑھی جاتی ہے اُس کا نام تراویح اس لیے رکھا گیا کہ جب ابتدا میں، لوگ اس نماز کو باجماعت پڑھنے لگے تو ہر دو سلاموں (یعنی چار رکعتوں) کے بعد آرام کرتے تھے۔

نماز تراویح کے لیے قیامُ اللیل (رات کو اُٹھنا)، صلوٰۃُ اللیل (رات کی نماز) اور نمازِ تہجد (سونے کے بعد بیدار ہو کر نماز پڑھنا) کے الفاظ بھی بولے جاتے ہیں۔ حقیقت میں یہ سب ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ غیر رمضان میں نمازِ تہجد کی نسبت رمضانُ المبارک میں تراویح ادا کرنے کی زیادہ تاکید اور فضیلت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلتِ تراویح

رمضانُ المبارک میں نمازِ تراویح کا پڑھنا بڑے اجر و ثواب کا باعث اور گزشتہ صغیرہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے حالتِ ایمان میں حصولِ ثواب کے لیے رمضانُ المبارک کا قیام کیا (تراویح پڑھتا رہا) اُس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(صحیح بخاری ص۲۶۹ ج ۱)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نمازِ تراویح اور رمضانُ المبارک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا :

ذَکَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ شَهْرٌ کَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهٗ وَسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَهٗ فَمَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

(سُنن ابنِ ماجہ ص۹۵)

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ماہِ رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے روزے تم پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں اور قیام کا طریقہ میں نے مقرر کیا ہے جس نے ثواب کی نیت سے ایمان کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اور (راتوں میں) قیام کیا وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو گیا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔

اوقاتِ تراویح

نمازِ تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر اذانِ فجر تک ہے۔ اس دوران جب چاہے نمازِ تراویح پڑھ سکتا ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً یُسَلِّمُ بَیْنَ

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان گیارہ رکعات ادا فرماتے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔ اور ایک رکعت وِتر پڑھتے تھے۔

(صحیح مسلم ص۲۵۴ ج۱)

یُوں تو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر اذانِ فجر تک جب چاہیں نمازِ تراویح پڑھ سکتے ہیں۔ تاہم رات کے آخری حصّہ میں پڑھنا زیادہ اجر وثواب کا مستوجب ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ (رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم) يَنَامُ اَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ آخِرَهٗ فَيُصَلِّيْ۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اوّل حصّہ میں سوتے تھے اور آخری حصّہ میں نماز پڑھتے تھے

(صحیح بخاری ص۱۵۴ ج۱، صحیح مسلم ص۲۵۵ ج۲)

حضرت عُمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں نمازِ تراویح کی جماعت کا باقاعدہ اہتمام فرمایا اور ایک دن حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کے ہمراہ لوگوں کو رات کے اوّل حصّہ میں باجماعت تراویح ادا کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا:

وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ۔ (صحیح بخاری ص۲۶۹ ج۱) اور رات کا وُہ حصّہ جس میں تم سوتے رہتے ہو یعنی اخیر رات وُہ اس حصّے سے افضل ہے جس میں تم نماز پڑھتے ہو۔ اور لوگ شروع رات میں ہی تراویح پڑھ لیتے تھے۔

آدابِ تراویح

دُوسری نمازوں کی طرح نمازِ تراویح بھی انتہائی اطمینان و سکون اور آرام سے ادا کی جائے۔ رکوع و سجود کی درستگی کا پُورا خیال رکھا جائے اور دو دو رکعت کر کے نمازِ تراویح پڑھی جائے یعنی ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ حضرت ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلٰوۃِ اللَّیْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی ۔ (صحیح بخاری ص ۱۳۵ ج ۱، صحیح مسلم ص ۲۵۷ ج ۱)

رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ رمضان وغیر رمضان میں طویل قراءت فرماتے اور بڑی خوبصورتی سے نماز ادا فرماتے۔

یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ۔ (صحیح بخاری ص ۲۶۹ ج ۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دو دو کرکے) چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن و طوالت کے بارے میں سوال نہ کرو (یعنی بہت طویل اور خوبصورت پڑھتے) (اسی طرح) پھر چار رکعات اور پڑھتے ان کی طوالت و حسن کا بھی کیا سوال کرنا؟

جماعتِ تراویح

نمازِ تراویح کو با جماعت ادا کرنا سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تعاملِ صحابہ ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ تراویح کی جماعت کروائی۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰی ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَۃِ فَکَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَۃِ الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَءَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ یَمْنَعْنِیْ

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں نمازِ تراویح پڑھی، لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں پڑھی پھر دوسری رات بھی آپ نے پڑھی اور مقتدی بہت ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ جمع ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف ہی نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارا کام (نمازِ تراویح کے لیے اکٹھا ہونا) دیکھا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَ ذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ ۔ (صحیح بخاری ص ۱۵۲ ج ۱)

مجھے کسی چیز نے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا۔ مگر اس بات نے کہ میں ڈرا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے۔

اِس حدیثِ پاک سے بصراحت واضح ہوگیا کہ نمازِ تراویح کا باجماعت ادا کرنا رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت ہے۔ عہدِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نمازِ تراویح باجماعت ادا فرمائی اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس پر اظہارِ پسندیدگی فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا النَّاسُ فِیْ رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ فَقِيْلَ۔ نَاسٌ يُصَلِّیْ بِهِمْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ اَصَابُوْا وَ نِعْمَ مَا صَنَعُوْا ۔ (ذَكَرَهٗ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَ فِيْهِ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ۔)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم رمضان المبارک (کی رات) گھر سے نکلے تو لوگ مسجد میں باجماعت نمازِ تراویح پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا۔ لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نمازِ تراویح پڑھا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اُنہوں نے درست اور اچھا کام کیا ہے۔ (اس کو ابنِ عبدالبر نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں مُسلم بن خالد ضعیف راوی ہے)

(فتح الباری ص ۲۵۲ ج ۴، سنن ابی داؤد ص ۱۹۵ ج ۱)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عہدِ مُبارک، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت اور حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں معاملہ اسی طرح رہا کہ کچھ لوگ باجماعت اور کچھ لوگ انفرادی طور پر نماز تراویح پڑھتے رہے۔ تاآنکہ خلیفۂ دوم حضرت فارُوق اعظم رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو ایک امام کی اقتدا میں مستقل جمع فرما دیا۔ صحیح بخاری شریف میں ہے:

فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وفات ہوگئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ	اور لوگوں کا یہی حال رہا (کہ انفرادی اور
عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ	باجماعت تراویح پڑھتے تھے)۔ حضرت ابوبکر کی
صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ	خلافت اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ	میں ایسا ہی رہا۔ ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ	کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن قاری نے کہا
اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ	کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ
لَیْلَةً فِیْ رَمَضَانَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَ	رمضان المبارک کی ایک رات مسجد میں گیا۔ دیکھا کہ
النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ یُصَلِّیْ	لوگ مختلف جماعتوں میں بٹے ہوئے ہیں،
الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَیُصَلِّی الرَّجُلُ	کوئی اکیلے نماز تراویح پڑھ رہا ہے۔ کسی کے
فَیُصَلِّیْ بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ	پیچھے چند آدمی نماز تراویح پڑھ رہے ہیں۔
عُمَرُ اِنِّیْ اَرٰی لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ	حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں ان سب کو
عَلٰی قَارِیءٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ	ایک ہی قاری (امام) کے پیچھے اکٹھا کر دوں تو بہت بہتر ہوگا۔
ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ	حضرت عمر نے اس کا پختہ عزم کر لیا پھر سب لوگوں کو حضرت
كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ	ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کر دیا (یعنی اُن کا مقتدی بنا دیا)
لَیْلَةً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ	پھر ایک رات میں اُن (حضرت عمر) کے ہمراہ مسجد گیا تو دیکھا کہ
بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ	سب لوگ اپنے ایک ہی قاری (یعنی امام) کی اقتدا میں نماز
نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۲۶۹ ج ۱)	پڑھ رہے ہیں حضرت عمر نے فرمایا یہ (مستقل جماعت) اچھی ایجاد ہے۔

رکعاتِ تراویح

نبی مکرم، رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم تراویح کی ہمیشہ آٹھ رکعت ادا فرماتے اور وتر کبھی ایک، کبھی تین اور کبھی پانچ پڑھتے تھے۔

عام طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از عشاء تا فجر گیارہ رکعات (آٹھ تراویح اور تین وتر) ادا فرماتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔ (صحیح مسلم ص ۲۵۴ ج ۱)	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان گیارہ رکعات ادا فرماتے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رات کی نماز کو سب سے زیادہ جاننے والی تھیں اُنہوں نے جناب عروہ بن زبیر کو بتایا کہ :-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم يُصَلِّيْ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ تَعْنِيْ بِاللَّيْلِ۔	بلاشبہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم رات کو گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری ص ۱۳۵ ج ۱ و ص ۱۵۱ ج ۱)

صحیح بخاری میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُن کے بھتیجے جناب ابُوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نمازِ تراویح کے بارے میں سوال اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جواب یُوں ہے :

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰی	ابُوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نماز (تراویح) رمضانُ المبارک میں کتنی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ رمضان اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ۔ | غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری ص۱۵۴ ج۱ و ص۲۶۹ ج۱، صحیح مسلم ص۲۵۴ ج۱)

جماعتِ تراویح کے زیرِ عنوان اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت گزر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو رمضانُ المبارک کی تین راتوں میں باجماعت نمازِ تراویح پڑھائی۔ مشہور صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان راتوں میں باجماعت پڑھی گئی نمازِ تراویح کی رکعات کی تعداد بیان فرماتے ہیں:۔

رَوٰی ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ

ابنِ خُزیمہ اور ابنِ حبّان رحمہم اللہ نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان میں ہمیں آٹھ رکعات (تراویح) اور وتر پڑھائے۔

(فتح الباری ص۱۲ ج۳)

اگر آٹھ تراویح کے ساتھ پانچ وتر پڑھے جائیں تو کُل تعداد تیرہ رکعات بنتی ہے۔ یہ تعداد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت سے ثابت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ صَلٰوۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یَعْنِیْ بِاللَّیْلِ۔

حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعات تھی۔

(صحیح بخاری ص۱۵۳ ج۱)

اگر کوئی تیرہ رکعات پڑھے تو وہ بھی ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرے اور آخر میں ایک وِتر ادا کرلے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی۔ جب نصف رات ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَصَنَعْتُ مِثْلَهٗ وَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَأَخَذَ بِأُذُنِيْ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۱۳۵ ج ۱)

تو اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ میں نے بھی آپ کی طرح وضو کیا اور آپکے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپنے (حالتِ نماز میں ہی) اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور (پیار سے) میرا کان پکڑ کر ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں (کُل بارہ رکعات) پڑھیں پھر (ایک) وِتر پڑھا۔

اِن احادیثِ مُبارکہ سے نمازِ تراویح کے متعلق عملِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وضاحت ہو گئی کہ آپ آٹھ رکعاتِ تراویح اور وِتر ادا فرماتے تھے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بھی آپ کی سُنّتِ مُطہّرہ کے مطابق آٹھ رکعت نمازِ تراویح پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ امام مُحمّد بن نصر مروزی کی کتاب قیامُ اللّیل میں ہے:

عَنْ جَابِرٍ جَاءَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ اللَّيْلَةَ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ يَا أُبَيُّ قَالَ نِسْوَةٌ دَارِيْ قُلْنَ إِنَّا لَا نَقْرَءُ الْقُرْآنَ فَنُصَلِّيْ خَلْفَكَ بِصَلٰوتِكَ فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ فَسَكَتَ عَنْهُ وَكَانَ شِبْهُ الرِّضَا۔

(صحیح ابن حبان صفحہ ۱۱۱ جلد ۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ ماہِ رمضان میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اے اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم رات ایک بات ہو گئی۔ آپنے فرمایا اے اُبیّ کیا ہو گیا؟ حضرت اُبیّ نے عرض کی میرے گھر کی عورتوں نے کہا ہم قرآن نہیں پڑھ سکتیں لہٰذا ہم آپکے پیچھے (اقتدا میں) نماز پڑھیں گی تو میں نے اُن کو آٹھ رکعت تراویح پڑھا دیں۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سُن کر خاموشی اختیار کی گویا اس بات کو پسند فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعتِ تراویحؒ کے ضمن میں یہ بات صحیح بخاری کے حوالے سے گزر چکی ہے کہ خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نمازِ تراویح کی جماعت کا مستقل اہتمام فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی میں لوگوں کو آٹھ رکعت نمازِ تراویح اور تین وِتروں پر جمع کیا۔ چنانچہ مؤطا امام مالک میں ہے :-

عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اِنَّهٗ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَیَّ ابْنَ كَعْبٍ وَ تَمِیْمَانِ الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً ۔

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔

(مؤطا امام مالک مترجم ص۱۰۰)

ان دلائل و براہین سے واضح ہوگیا کہ نمازِ تراویح آٹھ رکعات ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے۔ اور اسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل رہا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں اور اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے احناف اور رکعاتِ تراویح

گزشتہ سطور میں سُنّتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم اور تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ مسنُون رکعاتِ تراویح کی تعداد آٹھ ہی ہے۔ اب ہم مسئلہ کی مزید وضاحت کے لیے چند محقق عُلماء احناف کے اقوال درج کرتے ہیں جنہوں نے آٹھ رکعاتِ تراویح کو مسنُون قرار دیا ہے۔

امامِ ابُوحنیفہ رحمہ اللہ امامِ ابُوحنیفہ رحمہ اللہ نے نمازِ تراویح کی تعداد کے بارے میں یُوں فرمایا:

عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلَی الْفَجْرِ فِیْ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ وَالْوِتْرَ بِثَلَاثٍ۔ (کتاب الآثار ص۲۶)

امام ابوحنیفہ جعفر بن محمّد بن علی سے روایت کرتے ہیں وُہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے لیکر نمازِ فجر تک آٹھ رکعات اور تین وتر پڑھتے تھے۔

امام محمّد رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بلاواسطہ شاگرد امام محمّد رحمہ اللہ جن کا شمار مذہبِ حنفی کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ اُنھوں نے "موطا امام محمّد رحمہ اللہ" کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ اس میں وُہ ماہِ رمضان کے قیام یعنی نمازِ تراویح کے بارہ میں یوں باب باندھتے ہیں: "قِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا فِیْهِ مِنَ الْفَضْلِ"۔ اور اس باب کے تحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُوں ذکر فرماتے ہیں :

عَنْ اَبِی سَلْمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ	ابُوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سَأَلَ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ	سے سوال کیا کہ رمضان میں رسُولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم
صلّی اللہ علیہ وسلّم فِیْ رَمَضَانَ قَالَتْ	کی نماز کی کیفیت کیا ہوتی تھی ؟ اُنہوں نے جواب
مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ	دیا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم رمضان میں یا اس کے
عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ	علاوہ گیارہ رکعات پر اضافہ نہیں فرماتے تھے۔
اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ	چار رکعات پڑھتے تھے تم ان کی خوبی اور طول کے
ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ	متعلّق نہ پوچھو پھر چار پڑھتے تھے تم ان کے حسن
حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا	وطول کے متعلق نہ پوچھو۔ وُہ فرماتی ہیں : میں نے
قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	عرض کیا، اے اللہ کے رسُول ! کیا آپ وِتر سے
اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ	پہلے سو جاتے ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:
یَا عَائِشَۃُ عَیْنَایَ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ	اے عائشہ ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں
قَلْبِیْ۔ (موطا امام محمّد مترجم صـ۱۲۲)	سوتا ہے۔

امام محمّدؒ نے اس حدیث کے علاوہ رکعاتِ تراویح کی تعداد کے بارہ میں کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ لہٰذا امام محمّدؒ کے نزدیک مسنون رکعاتِ تراویح آٹھ ہی ہیں۔

امام ابنِ ھمام حنفیؒ

امام ابن ھمام حنفی فقہ حنفی کی مشہور کتاب "ھدایہ" کی شرح فتح القدیر میں نمازِ تراویح کی تعداد پر بحث سمیٹے ہُوئے فرماتے ہیں :

فَتَحَصَّلُ مِنْ ھٰذَا کُلِّہٖ اَنَّ قِیَامَ	اس ساری بحث سے حاصل یہ ہُوا کہ
رَمَضَانَ سُنَّۃٌ اِحْدٰی عَشْرَۃَ	تراویح (مع وتر) کی مسنون تعداد گیارہ
رَکْعَۃً۔ (فتح القدیر صـ۴۰۷ ج۱)	رکعت ہے۔

17278

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ

علامہ عینی حنفی، حنفیت میں ایک ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ صحیح بخاری کی شرح میں نمازِ تراویح کی احادیث کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

فَاِنْ قُلْتَ لَمْ يُبَيَّنْ فِي الرِّوَايَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ عَدَدُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ تِلْكَ اللَّيَالِيْ۔ قُلْتُ رَوَى ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔ (عمدۃ القاری ج ۷ ص ۱۷۷)	اگر آپ یوں کہیں کہ احادیث مذکورہ میں نماز (تراویح) کی تعداد کا کوئی ذکر نہیں جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان راتوں میں پڑھیں۔ تو میں (عینی حنفی) کہتا ہوں کہ ابنِ خُزیمہ اور ابنِ حبّان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں آٹھ رکعتیں اور وِتر پڑھائے۔

مُلّا علی قاری حنفیؒ

فقیہِ احناف علی بن سُلطان محمد القاری المعروف مُلّا علی قاری حنفی مشکوٰۃ المصابیح کی شرح مرقاۃ المفاتیح میں یُوں رقم طراز ہیں :

اَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ سُنَّةٌ اِحْدٰى عَشَرَةَ بِالْوِتْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ فَعَلَهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۱۹۴)	بلاشبہ قیامِ رمضان جو سُنّت ہے وہ وِتروں سمیت گیارہ رکعتیں ہیں اور اتنی ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت پڑھی ہیں۔

مولانا عبدالحی لکھنویؒ

مشہور حنفی بزرگ مولانا عبدالحی لکھنویؒ حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماعت آٹھ تراویح پڑھنے کا ذکر ہے) کے متعلق فرماتے ہیں :

اَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ (رضی الله عنه) اَنَّهٗ صلى الله عليه وسلم	امام ابنِ حبّان نے اپنی صحیح کتاب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ آپ نے آٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَمَانَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔ وَھٰذِہٖ اَصَحُّ۔ (التعلیق الممجد صا۱۴۱) رکعات اور وتر پڑھائے۔ یہ بہت زیادہ صحیح ہے۔

مولانا انور شاہ کاشمیریؒ برِصغیر کے معروف حنفی عالم مولانا انور شاہ کاشمیریؒ رکعاتِ تراویح پر اپنے خیالات اور دلائل بیان فرماتے ہُوئے ارشاد فرماتے ہیں:

لَا مَنَاصَ مِنْ تَسْلِیْمِ اَنَّ التَّرَاوِیْحَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَتْ ثَمَانِیَۃَ رَکْعَاتٍ وَلَمْ یَثْبُتْ فِیْ رِوَایَۃٍ مِّنَ الرِّوَایَاتِ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ صَلَّی التَّرَاوِیْحَ وَالتَّھَجُّدَ عَلَیْحِدَۃً فِیْ رَمَضَانَ۔ (العرف الشذی صہ۱۶۶ ج۱)

اس امر کو تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نمازِ تراویح آٹھ رکعت تھیں اور کسی بھی روایت سے ثابت نہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رمضان میں تراویح اور تہجد علیحدہ علیحدہ پڑھی ہوں۔

بعض حنفی احباب تراویح اور تہجّد کو الگ الگ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اُنہیں اپنے بزرگ عالم دین مولانا انور شاہ کاشمیری کے اس فرمان کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ تراویح اور تہجّد کا الگ الگ نماز ہونا کسی روایت سے ثابت نہیں۔

امام جلالُ الدّین سیُوطیؒ امام جلالُ الدّین سیُوطی بلند پایہ عالم اور مشہور و معروف مُصنّف ہیں۔ وُہ رکعاتِ تراویح پر تبصرہ کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:

جَاءَ فِیْ رِوَایَۃِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ صَلّٰی بِھِمْ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔ (المصابیح فی رکعات التراویح صہ۱۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے۔

مولانا عبدالحق دہلویؒ مولانا عبدالحق دہلویؒ احناف میں علمی اعتبار سے بڑا بلند مقام رکھتے ہیں۔ وُہ رکعات تراویح پر یُوں اظہارِ خیال فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالصَّحِيحُ مَا وَرَدَتْهُ عَائِشَةُ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰه عليه وسلّم صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَمَا هُوَ عَادَتُه فِي قِيَامِ اللَّيْلِ۔ (ماثبت بالسُّنّة صـ۲۱۷)

صحیح بات وہی جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان ہو چکی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان اور غیر رمضان میں) اپنی عادت کے مطابق ہمیشہ گیارہ رکعات ہی پڑھتے تھے۔

قاضی شمس الدین

موجودہ دور کے حنفی علماء میں مولانا قاضی شمس الدین صاحب آف گوجرانوالہ کو جو مرتبہ اور مقام حاصل ہے وہ حنفی حضرات سے مخفی نہیں ہے۔ موصوف آٹھ تراویح کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"میرا موقف یہ ہے کہ مجھے نہ آٹھ کی سُنیّت سے انکار ہے اور نہ عملاً اس کے ترک کو مستحسن سمجھتا ہوں اور نہ ہی حتی المقدور ان کو ترک کرتا ہوں اور نہ کسی کو ترک کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور نہ ہی میری جماعت حنفیہ کرام آٹھ کی سُنیّت کے منکر و تارک ہیں۔ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ آٹھ رکعت سُنّت ہیں، سُنّت ہیں"۔ (اَلْقَوْلُ الْفَصِیحُ صـ۵)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ

مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نمازِ تراویح کی تعداد کے بارہ میں یوں اظہارِ خیال فرماتے ہیں:

"تمام روایات کو جمع کرنے سے جو چیز حقیقت سے قریب تر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود جماعت کے ساتھ رمضان میں جو نماز پڑھائی وہ اوّل وقت تھی نہ کہ آخر وقت میں۔ اور وہ آٹھ رکعتیں تھیں نہ کہ بیس"۔ (رسائل و مسائل حصّہ دوم صـ۲۱۳)

کتابُ الفِقہ

رکعاتِ تراویح کی مزید وضاحت کے لیے ہم علمی حلقوں میں انتہا مستند اور معتبر سمجھی جانے والی جامعہ ازہر مصر کے اُستاد اور نامو عالمِ دین الشیخ عبدالرحمان الجزیری کی کتاب "کتابُ الفقہ علی مذاہبِ الاربعۃ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک اقتباس پیش کر رہے ہیں۔

واضح ہو کہ تراویح کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔ چنانچہ شیخان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان کی تین متفرق راتوں کے وسط میں یعنی تئیسویں، پچیسویں اور ستائیسویں شب کو گھر سے نکل کر مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ نماز پڑھی اور آپؐ نے سب کے ساتھ آٹھ رکعتیں پڑھیں"۔ (کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ اردو ص ۵۴۲ ج ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَیلۃُ القَدر

معنیٰ لَیلۃُ القدر "لَیلۃ" کا معنیٰ "رات" اور "قدر" کا معنیٰ بزرگی، شرافت، عزّت اور منزلت ہے۔ تو "لَیلۃُ القَدر" کا معنیٰ "عزّت والی رات" ہے۔

چونکہ اس رات میں خُدا کا آخری پیغام قرآنِ پاک، لوگوں کی راہنمائی اور ہدایت کے لیے نازل ہُوا اِس لیے عزّت و منزلت کے لحاظ سے اس رات کو "لَیلۃُ القدر" کہتے ہیں اس لیے بھی اس رات کا نام لَیلۃُ القدر ہے کہ اس رات کی عبادت و ریاضت کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قدر ہے۔ اِصطلاح میں ماہِ رمضان کے آخری عشرہ کی پانچ طاق راتوں میں سے ایک مخصوص رات کو "لَیلۃُ القدر یا شب قدر" کہتے ہیں۔

فضیلت لَیلۃُ القَدر لَیلۃُ القدر کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نزولِ قرآنِ حکیم کے لیے اِس رات کا اِنتخاب فرمایا۔ ارشادِ الٰہی ہے:

اِنَّا اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۞	ہم نے اس (قرآن) کو قدر کی رات میں نازل کیا
وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۞	اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟
لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۞	لَیلۃُ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔
تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا	اس رات میں فرشتے اور رُوحُ القُدس (جبریل)
بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۞ سَلٰمٌ ۟ۛ قف	رَبّ کے حُکم سے ہر امرِ خیر کو اُترتے ہیں۔ یہ
هِیَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۞ (پارہ ۳۰، سورۃ القدر)	رات سلامتی اور امن کی ہے طلوعِ فجر تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لیلۃُ القدر میں نزولِ قرآن کا مفہوم یُوں بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کی شبِ قدر میں قرآنِ حکیم کو لوحِ محفُوظ سے آسمانِ دُنیا کی طرف اُتار کر بیتُ العزت میں رکھ دیا۔ اور پھر بیتُ العزت سے حسبِ موقع تھوڑا تھوڑا بذریعہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا تاآنکہ تئیس سال میں نزولِ قرآن مکمل ہُوا۔

تفسیر ابنِ کثیر میں ابن ابی حاتم کے حوالہ سے ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار انتہائی عبادت گزار آدمیوں (حضرت ایوّب، حضرت زکریا، حضرت حزقیل اور حضرت یوشع) کا ذکر فرمایا جنھوں نے اسّی سال اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارے تھے اور ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی رب کی نافرمانی نہیں کی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کا حال سُن کر سخت متعجب ہُوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کو یہ سُورۃ دے کر نازل فرمایا اور کہا کہ تمہاری اُمت کے لوگ اگر ایک رات (لیلۃُ القدر) عبادت میں گزاریں تو ہزار مہینے (تراسی سال چار ماہ) کی عبادت کرنے والوں سے افضل ہوں گے۔ آنحضرت اور آپ کے صحابہ اس پر بڑے خوش ہُوئے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ صفحہ ۵۳)

ثوابِ لیلۃُ القدر شبِ قدر میں عبادت و ریاضت کا بے انتہا اجر و ثواب ہے۔ اس رات کو ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن مجید اور نوافل کی ادائیگی میں گزارنا بہت بڑی سعادت اور خوش قسمتی ہے۔ اس ایک رات کا قیام پچھلے تمام گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۲۷۰)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے لیلۃ القدر کو حالتِ ایمان میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اُس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ مجید کی سورۃ القدر میں اللہ تعالیٰ نے شبِ قدر کا کثیر اجر و ثواب بیان فرمایا ہے اسی طرح رسُولِ مکرّم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لیلۃُ القدر کی عظمت کا ذکر بایں الفاظ فرمایا ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِئِیْلُ علیہ السّلام فِیْ کُبْکُبَۃٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ ۔	حضرت اَنس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ لیلۃُ القدر میں حضرت جبریل علیہ السّلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ہمراہ اُترتے ہیں اور جو شخص کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے اُس پر درُود بھیجتے ہیں۔

(رواہُ البیہقی فی شعب الایمان (مشکوٰۃ صـ ۱۸۲))

تلاشِ لیلۃُ القدر

لیلۃُ القدر اپنی تمام تر عظمتوں اور فضیلتوں کے ساتھ ہر سال رمضانُ المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان طاق راتوں میں شبِ قدر ڈھونڈنے کا حکم فرمایا ہے:-

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم قَالَ تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ۔	اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر تلاش کرو۔

(صحیح بخاری صـ ۲۷۰ ج ۱)

یعنی رمضانُ المبارک کی اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں راتوں میں سے کسی ایک رات کو "لیلۃ القدر" کا شرف نصیب ہوتا ہے۔ اس لیئے ان پانچ طاق راتوں کو بالخصوص عبادت و ریاضت اور نوافل و تلاوت میں گزارنا چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعیینِ لیلۃُ القدر رمضانُ المبارک کے آخری عشرہ کی پانچ طاق راتوں میں سے کسی ایک رات کو لیلۃُ القدر متعین نہیں کیا جا سکتا کیونکہ لیلۃ القدر ان پانچ راتوں میں پھر پھر کر آتی ہے کبھی اکیسویں، کبھی تئیسویں، کبھی پچیسویں، کسی سال ستائیسویں اور کسی سال اُنتیسویں رات، لیلۃُ القدر کا شرف حاصل کرتی ہے۔ ان راتوں میں سے جس پر اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کا حکم لگا دے وُہ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ (ہزار مہینوں سے بہتر) کا مصداق بن جاتی ہے۔ لہٰذا یہ پانچوں راتیں قیام وعبادت میں گزارنی چاہئیں۔

تئیسویں رات لیلۃُ القدر حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ایک سال "شبِ قدر" کا مرتبۂ عظیم رمضان کی تئیسویں رات کو نصیب ہُوا۔ چنانچہ صحابیٔ رسُول حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِنَّ لِیْ بَادِيَةً اَكُوْنُ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِىْ بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ۔ (سنن ابی داؤد ص۱۹۶)	مَیں نے کہا اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم میرا گھر جنگل میں ہے اور مَیں وہیں رہتا ہوں بحمد اللہ (عبادت بھی کرتا ہوں) آپ مجھے ایک رات (لیلۃ القدر) کا حکم فرمائیں تاکہ مَیں اُس رات اس مسجدِ نبوی میں حاضری دوں۔ آپ نے فرمایا تئیسویں رات آجانا۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو آپ نے اشارۃً بذریعہ وحی بتا دیا کہ اس سال لیلۃُ القدر تئیسویں رات ہوگی۔

اکیسوِیں رات لیلۃُ القدر عہدِ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم میں ایک دفعہ لیلۃُ القدر کا شرف اکیسویں رات کو نصیب ہُوا۔ حضرت ابُوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم حالتِ اعتکاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تھے آپ نے فرمایا :۔

إِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔ (صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۳۷)	مجھے دکھایا گیا کہ لَیلۃُ القدر طاق رات ہے۔ اور اس کی صبح کو مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ آپ اکیسویں رات صبح تک نماز پڑھتے رہے۔ اس رات بارش ہوئی اور مسجد ٹپک پڑی اور میں نے دیکھا کہ جب آپ صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر مٹی اور پانی کا نشان تھا۔ اور وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی اکیسویں رات تھی۔

ستائیسویں رات لَیلۃُ القدر

سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ مبارکہ میں ستائیسویں رات کو بھی لَیلۃُ القدر کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ رسُول مکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ایک مشہور صحابی اور نمازِ تراویح کے امام حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اصرار فرمایا کہ لَیلۃُ القدر ستائیسویں رات ہی ہے۔ چنانچہ حضرت زرّ بن حُبیش کہتے ہیں :۔

سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ، رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ	مَیں نے اُبی بن کعب سے سوال کیا کہ تمہارے بھائی ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما تو کہتے ہیں جو سال بھر برابر جاگے وہی شبِ قدر پائے گا تو انہوں نے کہا اللہ اُن پر رحمت کرے ان کا ارادہ تھا کہ لوگ بھروسہ نہ کرلیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّهَا فِیْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِی الْعَشْرِ	شبِ قدر رمضان میں ہے اور اس کے آخری عشرہ
الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّ	میں ہے اور ستائیسویں رات ہے۔ پھر اُبَیّ بن کعب
عِشْرِیْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ	نے اس پر قسم اُٹھائی اور انشاءاللہ بھی نہ کہا کہ
اَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْتُ	شبِ قدر ستائیسویں رات ہی ہے۔ مَیں نے اُن
بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ۔ قَالَ	سے کہا تم کیوں یہ دعویٰ کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ
بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰیَةِ الَّتِیْ	ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جس کی
اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم	خبر ہمیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَنَّهَا تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ	دی ہے وُہ یہ ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سُورج
لَهَا۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۷ ج ۱)	طلوع ہوتا ہے تو اُس میں شعاع نہیں ہوتی۔

حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہُوئی علامات سے تعین کر لیا کہ شبِ قدر ستائیسویں رات ہی ہے۔ جس سال حضرت اُبَیّ بن کعب نے تعین فرمایا اُس سال لیلۃُ القدر ستائیسویں رات کو ہی ہوئی ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اُنہوں نے لیلۃُ القدرُ ستائیسویں رات ہی قرار دینے کی ایک اور دلیل بیان فرمائی ہے۔ وُہ فرماتے ہیں "لیلۃُ القدر" کا لفظ قرآنِ مجید کی سُورۂ قدر میں تین مرتبہ آیا ہے اور اس لفظ میں نو حرُوف ہیں اور نو کو تین بار دُہرائیں تو ستائیس ہوتے ہیں لہٰذا اس میں اشارہ ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں رات کو ہی ہوتی ہے۔

خلاصۂ کلام رمضانُ المبارک کے آخری دس دِنوں کی طاق راتوں میں سے کوئی رات بھی لیلۃ القدر ہو سکتی ہے اس لیے اِن پانچوں راتوں میں جاگنا، قیام کرنا، ذکر کرنا، اِستغفار پڑھنا اور دُعا کرنا چاہیے۔ تاہم اگر کسی وجہ سے پانچ راتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں ایسا نہ ہوسکے تو ستائیسویں رات ضرور جاگ کر اور عبادت میں گزارنی چاہیئے۔

عبادتِ لیلۃُ القدر

رمضانُ المبارک کے آخری عشرہ میں لیلۃُ القدر کی برکات حاصل کرنے کے لیے عام دِنوں کی نسبت زیادہ عبادت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۷۲ ج ۱)	اُمُّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں باقی دِنوں کی نسبت عبادت میں بہت زیادہ کوشش فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضانُ المبارک کے آخری عشرہ میں خود بھی کثرت سے عبادت کرتے اور اپنے اہل وعیال کو عبادت کے لیے خصوصی ترغیب دیتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَ اَحْيٰى لَيْلَهٗ وَ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۲۷۱ ج ۱)	اُمُّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان کے آخری دس دِن شروع ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (عبادت کے لیے) کمربستہ ہوجاتے راتوں کو جاگتے اور اپنے اہلِ عیال کو بھی جگاتے تھے۔

دُعاءِ لیلۃُ القدر

رسُولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃُ القدر کی تقدیس وعظمت کے باعث اس رات کے لیے ایک خاص دُعا بھی بیان فرما دی۔ ویسے اس رات جو دُعا آدمی چاہے مانگے مگر یہ دُعا ضرور پڑھے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَءَيْتَ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم اگر اتفاق سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَدْعُوْ — مَیں شبِ قدر پالوں تو اس رات کو کیا دُعا کروں؟

قَالَ تَقُوْلِیْنَ: "اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ — آپ نے فرمایا یہ دُعا کر: "اے اللہ تو بڑا معاف کرنے والا

تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ" — اور معافی کو پسند کرنے والا ہے، مجھے معاف کر دے۔"

(سُنن ابنِ ماجہ صـ۲۸۲)

علاماتِ لیلۃُ القدر

لیلۃُ القدر کی علامت اور نشانی یہ ہے کہ اس رات میں اطمینان اور سکون ہوتا ہے، نہ زیادہ گرمی اور نہ زیادہ سردی ہوتی ہے اور نہ ہی اس رات ستارے جھڑتے ہیں۔ آسمان روشن اور صاف ہوتا ہے اور لیلۃُ القدر کے بعد صُبح کو جب سُورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاعیں ہلکی ہوتی ہیں۔ حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شبِ قدر کی یہ علامت بتائی کہ:-

اَنَّھَا تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَھَا۔ (صحیح مُسلم صـ۲۵۹ ج۱) — اس کی صُبح جو سُورج نکلتا ہے اس کی شعاع (تیز) نہیں ہوتی۔

حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک میں لیلۃُ القدر کی علامات یُوں بیان کی گئی ہیں:-

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ تَذَاکَرْنَا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَھُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَۃٍ۔ (صحیح مُسلم صـ۳۷۱ ج۱)

حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے ایک بار رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شبِ قدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تُم میں سے کون اُسے یاد رکھتا ہے؟ (اُس رات) جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ۔

محرُومِ لیلۃُ القدر

لیلۃُ القدر کی سعادت و برکت سے محروم رہنے والا انتہائی بدنصیب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماہِ رمضان آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ جو تمہارے پاس آیا ہے۔ اس میں ایک رات (لیلۃ القدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔ اور اس کی بھلائی سے صرف بدنصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۲)

دُعا ہے کہ خالقِ کائنات تمام مسلمانوں کو لیلۃ القدر کی برکات اور سعادتوں سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العلمین۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِعتکاف

معنیٔ اِعتکاف لفظِ اعتکاف کا لُغوی معنی ٹھہرنا ہے۔ شرعی اصطلاح میں دُنیا کے سارے کاروبار چھوڑ کر عبادت کی نیّت سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اِعتکاف بیٹھنے والے کو مُعتکِف اور جائے اعتکاف کو مُعتکَف کہا جاتا ہے۔

اقسامِ اعتکاف اعتکاف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) فرض اعتکاف، (۲) سُنّت اعتکاف۔

(۱) فرض اعتکاف یہ ہے کہ آدمی اعتکاف کی نذر و منّت مان کر اپنے ذِمّہ لازم کر لے۔ حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

اَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔	حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مَیں نے زمانۂ جاہلیّت میں مسجدِ حرام میں ایک رات اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانی تھی۔ آپ نے فرمایا، اپنی نذر پُوری کرو۔

(صحیح بخاری صـ۲۷۲ جـ۱)

قرآنِ مجید میں ارشادِ ربّانی ہے:۔

وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ۔	اپنی نذروں کو پُوری کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں بیٹھنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۲۷۱ ج ۱)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان کے آخری دس دن اعتکاف بیٹھتے تھے۔

ثوابِ اعتکاف

اعتکاف کی بڑی فضیلت اور ثواب ہے۔اور بعض نیکیاں جو اعتکاف بیٹھنے والا حالتِ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کرسکتا (مثلاً بیمار پرسی، جنازہ میں شرکت وغیرہ) اعتکاف کی برکت سے معتکف کو اُن کا بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ وَيَجْرِيْ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا ۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۲۸ ج ۱)	حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے بارہ میں فرمایا وہ گناہوں سے رُکا رہتا ہے اور اسے اُن نیکیوں کا ثواب جنہیں وہ نہیں کرسکتا مثل نیکیاں کرنے والے کے ملے گا۔

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری دس دِنوں میں اعتکاف کرنے والے کو یوں بشارت سنائی۔

مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِيْ رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ ۔ (رواہ البیہقی ۔ اسلامی تعلیم صفحہ ۵۹۰ ج ۱)	جو رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کرے اُسے دو حج اور دو عمرے کے برابر ثواب ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغازِ اعتکاف اعتکافِ مسنون رمضانُ المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتا ہے اور آخری عشرہ کا آغاز بیس رمضانُ المبارک کا سُورج غرُوب ہوتے ہی ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اِعتکاف کرنے والے کے لیے لازم ہے کہ وُہ اکیسویں رات شروع ہوتے ہی مسجد میں آجائے۔ رات بھر تلاوتِ قرآنِ مجید، ذکرِ الٰہی، تسبیح و تہلیل اور نوافل میں مصروف رہے اور صُبح نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد جائے اِعتکاف میں داخل ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ۔

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر جائے اعتکاف میں داخل ہوتے تھے۔

(سُنن ابی داؤد صفحہ ۳۳۴ ج ۱)

شرائطِ اعتکاف اعتکاف کرنے والے کا بالغ مُسلمان ہونا، جنابت سے پاک ہونا اور اگر عورت ہو تو اُس کا حَیض و نفاس سے طاہر ہونا بھی ضروری ہے۔

يُشْتَرَطُ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَكُوْنَ مُسْلِمًا مُمَيِّزًا طَاهِرًا مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ فَلَا يَصِحُّ مِنْ كَافِرٍ وَلَا صَبِيٍّ غَيْرَ مُمَيِّزٍ وَلَا جُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ وَلَا نُفَسَاءَ۔ (فقہ السنہ صفحہ ۴۰۱ ج ۱)

اعتکاف والے کے لیے شرط ہے کہ وُہ بالغ مُسلمان ہو۔ جنابت سے پاک ہو (اور اگر عورت ہو تو) حَیض اور نفاس سے بھی پاک ہو۔ لہٰذا کافر، نابالغ بچے، حائضہ اور نفاس والی عورت کا اعتکاف صحیح نہیں ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ (رمضان کے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کے لیے روزہ دار ہونا اور جامع مسجد میں بیٹھنا سُنّت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ السُّنَّةُ۔ لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَ لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سُنّت یہ ہے کہ اعتکاف روزے کے ساتھ ہی ہوتا ہے جامع مسجد میں ہوتا ہے۔

(سُنن ابی داؤد صفحہ ۳۳۵ ج ۱)

ممنوعاتِ اعتکاف مندرجہ ذیل اُمور حالتِ اعتکاف میں منع اور ناجائز ہیں۔ (۱) بیمار پُرسی کے لیے جانا۔ (۲) جنازے میں شریک ہونا۔ (۳) بیوی سے مجامعت کرنا۔ (۵) بشری تقاضوں کے بغیر مسجد سے نکلنا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَ لَا يَمَسَّ امْرَءَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔ سُنن ابی داؤد صفحہ ۳۳۵ ج ۱

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی اعتکاف کرنے والے کے لیے سُنّت یہ کہ وہ بیمار پُرسی کو نہ جائے، جنازے میں شر نہ ہو، بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس سے مجامع کرے اور بغیر انتہائی ضروری حاجت (بول براز، فرض غسل وغیرہ) کے (مسجد سے) نہ نکلے

قرآنِ مجید میں فرمانِ الٰہی ہے: وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ۔ (بقرۃ) (اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو تو بیوی سے مُجامعت نہ کرو۔)

مباحاتِ اعتکاف حالتِ اعتکاف میں مندرجہ ذیل اُمور جائز ہیں۔ ان کے کرنے سے اعتکاف میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

(۱) اعتکاف کرنے والا اپنے لیے بستر اور چارپائی استعمال کر سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوْضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ۔ (سُنَنِ ابنِ ماجہ صـ۱۲۸)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ کے لیے بستر بچھا دیا جاتا یا (مسجدِ نبوی کے) ستُونِ توبہ کے پیچھے آپ کی چارپائی رکھ دی جاتی۔

(۲) اعتکاف بیٹھنے والے کی بیوی اس کی ملاقات کے لیے آ سکتی ہے اور بیوی کو گھر تک چھوڑنے کے لیے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔

اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَزُوْرُهٗ فِي اعْتِكَافِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهٗ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْلِبُهَا۔

زوجۂ رسُول حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ ایک دفعہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں گئیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرما رہے تھے اور آپ سے تھوڑی دیر باتیں کرتی رہیں۔ جب واپسی کے لیے اُٹھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں چھوڑنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہُوئے۔ (اور گھر تک چھوڑنے گئے)۔

(صحیح بُخاری صـ۲۷۲ ج ۱)

(۳) مُعتکف حوائجِ ضروریہ کے لیے مسجد سے باہر نکلے اور راستے میں کسی مریض سے ملاقات ہو جائے تو چلتے چلتے اُس سے حال دریافت کر سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ اعتکاف میں بیمار کے پاس سے گزرتے گزرتے حال پوچھ لیتے مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا یُعَرِّجُ یَسْئَلُ عَنْهُ۔ | حال پوچھنے کے لیے ٹھہرتے نہیں تھے۔

(سُنن ابی داؤد ص ۳۳۵ ج ۱)

(۴) حالتِ اعتکاف میں مُعتکِف کے لیے نہانا، سر میں تیل لگانا اور کنگھی وغیرہ کرنا جائز ہے۔

اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قَالَتْ وَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم لَيُدْخِلُ عَلَیَّ رَأْسَهٗ وَ هُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهٗ وَ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔ (صحیح بخاری ص ۲۷۲ ج ۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں (مُعتکِف) ہوتے اور اپنا سر مبارک (کھڑکی سے) میری طرف جھکا دیتے۔ میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی۔ اور آپ اعتکاف کے دنوں گھر میں صرف حوائج ضروریہ (بول و براز) کے لیے ہی آتے۔

ایک حدیث شریف میں ہے فَاَغْسِلُهٗ (میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مُبارک دھو دیتی۔) (صحیح بخاری ص ۲۷۲ ج ۱)

(۵) مُعتکِف ضروری حاجات (پیشاب پاخانہ) فرض غسل وغیرہ کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے اور اِن حوائج کے لیے گھر جانا پڑے تو اس کی بھی اجازت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ ـــ وَلَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔ (سُنن ابی داؤد ص ۳۳۵ ج ۱)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں سُنّت یہ ہے کہ مُعتکِف ایسی ضروری حاجت کے بغیر نہ نکلے جس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو۔

اوپر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث گزری ہے کہ :-

كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔ (صحیح بخاری ص ۲۷۲ ج ۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو صرف حوائج ضروریہ (پیشاب وغیرہ) کے لیے ہی گھر تشریف لاتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختتامِ اعتکاف جب شوّال کا چاند نظر آجائے یا رمضان المبارک کے تیس دن پورے ہوجائیں تو ماہِ رمضان اور آخری عشرہ مُبارکہ ختم ہوجاتا ہے لہٰذا اعتکاف کرنے والے چاند دیکھتے ہی اعتکاف ختم کر دیں۔ مُعتکِف حضرات کا اعتکاف سے اُٹھ کر آپس میں ملنا اور جمع ہوکر اجتماعی دُعا کرنا شریعتِ محمّدی میں ثابت نہیں ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ ص۲۸۹)

خواتین اور اعتکاف خواتین بھی حصولِ ثواب اور سعادتِ دارین کے لیے خاوند کی اجازت سے اعتکاف کرسکتی ہیں۔

صحیح بُخاری شریف میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ حَلَّ مَكَانَهُ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً (صحیح بخاری ص۲۷۳ ج۱)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہر رمضان میں اعتکاف فرماتے۔ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی اعتکاف کی جگہ تشریف لے جاتے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے اعتکاف کی اجازت مانگی تو آپ نے اُنہیں اجازت دے دی۔ اُنہوں نے مسجد میں خیمہ لگا لیا۔

سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:۔

اِعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِمْرَأَةٌ مِّنْ أَزْوَاجِهٖ۔ (سُنن ابی داؤد ص۳۳۵ ج۱)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ آپ کی ایک بیوی نے اعتکاف کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی وفات تک ہر رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرماتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔ (صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۳۷۱)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات اعتکاف کرتی تھیں۔

عورت کے لیے جائے اعتکاف

عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان اوپر گزر چکا ہے کہ سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہے کہ :۔

لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ صفحہ ۳۳۵)

اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوتا ہے۔

عورتوں کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں یا مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف بیٹھنے کا مسئلہ بیان نہیں فرمایا بلکہ ازواجِ مطہرات کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا ذکر کتبِ احادیث میں ملتا ہے۔

اُستاذُ المحدثین حضرت مُفتی مولینا ابُوالبرکات احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

"یہی درست ہے کہ اگر عورت نے اعتکاف بیٹھنا ہو تو مسجد میں بیٹھنا چاہیے۔ گھر میں اعتکاف نہیں ہوتا۔ ہاں عورت مسجد میں اعتکاف تب بیٹھ سکتی ہے کہ ان کے لیے الگ تھلگ جگہ مخصوص ہو، مردوں کے ساتھ مخلوط ہونے کا قطعاً امکان نہ ہو۔ ورنہ عورتوں کے لیے اعتکاف جائز نہیں۔ ایسی صورت میں عورت مجبور رہے وہ اعتکاف نہ بیٹھے۔" (فتاوے برکاتیہ صفحہ ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَدقۂ فطر

معنیٰ صَدقۂ فطر "صدقہ" کا معنی خیرات اور "فطر" کے معنی روزہ کھولنے کے ہیں۔ جب ماہِ رمضان ختم ہو جائے تو روزوں کے مکمل ہونے کی خوشی، اللہ تعالیٰ کے شکریہ اور اپنے گناہوں کے کفارہ میں صدقہ وخیرات کرنے کو "صدقۂ فطر" کہا جاتا ہے۔

فرضیّتِ صَدقۂ فطر صدقۂ فطر تمام مسلمانوں امیر، غریب، مرد، عورت، آزاد، غلام، بالغ، نابالغ پر فرض ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہٖ رضی اللہ عنہم

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ مُنَادِیًا فِیْ فِجَاجِ مَکَّۃَ اَلَا اِنَّ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۸۵)	بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی گلیوں میں ایک اعلان کرنے والا بھیجا (اس نے اعلان کیا) لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے، بڑے پر واجب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَضَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ	بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر فرض قرار دیا ہے۔

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۲۷، صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۰۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد صدقۂ فطر صدقۂ فطر روزہ دار کے گناہوں کا کفارہ اور محتاجوں کے کھانے کا انتظام ہے۔ ماہِ رمضان اور حالتِ روزہ میں کوئی نہ کوئی لغو حرکت اور نامناسب بات ہو ہی جاتی ہے۔ صدقۂ فطر سے اُن لغویات کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے اور حالتِ روزہ میں سرزد ہوئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ۔ (سُنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۲۷)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر روزے دار کو بے ہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لیے فرض کیا ہے۔

نصابِ صدقۂ فطر صدقۂ فطر کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں ہے جس شخص کے پاس ایک روز کی خوراک سے زائد چیز موجود ہو اُس پر صدقۂ فطر فرض ہے۔ البتہ اگر کسی کے پاس ایک دن رات کی خوراک بھی نہ ہو تو وہ صدقۂ فطر سے مستثنیٰ ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ :-

اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ۔ (سُنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۲۸)

صدقۂ فطر ادا کرنے کی برکت سے مال دار کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دے گا اور غریب نے جتنا صدقۂ فطر دیا ہے اُسے اُس سے زیادہ عطا فرمائے گا۔

مقدارِ صدقۂ فطر صدقۂ فطر کی مقدار ایک صاع ہے اور موجودہ وزن کے حساب سے ایک صاع تقریباً پونے تین سیر یا ڈھائی کلوگرام کے برابر ہے۔ گھر کے ہر فرد کی طرف سے ایک صاع صدقۂ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم زَکَاۃَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رمضان کا صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو ، غلام ، آزاد مرد ، عورت چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے

(صحیح بخاری صفحہ ۲۰۴ ج ۱)

گندم ، چاول ، کھجور ، منقّہ یا پنیر میں سے جو چیز زیرِ استعمال ہو اُسی میں سے صدقۂ فطر ادا کرنا چاہیے ۔ مشہور صحابیِٔ رسول حضرت ابُوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

کُنَّا نُخْرِجُ فِیْ عَہْدِ النَّبِیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم یَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ وَکَانَ طَعَامُنَا الشَّعِیْرُ وَالزَّبِیْبُ وَالْاَقِطُ وَالتَّمْرُ ۔

ہم نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانۂ مبارکہ میں صدقۂ فطر ایک صاع خوراک دیا کرتے تھے اور اُن دِنوں ہماری خوراک جَو ، منقّہ ، پنیر اور کھجور ہوتی تھی ۔

(صحیح بخاری صفحہ ۲۰۴ ج ۱)

سُنن نسائی صفحہ نمبر ۲۸۵ جلد نمبر ۱ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اہلِ بصرہ کو صدقۂ فطر کے بارہ میں بتایا کہ کھجور اور جَو ایک اور گندم نصف صاع دی جائے ۔ اور صحیح بُخاری صفحہ نمبر ۲۰۵ جلد ۱ میں ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے دَورِ حکومت میں ایک دفعہ شام سے مدینہ منوّرہ تشریف لائے اور گندم کی آمدنی ہُوئی تو اُنھوں نے فرمایا : "میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ایک مُد دوسرے اناج کے دو مُد کے برابر ہے یعنی گندم کا نصف صاع قیمتاً دوسرے اناج کے ایک صاع کے برابر ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدار صدقۂ فطر کے ایک صاع اور نصف صاع کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"بعض حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نصف صاع گیہوں کا ذکر آیا ہے مگر اُن میں کچھ کلام ہے اور بخاری وغیرہ میں تصریح ہے کہ نصف صاع امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذاتی رائے تھی مگر ابوسعید خدری اور عبداللہ بن عمر وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے خلاف رہے۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ گیہوں کا پورا صاع دے۔ ہاں کوئی شخص زیادہ تنگدست ہو تو شاید اللہ تعالیٰ اُس کا نصف صاع ہی قبول کرلے مگر تسلی بخش نہیں"۔

(فتاویٰ علماء حدیث صٓ۲۰۴ جلد ہفتم)

مولینا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر غریب آدمی آدھا صاع گیہوں دے تو ادا ہو جائے گا۔ (اسلامی تعلیم حصہ پنجم صٓ۵۶)

مستحقین صدقۂ فطر

صدقۂ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے :

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللهِ ۔	صدقات تو حق ہے صرف غریبوں اور محتاج کا اور ان صدقات پر متعین کارکنوں کا اور جن کی دلجوئی کرنا ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرضہ میں اور اللہ کے راستہ میں اور مسافروں میں یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر ہے۔

(سپارہ ۱۰، سورۂ توبہ، آیت نمبر ۶۰)

فی سبیل اللہ کی مد میں دینی مدارس جہاں کتاب وسنت کی باقاعدہ تعلیم ہوتی ہو وہاں زکوٰۃ وصدقات دینا جائز ہے۔ اور طلبہ کے خورد ونوش، لباس وقیام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کتب وغیرہ پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔ (فتاوی علماء حدیث جلد ہفتم)

قیمت صدقۂ فطر

صدقۂ فطر خوراک یعنی غلّہ کی صورت میں دینا ہی افضل ہے تاہم صدقۂ فطر کے غلّہ کی قیمت مستحقین کو دینا بھی جائز ہے۔ حضرت العلام مولینا حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں :-

"صدقۂ فطر میں قیمت دینے کا کوئی حرج نہیں۔ بخاری شریف میں باب العرض فی الزکوٰۃ میں ہے : قَالَ مُعَاذٌ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اِئْتُوْنِيْ بِعَرَضٍ ثِيَابٍ خَمِيْصٍ اَوْ لَبِيْسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) نے اہلِ یمن کو کہا کہ بجائے جو اور جوار کے باریک کپڑے اور عام پہننے کے کپڑے صدقہ میں ادا کرو، یہ تمہارے لیے آسان ہے اور اصحابِ رسول کے لیے زیادہ فائدہ مند۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقات میں مصرف کی حاجت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قیمت ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں"۔ (فتاوی علماءِ حدیث جلد ہفتم صفحہ ۲۰۲)

وقت صدقۂ فطر

صدقۂ فطر کا وقت رمضان المبارک کے آخری دِن غروبِ آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے اور عید الفطر کی نماز تک رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْعِيْدِ۔ (صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۲۰۴)	حضرت ابن عمر رضی اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید کے لیے لوگوں کے نکلنے سے پہلے صدقۂ فطر دینے کا حکم دیا۔

عید الفطر کی نماز سے پہلے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا ضروری ہے اگر نمازِ عید کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ادا کیا جائے تو وہ عام صدقہ ہوگا صدقہ فطر نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكوٰةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِّنَ الصَّدَقَاتِ۔ (سنن ابی داؤد ص۲۲۷ ج ۱)

جس نے (صدقہ فطر) نمازِ عید سے پہلے ادا کیا اُس کا صدقہ فطر ادا ہوگیا اور جس نے نمازِ عید کے بعد ادا کیا تو اس کا عام صدقہ شمار ہوگا۔

صدقہ فطر، رمضانُ المبارک کے آخری دِن سے پہلے بھی ادا کیا جا سکتا ہے تاکہ غُربا، ومساکین عید کے لیے اپنی ضروریات کا انتظام کر سکیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارہ میں ہے کہ :-

كَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ۔ (صحیح بُخاری ص۲۰۵ ج ۱)

وُہ صدقہ فطر عید الفطر سے ایک یا دو دِن پہلے دیتے تھے۔

بچّوں کا صدقہ فطر

گھر کا سربراہ اپنے بچّوں اور ملازموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے۔ حضرت نافع (جو حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے) فرماتے ہیں :-

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيُعْطِيْ عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْهَا الَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا۔ (صحیح بخاری ص۲۰۵ ج ۱)

ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے حتّٰی کہ میرے بچّوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر ان لوگوں کو دیتے جو اُسے قبول کرتے تھے۔

بے روزہ اور صدقہ فطر

اگر کوئی مُسلمان کسی عُذر کے باعث رمضانُ المبارک کے روزے نہیں رکھ سکا تو اُسے بھی صدقہ فطر ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہیے کیونکہ صدقۂ فطر کے لیے روزہ دار ہونا شرط نہیں بلکہ صدقۂ فطر ہر مسلمان چھوٹے بڑے پر فرض ہے خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیثِ پاک (جو فوائد صدقۂ فطر میں گزر چکی ہے) میں صدقۂ فطر کو "طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ" (روزہ دار کے گناہوں کی پاکی) کہا گیا ہے جس سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ صدقۂ فطر صرف روزہ داروں کے لیے ہی ضروری ہے۔ امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری صفحہ ۳۶۹/۳ اور امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے نیل الاوطار میں فرمایا ہے کہ اس لفظ سے اکثریت مراد ہے۔ چونکہ رمضانُ المبارک میں مسلمانوں کی اکثریت روزہ دار ہوتی ہے اِس لیے صدقۂ فطر کا ایک فائدہ یہ بیان فرمایا کہ "طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ" (صدقۂ فطر روزہ دار کے گناہوں کی پاکی ہے۔)

متعدد احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان مرد عورت، آزاد، غلام، بڑے اور چھوٹے پر فرض ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۸۵/۱) روزہ چھوٹے بچوں پر فرض نہیں ہے لیکن صدقۂ فطر اُن پر بھی فرض قرار دیا گیا ہے۔ لٰہذا یہ بات واضح ہوئی کہ روزہ صدقۂ فطر کے لیے شرط نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیدُ الفطر

معنیٰ عیدُ الفطر لفظِ عید، عَود سے مُشتق ہے جس کے معنی لَوٹنے اور بار بار آنے کے ہیں اور فطر کا معنی روزوں کا ختم ہونا ہے۔ اِس دِن کے ہر سال لَوٹ کر آنے کی وجہ سے اسے عید کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں عید الفطر خوشی اور مسرّت کے اُس دن کو کہتے ہیں جو رمضانُ المبارک گزرنے کے بعد شوّال کی یکم تاریخ کو ہوتا ہے اور جسے ہر سال اہلِ اسلام نہایت تُزک و احتشام سے مناتے ہیں۔

تاریخ عید الفطر ہر قوم اور مذہب کی ایک عید ہوتی ہے جس کا کوئی خاص پسِ منظر اور مقصد ہوتا ہے۔ غیر مُسلم اقوام کی عیدوں اور تہواروں میں شراب نوشی، لَہو و لعب اور فضولیات کا دور دورہ ہوتا ہے لیکن اِسلامی عیدوں میں عاجزی، تواضع، ایثار، مَحبّت وخلوص اور اتّفاق و اتّحاد کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔
خادمِ رسُول حضرت اَنس رضی عنہ اہلِ اسلام کی عید کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ الْمَدِيْنَةَ	رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب (ہجرت کر کے) مدینہ منوّرہ
وَ لَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا	تشریف لائے تو اہلِ مدینہ دو دن خوشی کے
فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا	مناتے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ اُنہوں
كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ	نے عرض کی کہ زمانہ جاہلیت میں ان دِنوں میں کھیلا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم	کرتے تھے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:
اِنَّ اللهَ قَدْ اَبْدَلَكُمْ فِيْهِمَا خَيْرًا	اللہ تعالیٰ نے ان دو دِنوں کا بہتر بدل تمہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔ دے دیا ہے وہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر ہے۔

(سُنن ابی داؤد صفحہ ۱۶۱ ج ۱)

سُنن ابی داؤد کے صفحہ نمبر ۱۶۱ جلد نمبر ۱ کے حاشیہ نمبر ۴ پر ہے کہ اہلِ عرب کے دو خوشی (عید) کے دِنوں کے نام "نیروز اور مہرجان" تھے۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ۲ سنہ ھجری میں مسلمانوں کی خوشی اور مسرّت کے لیے عیدُ الفطر کا دِن مقرّر فرمایا:۔

اِنَّ اَوَّلَ عِيْدٍ شَرَعَ فِي الْاِسْلَامِ عِيْدُ الْفِطْرِ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ۔ (سُبلُ السّلام صفحہ ۶۷ ج ۲) سب سے پہلی عید جو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کی وہ عیدُ الفطر تھی اور یہ سن دو ہجری میں ہوئی۔

حضرت پیر سیّد عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اُمَمِ سابقہ اور اُمّتِ محمّدیہ کی تاریخ یوں بیان فرمائی ہے:۔

اَرْبَعَةُ اَعْيَادٍ لِاَرْبَعَةِ اَقْوَامٍ اَحَدُهَا عِيْدُ قَوْمِ اِبْرَاهِيْمَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَذٰلِكَ اَنَّ قَوْمَهٗ خَرَجُوْا اِلٰى عِيْدٍ لَهُمْ فَتَخَلَّفَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ وَ اَمَّا الْعِيْدُ الثَّانِيْ فَهُوَ عِيْدُ قَوْمِ مُوْسٰى كَلِيْمِ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ۔ وَ اَمَّا الثَّالِثُ عِيْدُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

چار قوموں کے لیے چار عیدیں ہیں۔ اُن میں سے ایک حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قوم کی ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے (نظر کی ستاروں میں اور کہا مَیں بیمار ہوں) اس سے مراد یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السّلام کی قوم اپنی عیدگاہ میں گئی ہوئی تھی اور ابراہیم علیہ السّلام نہ گئے۔ اور دُوسری عید قومِ موسیٰ علیہ السّلام کی ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے (تمہارے وعدہ کا دن زینت کا دن ہے یعنی عید کے دن موسیٰ اور جادوگروں کا مقابلہ ہوگا) اور تیسری عید حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَوْمِهٖ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ - وَاَمَّا الْعِيْدُ الرَّابِعُ فَهُوَ عِيْدُ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

کی قوم کی ہے جس کا ذکر یوں ہے (عیسٰی نے کہا اے ہمارے رب ہمارے اوپر آسمان سے ایک خوان بھیج دے جو ہمارے اول و آخر کے لیے عید اور تیری طرف سے نشانی ہو) اور چوتھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کی عید ہے۔

(غُنْیَۃُ الطّالبین عربی اُردو صہ ۴۰۷-۴۰۸)

ہلالِ عید عید کا چاند مسلمانوں کے لیے بخشش و رحمت اور فرحت و خوشی کا پیغام لیے طلوع ہوتا ہے اور ماہِ رمضان اپنی تمام تر عظمتوں، رفعتوں، شانوں اور بلندیوں کے ساتھ الوداع ہو جاتا ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا رَاٰی الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نیا) چاند دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے "اے اللہ ہم پر یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما: (اے چاند) میرا اور تیرا رب، اللہ تعالیٰ ہے۔"

(جامع ترمذی صہ ۱۸۳ ج ۲)

دُوسری حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھ کر یوں فرماتے:۔

هِلَالَ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالَ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالَ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(اے اللہ! اِس چاند کو) خیریت اور ہدایت کا چاند بنا۔ تین مرتبہ یہی دُعا کرتے اور فرماتے میں اُس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر اُس اللہ کے لیے ہی تمام تعریفات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَ جَاءَ بِشَھْرِ کَذَا۔ (سُنن ابی داؤد ص۳۳۹ ج۲) | ہیں جو ایسا مہینہ لے گیا اور ایسا مہینہ لے آیا۔

عیدالفطر کا چاند دیکھ کر بھی یہی دُعائیں پڑھنا مسنُون ہیں۔

شب عید

عید کی رات بڑی فضیلت اور ثواب والی رات ہے۔ اس رات کو فرشتوں میں "لیلۃ الجائزہ" یعنی نجات و آرام کی رات کہا جاتا ہے۔ اس لیے اس رات مُسلمانوں کو نفل، تلاوتِ قرآنِ مجید اور شب بیداری کی طرف توجّہ کرنی چاہیے۔ حضرت ابُوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:-

مَنْ قَامَ لَیْلَتَیِ الْعِیْدَیْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ یَمُتْ قَلْبُهٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ۔ (سُنن ابنِ ماجہ ص۱۲۸)

جس نے دونوں عیدوں کی راتوں میں اخلاص کے ساتھ اور حصولِ ثواب کے لیے قیام کیا تو اُس کا دِل اُس (قیامت کے) دن زندہ رہے گا جس دن دِل مُردہ ہوجائیں۔

مشہور صحابیِ رسُول حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:-

مَنْ اَحْیَا اللَّیَالِیَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَیْلَةَ التَّرْوِیَةِ وَلَیْلَةَ عَرَفَةَ وَلَیْلَةَ النَّحْرِ وَ لَیْلَةَ الْفِطْرِ وَ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

جو ان پانچ راتوں میں جاگے گا (یعنی عبادت میں مصروف رہے گا) اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔ (۱) ذوالحجہ کی آٹھویں رات۔ (۲) ذوالحجہ کی نویں رات۔ (۳) عیدالاضحٰی کی رات۔ (۴) عیدالفطر کی رات (۵) شعبان کی پندرھویں رات۔

(الترغیب والترہیب ص۲۷۳ ج ۱)

صُبحِ عید

عید کی صُبح ہر چھوٹا بڑا فرحاں وشاداں نظر آتا ہے اور گلی کوچوں میں بڑی رونق ہے کیوں نہ ہو کہ عید کی ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو رمضانُ المبارک میں روزے رکھنے والوں کے اِستقبال کے لیے راستوں میں کھڑا کر دیتا ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشادِ مبارک ہے :-

فَإِذَا كَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فِي كُلِّ بِلَادٍ فَيَهْبِطُونَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَقُومُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَيُنَادُونَ بِصَوْتٍ يَسْمَعُ مَنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ فَيَقُولُونَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم أُخْرُجُوا إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يُعْطِي الْجَزِيلَ وَيَعْفُوا عَنِ الْعَظِيمِ۔	جب عیدُالفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام شہروں میں فرشتوں کو بھیجتے ہیں۔ وُہ فرشتے زمین پر اُترتے ہیں اور گلی کوچوں اور راستوں میں کھڑے ہو کر پکارتے ہیں۔ فرشتوں کی آواز کو جنّوں اور انسانوں کے علاوہ سب سُنتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اُمّتیو! تم اپنے ربِّ کریم کی طرف نکلو جو بہت انعام عطا فرماتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

(ترغیب و ترہیب جلد نمبر ۲)

باعمل مُسلمان کے لیے عید کی صُبح بخشش، مغفرت رحمت اور فضل و انعام کی نوید لے کر طلوع ہوتی ہے۔

تیاریٔ عید عید کی صبح حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد عید کے لیے غُسل کرنا، خوشبُو لگانا اور حسبِ استطاعت صاف سُتھرا لباس پہننا امامُ الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَ حِبَرَةٍ فِي كُلِّ عِيدٍ۔ رواه الشافعي۔ (نَيْلُ الْأَوْطَار ج ۳ ص ۳۴۹)	حضرت جعفر بن محمّد عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہر عید پر خُوبصورت یمنی جُبّہ زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عیدالفطر کے لیے جانے سے پہلے کوئی چیز خصوصًا طاق عدد کھجوریں کھانا سُنّت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَغْدُوْا يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ۔ وَ يَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔ (صحیح بخاری ص۱۳۰ ج ۱)

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدُالفطر کے دِن کھجُوریں کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف نہیں جاتے تھے اور آپ کھجُوریں طاق کھاتے ہیں۔

نمازِ عید کے لیے عیدگاہ کی طرف پیدل جانا سُنّت ہے۔ تاہم اگر کوئی مجبُور ہو تو سواری پر جانا بھی جائز ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَ اَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ۔ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَ اَنْ لَا يَرْكَبَ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔

(جامع ترمذی ص۶۹-۷۰ ج ۱)

حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جانا اور عید کے لیے نکلنے سے پہلے کوئی چیز کھانا سُنّت ہے۔ اور اکثر اہلِ علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ آدمی عیدگاہ کی طرف پیدل جائے اور بغیر عُذر کے سوار نہ ہو۔

تکبیراتِ عید

نمازِ عید کے لیے آتے جاتے وقت اور عیدگاہ میں بآوازِ بلند تکبیرات کہنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ

بیشک رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدُالفطر کے دن گھر سے نکلتے تو عیدگاہ تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى۔ تکبیریں کہتے تھے۔

(سُنَن دارقطنی صـ۴۴ ج ۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدگاہ کے راستے میں اور عیدگاہ میں بآوازِ بلند تکبیرات کہتے تھے۔ (سُنَن دارقطنی صـ۴۵ ج ۲، نَیلُ الاَوطار صـ۳۵۱ ج ۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسنون تکبیراتِ عید حسبِ ذیل ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔" (سُنَن دارقطنی صـ۵۰ ج ۲)

نمازِ عید عیدگاہ میں

عید کی نماز شہر یا گاؤں سے باہر کھلے میدان، عیدگاہ میں ادا کرنا سُنّت ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی۔

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (نمازِ عید کے لیے) عیدگاہ کی طرف نکلتے تھے۔

(صحیح بخاری صـ۱۳۱ ج ۱)

اگر بارش وغیرہ کا کوئی عُذر اور مجبوری ہو تو نمازِ عید مسجد میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَصَلّٰی بِهِمُ النَّبِیُّ صَلٰوةَ الْعِیْدِ فِی الْمَسْجِدِ۔ (سُنَن ابی داؤد صـ۱۶۴ ج ۱)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ عید کے دن بارش ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔

اذان نہ اقامت

عید کی نماز کے لیے نہ اذان کہی جاتی ہے اور نہ جماعت کے وقت اقامت کہی جاتی ہے۔ یہی رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا طریقہ ہے۔

عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ۔ (جامع ترمذی صنے ج ۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھی۔

عورتیں عیدگاہ میں نمازِ عید کے لیے عورتوں کو بھی عیدگاہ میں جانے کا حکم ہے۔ البتہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں اور نمازِ عید نہ پڑھیں لیکن مسلمانوں کی دعا میں ضرور شریک ہوں۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَارَسُوْلَ اللهِ اِحْدٰنَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین تمام عورتوں کو عیدگاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں البتہ حائضہ عورتیں نماز نہ پڑھیں۔ ایک عورت نے سوال کیا کہ اگر کسی عورت کے پاس اوڑھنے کے لیے چادر نہ ہو آپ نے فرمایا اس کی پڑوسن کو چاہیے کہ اسے اُدھاری چادر دے دے۔

(صحیح مسلم صـ۲۹۱ ج ۱)

ترکیبِ نمازِ عید عید کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ادا فرمائی ہے اور آپ کے بعد خلفاء راشدین، تابعین، تبع تابعین، ائمہ دین اور عام مسلمین ادا کرتے رہے ہیں۔ آج تک کسی دور میں بھی مسلمانوں نے اس نماز کو نہیں چھوڑا، جمعہ کی طرح نمازِ عید بھی شعائرِ اسلام میں سے ہے اس نماز کو ادا کرنے کا طریقہ حسبِ ذیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صف بندی کے بعد امام اور مقتدی تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں یا کانوں تک اُٹھا کر سینے پر باندھ لیں اور دُعاءِ استفتاح (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ یا اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي آخر تک) پڑھیں پھر تھوڑے وقفہ سے امام سات مرتبہ بلند آواز سے اللہ اکبر کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے کہیں، ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کر کے ہاتھ باندھ لیا کریں۔ سات تکبیروں کے بعد امام اُونچی آواز سے اور مقتدی آہستہ سُورۃ فاتحہ پڑھیں وَلَا الضَّآلِّيْنَ پر مقتدی اور امام مل کر جہر سے آمین کہیں پھر امام سُورۃ اعلیٰ کی تلاوت بآوازِ بلند کرے۔ پھر عام نمازوں کی طرح رُکُوع و سجود کر کے دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں تو قرارت سے پہلے پانچ زائد تکبیریں پہلی رکعت کی طرح کہیں۔ پھر مقتدی آہستہ اور امام جہر سے سُورۃ فاتحہ پڑھے اور امام اونچی آواز سے سُورۃ غاشیہ کی قرارت کرے اور عام نمازوں کی طرح دوسری رکعت مکمل کر کے مقتدی اور امام اکٹھے سلام پھیریں"۔

تکبیراتِ زوائد

عیدین کی نماز میں بارہ زائد تکبیریں مسنون ہیں، پہلی رکعت میں قرارت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرارت سے پہلے پانچ تکبیریں ہیں۔ حضرت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔	بلا شبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں قرارت سے قبل پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی صٰ ج ۱)

اسی مضمون کی احادیث حضرت عائشہ اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنھم سے مروی ہیں جن میں عیدین کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیروں کا ذکر ہے۔ (سُنن ابی داؤد صٰ ۱۶۳ ج ۱، سنن دارقطنی صٰ ۴۶ ج ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبیراتِ زوائد میں رفع الیدین

نمازِ عید کی دونوں رکعتوں کی زائد تکبیروں میں رفع الیدین کرنا چاہیے۔

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ مَعَ التَّکْبِیْرِ (مُغنی ابن قدامہ) عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ فِیْ کُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ فِی الْجَنَازَۃِ وَفِی الْعِیْدِ۔ (رواہ الاثرم، فتاویٰ علماء حدیث ج ۴ ص ۱۹۵)

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جنازے اور عیدین میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتے تھے۔

خطبۂ عید

نمازِ عید کے بعد خطبۂ عید سُننا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء رضی اللہ عنہم ہمیشہ عید کی نماز کے بعد خطبہ دیا کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۳۱، صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۹۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے نمازِ عید پڑھاتے تھے۔

امام کو خطبۂ عید میں لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنی چاہیے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَبْدَءُ بِہِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِھِمْ فَیَعِظُھُمْ وَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نکلتے تو عیدگاہ میں سب سے پہلے نمازِ عید ادا فرماتے۔ پھر لوگ صفوں میں بیٹھے رہتے اور آپ اُن کی طرف مُنہ کر کے کھڑے ہو کر انہیں وعظ ونصیحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوصِيهِمْ وَ يَأْمُرُهُمْ۔ فرماتے اور حکم دیتے تھے۔

(صحیح بخاری ص۱۳۱ ج ۱)

سُنّت نہ نفل عیدگاہ میں عید کے دِن نمازِ عید سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز سُنّت یا نفل نہیں پڑھنے چاہئیں۔ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا۔ (صحیح بخاری ص۱۳۱ ج ۱)

بے شک نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم عیدالفطر کے دن نمازِ عید دو رکعت ادا فرمائی اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

وقتِ نمازِ عید عید کی نماز کا وقت اِشراق کا وقت ہے اور نمازِ عید کی ادائیگی میں تاخیر ناپسندیدہ عمل ہے۔ صحابی رسُول حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نماز کے لیے لوگوں کے ہمراہ عیدگاہ روانہ ہُوئے تو امام نے دیر کر دی آپ نے تاخیر پہ اظہارِ ناپسندیدگی کرتے ہُوئے فرمایا:

اِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهٖ وَ ذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ۔ (سنن ابی داؤد ص۱۶۱ ج ۱)

کہ ہم تو (رسُول اللہ کے دور میں) اس وقت نماز پڑھ کر فارغ ہو جایا کرتے تھے اور وہ اشراق کا وقت تھا۔

عیدُالاضحیٰ کی نماز نسبتاً جلدی اور عیدُالفطر کی نماز قدرے دیر سے پڑھنا مسنُون ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَ هُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَ اَخِّرِ

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے نجران کے گورنر عمرو بن حزم کو لکھ کر بھیجا کہ عیدُالاضحیٰ کی نماز جلدی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفِطْرِ وَ ذَكِّرِ النَّاسَ ۔ (نَيْلُ الْأَوْطَار ج ۳ صفحہ ۳۶) عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھاؤ اور (خطبہ عید میں) لوگوں کو نیکی کی نصیحت کرو۔

فرشتوں سے سوال

جب مسلمان عید الفطر کے دن عید گاہ میں تکبیرات کہتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ (سب کچھ جانتے ہوئے) خوش ہو کر فرشتوں سے سوال فرماتے ہیں:

مَا جَزَاءُ الْأَجِيْرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ إِلٰهُنَا وَ سَيِّدُنَا جَزَاؤُهٗ اَنْ تُوَفِّيَهٗ اَجْرَهٗ فَيَقُوْلُ فَإِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِيْ إِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِّنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ قِيَامِهِمْ رِضَائِيْ وَ مَغْفِرَتِيْ وَ يَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ سَلُوْنِيْ فَوَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ لَا تَسْئَلُوْنِي الْيَوْمَ شَيْئًا فِيْ جَمْعِكُمْ لِآخِرَتِكُمْ إِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ وَ لَا لِدُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ فَوَ عِزَّتِيْ لَاَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَاقَبْتُمُوْنِيْ فَوَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ لَا أُخْزِيْكُمْ وَ لَا أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الْحُدُوْدِ إِنْصَرِفُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ قَدْ أَرْضَيْتُمُوْنِيْ

اُن مزدوروں کا بدلہ کیا ہونا چاہیے جنہوں نے اپنے کام پورے کر دیئے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے معبود، آقا ان کا بدلہ یہی ہے انہیں پوری پوری مزدوری دی جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں ان کے رمضان کے روزوں اور قیام کی وجہ سے ان پر راضی ہو گیا ہوں اور ان کو بخش دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو! تم مجھ سے سوال کرو۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اس اجتماع میں دنیا اور آخرت کی جو بھلائی مانگو گے تمہیں دوں گا اور تمہارا خصوصی خیال رکھوں گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک تم مجھ سے ڈرتے رہو گے میں تمہاری خطاؤں سے درگزر کرتا رہوں گا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں میں ذلیل و رسوا نہ کروں گا (عید گاہ سے) لوٹ جاؤ میں نے تم سب کو بخش دیا۔ تم نے مجھے راضی کرنا چاہا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَضِيتُ عَنكُمْ (الترغیب والترہیب جلد دوم) تم سب سے راضی ہو گیا۔

تبدیلیٔ راستہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ جس راستے سے نمازِ عید کے لیے جایا جائے واپسی پر دوسرا راستہ اختیار کیا جائے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن عیدگاہ جانے آنے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری صفحہ ۱۳۴ ج ۱)

عید اور جمعہ اگر جمعہ کے دن عید آجائے تو بہتر یہ ہے کہ عید اور جمعہ دونوں پڑھے جائیں تاہم اگر کوئی شخص نمازِ عید پڑھنے کے بعد جمعہ نہ پڑھے بلکہ نمازِ ظہر ادا کرے تو جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ قَدِ اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمِكُمْ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۹۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے آج کے دن دو عیدیں (عید اور جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں جو چاہے اُس کے لیے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم انشاء اللہ دونوں ادا کریں گے۔

گاؤں میں نمازِ عید شہروں کی طرح گاؤں میں بھی نمازِ عید ادا کی جا سکتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو گاؤں میں نمازِ عید پڑھانے کا حکم دیا تھا۔

أَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ گاؤں میں نمازِ عید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ بَنِيهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ اَهْلِ الْمِصْرِ وَ تَكْبِيرِهِمْ قَالَ عِكْرِمَةُ اَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْعِيْدِ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۱۳۴-۱۳۵ ج ۱)

پڑھانے کا حکم دیا تو ابن ابی عتبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور سب نے شہر والوں کی طرح تکبیریں کہیں اور نمازِ عید پڑھی حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ گاؤں کے لوگ عید کے دن جمع ہوں اور دو رکعت نمازِ عید پڑھیں جس طرح امام پڑھتا ہے۔

زوال کے بعد نمازِ عید

اگر کسی جگہ عید کے چاند کی اطلاع زوال سے پہلے پہنچ جائے تو مسلمانوں کو روزہ افطار کر کے اُسی دن نمازِ عید پڑھ لینی چاہیے۔ اور اگر چاند کی اطلاع زوال کے بعد ملے تو روزہ افطار کر دیں اور نمازِ عید اگلے دن ادا کریں۔ حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے روایت کرتے ہیں کہ عہدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دفعہ ہمیں ابر کی وجہ سے عید کا چاند نظر نہ آیا تو لوگوں نے روزے رکھ لیے اور ایک قافلہ زوال کے بعد آیا۔

يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔ (سُنن ابی داؤد صفحہ ۱۶۴ ج ۱)

اُنہوں نے آنحضرت کے پاس گواہی دی کہ انہوں نے رات چاند دیکھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ افطار کرنے اور کل صبح (نمازِ عید کے لیے) عیدگاہ جانے کا حکم فرمایا۔

حقیقتِ عید

عید ایک دینی اور اسلامی تہوار ہے۔ عید صرف زیب و زینت اور عمدہ اکل و شرب کا نام نہیں ہے بلکہ عید کی حقیقی خوشی اُنہیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جنہوں نے عید کے دن اللہ تعالیٰ سے گناہ بخشوائے اور آئندہ نیک اعمال بجا لانے کا عہد کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِیْدَ — اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ خَافَ بِالْوَعِیْدِ

عید اُن کی نہیں جنہوں نے عمدہ اور نیا لباس پہنا — عید تو اُن کی ہے جو اللہ کی پکڑ سے ڈر گئے

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ تَبَخَّرَ بِالْعُوْدِ — اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ تَابَ وَلَا یَعُوْدُ

عید اُن کی نہیں جنہوں نے بہت سی خوشبو استعمال کی — عید تو اُن کی ہے جنہوں نے توبہ کی اور اُس پر قائم رہے

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ نَصَبَ الْقُدُوْرَ — اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ سَعَدَ بِالْمَقْدُوْرِ

عید اُن کی نہیں جنہوں نے دیگیں چڑھائیں — عید تو اُن کی ہے جنہوں نے حتی الامکان نیک بننے کا عہد کیا

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ تَزَیَّنَ بِزِیْنَةِ الدُّنْیَا — اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ تَزَوَّدَ بِزَادِ التَّقْوٰی

عید اُن کی نہیں جنہوں نے دُنیوی زیب و زینت اختیار کی — عید تو اُن کی ہے جنہوں نے تقوے، زادِ راہ لیا

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ رَکِبَ الْمَطَایَا — اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ تَرَکَ الْخَطَایَا

عید اُن کی نہیں جنہوں نے عمدہ سواریوں پر سواری کی — عید اُن کی ہے جنہوں نے گناہوں کو ترک کر دیا

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ بَسَطَ الْبِسَاطَ — اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ جَاوَزَ الصِّرَاطَ

عید اُن کی نہیں جنہوں نے عمدہ قالین بچھائے — عید تو اُن کی ہے جو پُلِ صراط سے گزر گئے

اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و انکسار دُعا ہے کہ وُہ ہمیں عید کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے اور ہمیں نیک اعمال کی توفیق سے نوازے۔ آمین ثُمَّ آمین یا ربَّ العٰلمین۔

تمّت بالخیر

کتبہٗ حکیم قاضی محمد امین انجم خطاط غفر اللہ ذنوبہٗ و ستر عیوبہٗ۔ گکھڑ منڈی

۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۴ ہجری نبوی / ۱۲ جولائی ۱۹۹۳ عیسوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

حامِدًا وَمُصَلِّیًا!

بندۂ حقیر پُرتقصیر نے حافظ عبدالستار حامد صاحب مُہتمم جامعہ توحیدیہ، وزیرآباد کی تصنیف "انوارِ رمضان" کا بالاستیعاب مُطالعہ کیا ہے۔ اگرچہ کتاب میں تطویلِ لاطائل سے اجتناب کرتے ہُوئے ایجاز و اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی مسائلِ رمضان، صدقۃُ الفِطر، تراویح، اعتکاف اور عیدُالفطر وغیرہ کے بارہ میں کوئی پہلو ایسا نہیں جو تشنہ رہا ہو۔ جس سے حافظ صاحب کی علمی استعداد و قابلیت اَظہر مِنَ الشَّمس ہے۔ مَیں خود ان کے حاصلِ مطالعہ کا مُعترف ہُوں۔ مزید براں کہ حافظ صاحب نے کوئی بھی چیز ایسی ذکر نہیں کی جس کا حوالہ درج نہ کیا ہو۔ اور ایسا شاید و باید دیکھنے میں آتا ہے۔

حافظ صاحب موصُوف کامیاب مُدرّس ہونے کے ساتھ ساتھ جماعت اہلحدیث کے نامور خطیب اور جادُو بیان مُقرر بھی ہیں۔ آپ کے وَعظ سے وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَ ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ کا سا سماں پیدا ہوجاتا ہے ؎

ایں سعادت بزورِ بازُو نیست
تا نہ بخشد خُدائے بخشِندہ

آخر میں دُعاگو ہُوں کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کے علم و عمل میں برکت فرمائے۔ اور ان کی اس سعیِ فائقہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

الراقم الاثم محمّد طاہر کُنجاہی
مُدرّس جامعہ توحیدیہ، وزیرآباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ

مولانا حافظ صلاح الدین یوسف مدیر اعلیٰ

ہفت روزہ الاعتصام لاہور

15 شعبان 1414ھ-28-جنوری 1994ء شمارہ 4

انوار رمضان

تالیف ------------ مولانا حافظ عبدالستار حامد

درمیانہ سائز' معیاری کتابت وطباعت' سفید کاغذ

صفحات 136- قیمت-30 روپے

ناشر ------------ انجمن جامعہ توحیدیہ- محلّہ کٹڑہ مائی- وزیر آباد

ملنے کا پتہ ------------ مدینہ کتاب گھر- اردو بازار- گوجرانوالہ

زیر تبصرہ کتاب جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے کہ' رمضان المبارک کے احکام ومسائل پر مشتمل ہے- فاضل مؤلف نے روزوں اور رمضان المبارک کے دیگر مسائل کو نہایت اختصار' جامعیت اور عمدگی سے بیان کیا ہے' جس پر فاضل مؤلف کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں-

فاضل مؤلف نوجوان ہیں اور یہ ان کی پہلی کتاب ہے جو "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کی مظہر ہے- کتاب کی ترتیب وتالیف میں خاصی محنت سے کام لیا گیا ہے- محض رطب ویابس کی بھرمار سے کتاب کو بھاری بھرکم بنانے کی سعی نہیں کی گئی ہے- بلکہ مؤلف نے محنت کرکے صحیح صحیح چیزیں اخذ کرکے صرف ان ہی کو کتاب میں درج کیا ہے جس سے ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل کی حد تک تشنگی بھی محسوس نہیں ہوتی۔ اور غیر ضروری مباحث سے عام قاری بھی گھبراہٹ اور تشویش میں مبتلا نہیں ہوتا۔

عام فہم انداز' اختصار اور تحقیق و جامعیت ہی اس کتاب کا امتیاز ہے۔ تاہم بعض غیر صحیح روایات بھی غالباً شہرت کی بنا پر فاضل مؤلف نے درج کردی ہیں اور ان کی تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ فاضل مؤلف کو آئندہ ایڈیشن میں کتاب میں درج بعض ضعاف کی تحقیق و تصحیح کا اہتمام کرلینا چاہیے۔ بہرحال فاضل مؤلف کی یہ کاوش عوام و خاص دونوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ ہم اپنے قارئین سے اس کے مطالعے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

فاضل مصنف سے بھی عرض کریں گے کہ موصوف کے اندر تالیف و تصنیف کا اچھا ذوق ہے اسے مزید نکھاریں اور اس محاذ پر اپنی علمی کاوشیں جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ان کا علمی مستقبل تابناک ہے۔

والذین جاھدو فینا لنھدینھم سبلنا و ان اللہ لمع المحسنین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ

جناب بشیر انصاری صاحب ایم اے مدیر اعلیٰ
ہفت روزہ اہلحدیث لاہور

29 شعبان 1414ھ - 11 فروری 94ء شمارہ نمبر 6

انوار رمضان

تالیف ------------------ مولانا حافظ عبد الستار حامد

ضخامت 136 صفحات 'اعلیٰ طباعت 'خوبصورت ٹائٹل 'سفید کاغذ

ہدیہ ------------------ 30 روپے

ناشر ------------------ انجمن جامعہ توحیدیہ - محلہ کٹڑہ مائی - وزیر آباد

مولانا حافظ عبد الستار حامد صاحب ہماری جماعت کے نوجوان علماء میں سے ایک صاحب طرز خطیب اور ادیب ہیں - ان کے مضامین "اہلحدیث" کی زینت بنتے رہتے ہیں - اگرچہ مرتب کے نزدیک یہ کتاب ان کی مستقل تالیف نہیں بلکہ یہ ان کے دروس حدیث کا مجموعہ ہے جو وہ رمضان المبارک میں روزانہ کتاب وسنت کی روشنی میں نماز فجر کے بعد دیا کرتے تھے - احباب کی خواہش پر انہوں نے اسے کتابی صورت دے دی ہے - تاکہ عام لوگ اس سے استفادہ کر سکیں - لیکن حقیقت میں ان کے دروس ایک باقاعدہ کتاب کی حیثیت رکھتے ہیں - کیونکہ رمضان المبارک کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر روشنی نہ ڈالی گئی ہو - نیز صدقۃ الفطر اور عید الفطر کے مسائل کے ساتھ ساتھ ۱۹۷ عنوانات پر مستند اور باحوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل واحکام درج ہیں۔ فاضل مرتب کی یہ پہلی کاوش ہے جسے پڑھ کر اقبال کی زبان میں یہی کہا جا سکتا ہے۔

یارب اس ساغر لبریز کی مے کیا ہوگی
جادہ ملک بقا ہے خط پیمانہ دل

بلاشبہ رمضان المبارک اپنی عظمتوں اور برکتوں کے اعتبار سے ممتاز اور مومن کے لئے ایک انعام خداوندی ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن پاک نازل ہوا۔ اس مہینہ میں اللہ کی رحمت و بخشش اور مغفرت کی برکھا جھوم جھوم کر برستی ہے۔ جس سے ایمانداروں کے جسم گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ رمضان کے انوار و تجلیات سے مستفید ہونے کیلئے اس کتاب کو بھی زیر مطالعہ رکھیں تا کہ رمضان کے ضروری اعمال کتاب و سنت کی روشنی میں ادا ہو سکیں۔

فاضل مرتب کی اس کاوش سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ موصوف تصنیف کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ ہم ان سے گذارش کریں گے کہ وہ تصنیف و تالیف کا یہ سلسلہ جاری رکھیں اور قارئین کرام سے اپیل کریں گے کہ وہ اس کتاب سے ضرور استفادہ کریں گے۔ (مدیر اعلیٰ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعیت اہلحدیث کے معروف خطیب اور ہر دل عزیز مقرر

حضرت مولانا حکیم عبدالرحمن راسخ رحمہ اللہ تعالیٰ

کی

منفرد اور لازوال تقاریر و خطابات کا قابلِ قدر مجموعہ

خطباتِ راسخ

جلد اوّل و دوم

خصوصیات

- علم دین اور فنِ خطابت کا حسین امتزاج
- ہر موضوع مدلل، مکمل اور مفصل
- ہر عنوان خزینۂ واقعات اور ہر موضوع گنجینۂ معلومات
- ہر بات باحوالہ اور ہر واقعہ لائقِ مطالعہ
- کتاب و سنت کی آواز اور خطیبانہ انداز
- ہر خطیب و مقرر کے لیے ایک قیمتی دستاویز
- علماءِ کرام، خطباءِ عظام اور عوام کے لیے یکساں مفید
- چار سو صفحات پر چھپے ہوئے بیسیوں عنوانات اور ہزاروں مسائل

آج ہی طلب کر کے مطالعہ فرمائیں اور لائبریری کی زینت بنائیں

ملنے کے پتے: مدینہ کتاب گھر اردو بازار۔ گوجرانوالہ — مکتبہ نعمانیہ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کی زیر ترتیب تصانیف

خطبات سورۃ یٰسین

10 خطبات جمعہ کا لاجواب مجموعہ

قلب قرآن کی خطیبانہ طرز پر منفرد تشریح و تفسیر

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

خطبات سورۃ کہف

خطیبانہ انداز میں سورۃ کہف کی مکمل اور نادر تفسیر

20 خطبات جمعہ کا بہترین اور عمدہ مجموعہ

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

خطبات سیرۃ مصطفیٰ

سیرت طیبہ کے مختلف عنوانات پر بے مثال کتاب

20 خطبات جمعہ کا قابل قدر اور باکمال مجموعہ

سیرت رسول کے موضوع پر اپنی طرز کی منفرد تصنیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوار رمضان کے بارے میں استاد العلماء۔ مولانا محمد اعظم صاحب، امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کا تبصرہ

کتاب انوار رمضان جماعت کے فعال، باہمت اور نوجوان عالم دین حضرت مولانا عبدالستار حامد صاحب کی تصنیف لطیف ہے۔ جو روزہ، رمضان المبارک، اعتکاف، نماز تراویح، لیلۃ القدر، صدقۃ الفطر اور عید الفطر وغیرہ کے مسائل پر ایک مکمل اور مستند کتاب ہے۔

مولانا حافظ عبدالستار حامد صاحب ایک کامیاب خطیب اور بہترین مدرس ہونے کے علاوہ صاحب طرز ادیب بھی ہیں اور انوار رمضان ان کی پہلی تالیف ہے۔ اس کے علاوہ ان کی دوسری کتاب خطبات سورۃ یوسف عوام وخاص میں مقبول ترین کتاب ہے۔

میری قلبی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت و کاوش کو قبول فرمائے اور انہیں دین حنیف کی مزید تحریری اور تقریری خدمات سرانجام دینے کی توفیق وطاقت عطا فرماتے۔ آمین

99 ماڈل ٹاؤن لاہور
17278

الراقم

محمد اعظم

مدرس جامعۃ اسلامیہ گوجرانوالہ

30 اکتوبر 1995

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر قسم کے اشتہارات، لیٹر پیڈ۔ وزٹنگ کارڈ

شادی کارڈ۔ کیلنڈر۔ کی رنگ۔ سکول بیج۔ فیس کارڈ

رسید بکیں۔ سٹکرز۔ مہریں و دیگر ہر قسم کی چھپوائی بنوائی

کے لئے سستا۔ بروقت اور معیاری کام کرنے والا واحد ادارہ

مستقل طور پر سبحانی اکیڈمی حسن مارکیٹ منتقل ہو گیا ہے۔

رابطہ کیلئے میاں محمد افضل

پروپرائیٹر: توحید ایڈورٹائزر

سبحانی اکیڈمی حسن مارکیٹ اردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ خطابت کا منفرد، نادر اور نیا انداز
○ خطبات جمعہ میں سورۃ مریم کی مکمل تشریح و تفسیر
○ بیس خطبات جمعہ کا بہترین مجموعہ

خطبات سورۃ مریم

خطیبانہ انداز میں سورۃ مریم کی مکمل توضیح و تذکیر

☆ خصوصیات ☆

- پچیس سے زائد تفاسیر کے مطالعہ کا نچوڑ۔
- ہر بات مکمل، مدلل، مفصل اور باحوالہ۔
- دقیق تفسیری نکات کی عام فہم تعبیر و تشریح۔
- حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے مفصل حالات۔
- حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس اور حضرت مریم علیہم السلام کی زندگی کے اہم واقعات کی تفصیل۔
- حسب موقع عربی، فارسی، اردو اور پنجابی اشعار۔
- آیات، احادیث اور عربی عبارات پر اعراب۔
- زندگی میں پیش آمدہ سینکڑوں مسائل کا اسلامی حل۔
- جنت کے نظارے، جہنم کی ہولناکیاں اور میدان حشر کی تفصیلات۔
- بہترین کمپیوٹر کمپوزنگ، عمدہ طباعت، اعلیٰ سفید کاغذ، مضبوط اور پائیدار جلد۔
- 432 صفحات۔ قیمت-/150 روپے

ناشر: حامد اکیڈمی۔ محلہ کٹڑہ مائی۔ وزیر آباد۔ فون : 600392

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- خطابت کا منفرد، نادر اور نیا انداز
- خطباتِ جمعہ میں سورۂ یوسف کی مکمل تشریح و تفسیر
- بے مثال خطباتِ جمعہ کا بہترین مجموعہ

خطبات
سورۂ یوسف

از: حافظ عبد السّتار حامد

خصوصیات:

- بیس سے زائد تفاسیر کے مطالعہ کا نچوڑ
- دقیق تفسیری نکات کی عام فہم تعبیر و تشریح
- ہر بات مستند، مدلل، مفصل اور باحوالہ
- حضرت یوسف علیہ السّلام کی مکمل سوانح حیات
- عملی زندگی میں پیش آمدہ بیشمار مسائل کا اسلامی حل
- حسبِ موقع عربی فارسی اردو اور پنجابی اشعار
- آیات، احادیث و عربی عبارات پر اعراب
- بہترین کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ سفید کاغذ
- مضبوط جلد، ۴۸۸ صفحات، قیمت ۱۵۰ روپے

حامد اکیڈمی، کٹھڑ مالی وزیرآباد